بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبحان اللہ علیٰ کل شیٔ شہید

صوفیانہ و عارفانہ کلام کا مجموعہ

دیوانِ دردِ عشق

من تصنیف :-

حضرت سخی فقیر بابا راضی سائیں صاحب

درازی صوفی قادری قلندر رحمۃ اللہ علیہ

دار الفقراء امن پور شریف چونگ ملتان روڈ تحصیل و ضلع

لاہور

جامع العرفان خادم الفقراء

فقیر سائیں خیال خدائی

آستانہ المصطفائیہ دار الفقراء انور پور شریف لاہور

صاحب دیوان حضرت فقیر سخی بابا راضی سائیں درازی صوفی قادری قلندر رحمت اللہ علیہ

حضرت بابا راضی سائیں صاحب کے مرشد کامل تخی فقیر حضرت بابا محمد شفیع صاحب
درازی صوفی قادری قلندر المعروف تخی قلندر علی رحمت اللہ علیہ
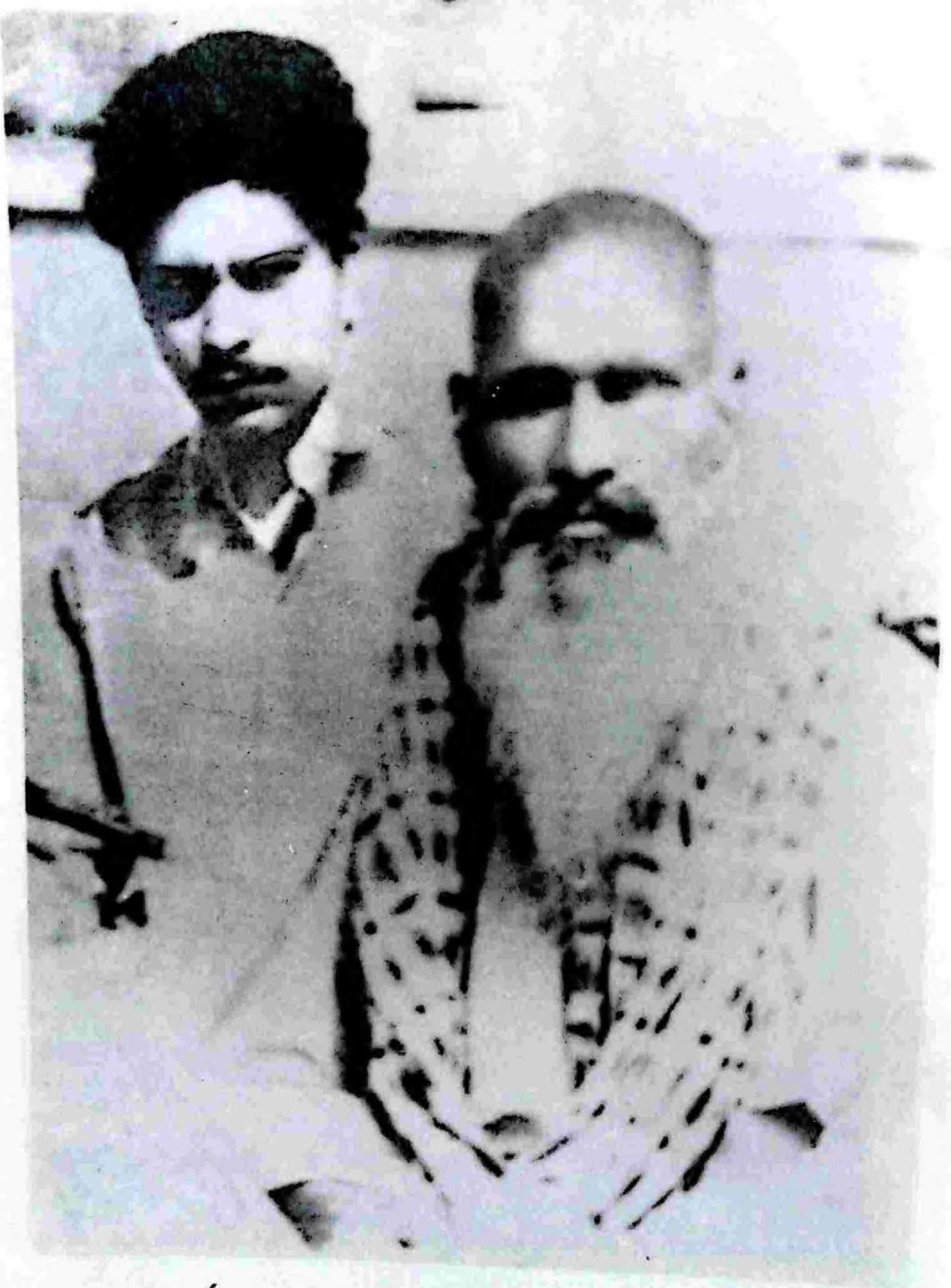
حضرت سخی مرشد بابا راضی سائیں صاحب اور آپ کے تن طالب سائیں خیال اللہ

حضرت سخی بابا راضی سائیں صاحب درازی صوفی قادری قلندر رحمت اللہ علیہ اور آپ کے تن طالب سائیں خیال اللہ صاحب۔ جامع العرفان
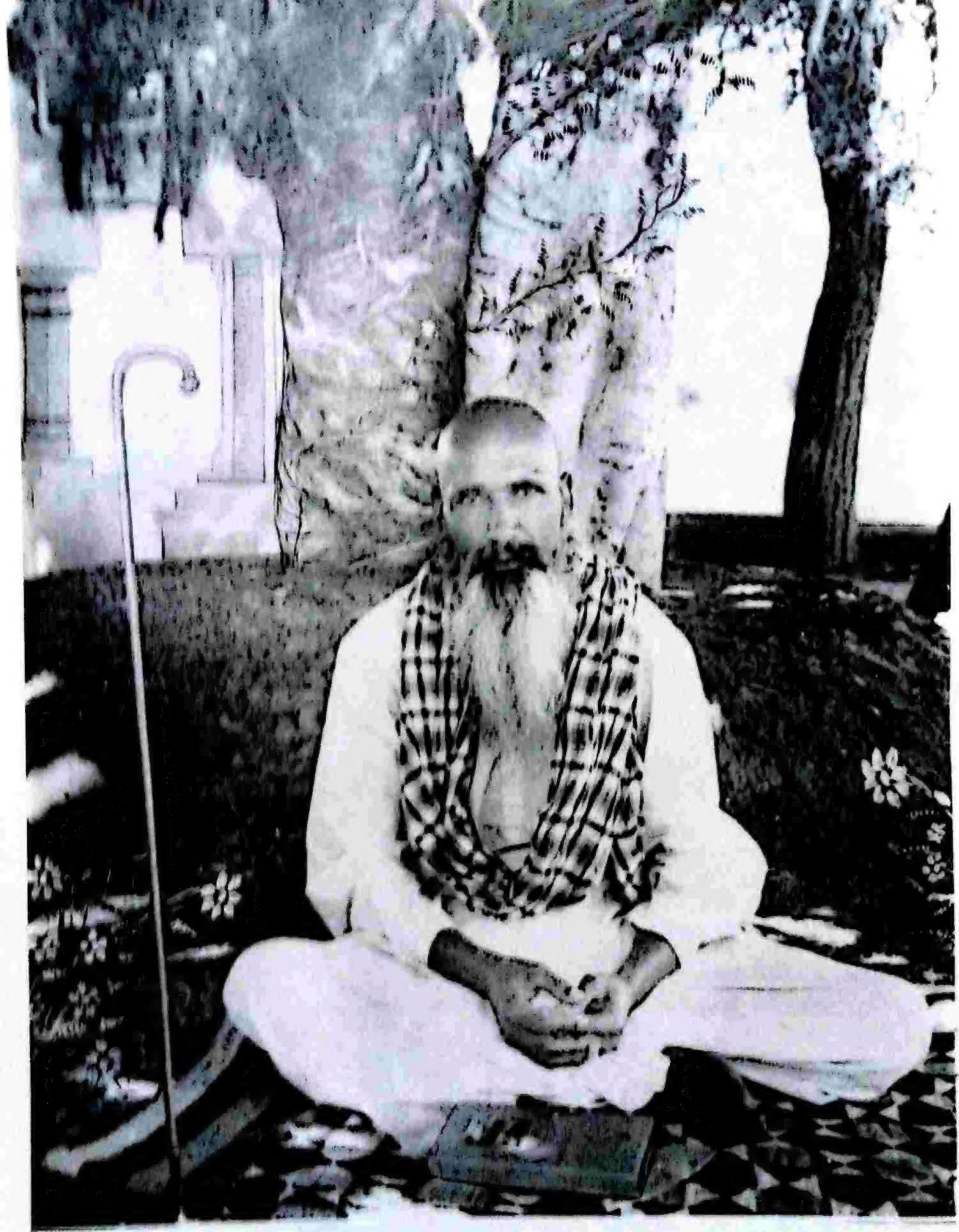
حضرت سخی بابا راضی سائیں صاحب درازی صوفی قادری قلندر رحمت اللہ علیہ

حضرت فقیرنی بابا راحتیؒ سائیں صاحب اور آپکے فقراء (طالبان حق)

اللہ عاشق العشق المحبوب

اللہ احمد محمد المطلوب

اللہ شاہد المشہود

اللہ معبود المقصود

اللہ ہو حق موجود

سدا موجود

اظہارِ تشکّر

جن عقیدت مند مخیّر حضرات طالبانِ حق فُقرا نے اس کتاب دیوانِ دردِ عشق کی طباعت میں تعاون کیا اور اس مشن کو کامیاب کرنے میں بھرپور مدد فرمائی ہم اُن صاحبان کے مشکور و ممنون ہیں۔ ربِّ کریم اُن کا خیر قبول فرما کر اُن کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ اور انہیں دونوں جہان میں سُرخرو و سرفراز کرے۔ اور اپنی رحمت و ازلی عنایت سے نوازے

آمین۔ شکریہ

(منجانب مرتب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؏

پیش لفظ

اللہ ذاتِ پاک جلّ شانہٗ ہو ارشاد فرماتا ہے :-

الا انّ اولیا اللہ لا خوفٌ علیھم ولا ھم یحزنون ؏

ترجمہ :- اللہ کے دوست ہمیشہ حیات ہیں۔ آخرت میں اُن پر نہ کسی قسم کا خوف ہوگا۔ اور نہ ہی وہ غمگین ہونگے "

اور یہ بھی اللہ کریم نے فرمایا ہے :-

رضی اللہ عنھم ورضو عنہ ؏

"یعنی اللہ ان سے راضی ہوا۔ اور وہ اللہ سے راضی ہوئے"

یہ اللہ کریم کے خاص الخاص بندے جنکو ربّ العزت نے اپنی دوستی کیلئے منتخب فرمایا ہے۔ اور اپنے فضل و عنایت ازلی سے نوازا ہے۔ اُن کیلئے خداوند کریم نے فرمایا ہے، "جس نے میرے ولی (دوست) کو تکلیف دی۔ اُسکے ساتھ جنگ کرنا مجھ پر حلال ہوا"، اور اسی طرح وہ اپنے دوستوں کو غیر کے شر سے اپنی پناہ اور حفاظت میں محفوظ رکھتا ہے۔

یہ اولیاء اللہ صوفیائے اکرام، درود دل درویش فقراء جو صدیوں سے ہر زمانے، ہر وقت باحکم خداوند کریم اس دنیا میں تشریف لاتے رہے۔ پہلے بھی تھے آج بھی ہیں اور رہتی دنیا تک آتے رہیں گے۔ اور جنہیں دوستی اور ولایت سے خاص گردانا گیا ہے۔ اور وہ اس کے ملک کے والی ہیں۔ اور اُن کو اپنے فعل اور اظہار کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ اور طرح طرح کی کرامتوں سے مخصوص کئے گئے ہیں۔ اور طبعی آفتوں سے اُن کو پاک کیا گیا ہے۔ اور نیز نفس اور ہوا کی پیروی سے اُن کو خلاصی دی گئی ہے۔ یہاں تک کہ اُن کی ہمت، محبت، گفتگو بجز خدا تعالیٰ کے نہیں ہے۔ اور اُن کا بولنا اللہ کے اصرار اور رموز کا اظہار ہوتا ہے۔ نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس فانی دنیا سے تشریف لیجانے کے بعد رشد و ہدایت و حدت واحدہ کا سلسلہ اولیاء اللہ صوفیائے اکرام فقراء درویشوں نے جاری رکھا ہے۔ جو آج تک جاری ہے۔ اور ہمیشہ جاری رہیگا۔ انشاء اللہ العظیم۔

ان صوفی درویشوں خاص فقیروں نے اپنی گفتگو کلام اور تحریر سے عام لوگوں کو اللہ کے احکامات سے روشناس کیا۔ اور وحدت و توحید حق کا

درس دیا۔ ان میں سے بے شمار دوستانِ اللہ کریم ایسے بھی ہوئے ہیں جنہوں نے اللہ پاک کی یگانگت، محبّت و بے خودی حال میں اپنا وطن، جہانِ خویش قبیلے ترک کئے۔ اور دوسرے ملکوں یا علاقوں میں تشریف لے آئے۔ جہاں انکو جاننے پہچاننے والا کوئی نہیں تھا۔ اور جہاں کفر کا گڑھ جہالت زیادہ دیکھی وہاں ڈیرہ لگا کر بیٹھ گئے۔ اور جس علاقے میں مقیم ہوئے۔ اُس علاقے کی مادری زبان میں گفتگو اور کلام عارفانہ بیان کیا ہے۔ تا کہ اُن کے نزدیک رہنے والے لوگوں کی سمجھ میں آسکے اور لوگوں کو اپنے اعلیٰ اخلاق اور محبّت خاص سے گرویدہ کر کے انہیں سیدھی راہ ربّانی کی طرف متوجہ کیا۔ اللہ کے عاشق دردمندوں کیلئے موسیقی و یراگ روحانی غذا اور درد دل کی دوا و شفا ہوتی ہے۔ اور صوفی درویش فقراء نے اپنی شاعری کو راگوں اور راگنیوں میں ذریعہ اظہار بنایا ہے۔ اور یہ صوفی درویش پاک لوگ موسیقی سے خود اچھی طرح واقفیت رکھتے ہیں۔ اور اپنے عارفانہ عاشقانہ کلام کو موسیقی و یراگ کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں محبت، ایثار، یک جہتی، یگانگت و

اِنسان نے دوستی پیار و بھائی چارے کا درس دیا ہے۔ اور یہ حق سچ بات ہے کہ دینِ واسلام بھی اولیاءاللہ صوفیائے اکرام درویشوں فقیروں نے اخلاق و پیار سے پھیلایا ہے۔ نا کہ جبر کی تلوار سے۔ اِن اللہ کے دوستوں درویشوں کی باتیں حق کی نشاندھی کرنیوالی ہوتی ہیں۔ جو بات وہ کہتے ہیں پہلے خود اُس پر عمل کرتے ہیں۔ اُنکی گفتگو بیان میں خلوص وفا سچّائی وصفائی ہوتی ہے۔ اِسلئے لوگوں کے دل پر اثر انداز ہو کر جلد دل میں اُتر جاتی ہیں۔ اُنکا ہر کام اللہ پاک کی رضا جوئی، مخلوقِ خدا کی بھلائی و راہنمائی کیلئے ہوتا ہے۔ اور خاص لوگ اُنکی باعرفان باتوں کو دل وخیال سے سُنتے ہیں اور سچائی و صِدق یقین سے عمل پیرا ہو کر مقصد مُراد پاتے ہیں۔ اور اَیسے ہی صوفیائے اکرام میں سے خاص الخاص صُوفی اکمل باکمال باجمال، صفّا صفا، نُور اعلیٰ نُور، عشق و محبّت مولا میں محو، سر مَست جام منصُوری سے مخمُور، دردمند درویش، دل ریش، سچّا فقیر، جوان مَرد، مَردِ خُدا، بے رنج و بے ریا، فانی الصفت، باقی الحق، میرے تن من کے مالک کامل ہادی و راہنما، باتقدیر، دل ضمیر مُرشد سخی بابا سائیں رَاضی ؒ فقیر

درازی صوفی قادری قلندر رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپؒ کی شان کامل صوفی درویشوں میں مثل مہتاب بے نظیر و منفرد ہے۔ جو کہ آپؒ کے صوفیانہ عارفانہ و عاشقانہ کلام سے ظاہر ہے۔ آپؒ کا حال خیال اور رمزیں لطیف ہیں۔ آپؒ اللہ کے خاص عاشقان میں سے مقرب محبوب خاص الخاص فقیر پُردرد پر محبت اس آخر زمانے کے باکمال واصل باللہ سر اللہ خیال اللہ کے سوا تمام خیالوں سے خلاصی پائے ہوئے ہیں۔ اللہ پاک کی ذات کے ساتھ یگانہ باقی الحق ہیں۔ آپؒ کی گفتگو سے حق کا اظہار ہر دم حق موجود ظاہر باطن ذات حق کو ثابت کیا ہے۔ جو سب میں بلکہ ذرّے ذرّے میں سمایا ہوا ہے۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ! اللہ موجود ہے۔ اللہ سوا ہر شے نابود ہے۔ اور جو موجود کو غیر موجود جانے وہ کافر ہے۔ جبکہ اللہ پاک فرماتے ہیں کہ! اوّل بھی میں ہوں۔ آخر بھی میں ہوں۔ ظاہر بھی میں ہوں۔ باطن بھی میں ہوں۔ اس بات سے ثابت ہے کہ اللہ سوا کوئی نہیں۔ اُسکی ہستی کے سوا ہر چیز نیست ہے۔ اور وہ ہست و ہمہ اوست ہے۔ اور انہی کی باعرفان، باہدایت باتوں نے مجھے اپنا دیوانہ اور اپنی سچی محبت میں

مستانہ بنا دیا ہے۔ میں نے اپنے سائیں کو ہر وقت نرالی شان میں دیکھا

ہے۔ میرے سائیں کی رمز طریقت جیسا فقیر اس آخر وقت میں ملنا بہت

مشکل و محال ہے۔ اللہ پاک کے فقیر درویش اور بھی ہیں۔ مگر سخی بابا راضی

سائیں صاحبؒ کی صفت، رمز و طریقت والا جو اپنے طالبان حق و مریدان فقرا

مساکین سے بے غرض و سچی محبت کرنیوالے طالب حق پر پہلے ایثار و قربان

ہونیوالے۔ نیکی و محبت بھرے دکھی دردمند دلوں کا شکار اپنی نورانی نور

بھری نظروں کی تلوار سے کیا ہے۔ جو بھی آپؒ کی دام میں آیا وہ حق

گوئی و محبت کی چھری سے حلال ہو گیا۔ اس کی ہستی فانی ہو گئی۔ اور

مستی میں مستانہ حال ہو گیا۔ اور یہ ضرور ہوتا ہے کہ فقیر جسکو طریقت کے

راستے کا اہل جانتے ہیں انکو روحانی راز سے آشنا کرتے ہیں۔ نا اہل،

جاہل، بزدل، بے محبت و بے وفا کو حقانی حال نصیب نہیں ہو سکتا۔

اور نہ ہی فقیر ایسے شخص کو صحبت میں قبول کرتا ہے۔ یہ تو اس مالک حقیقی

کی خاص عنایت ہے۔ جسکو چاہے اپنا راز عطا کرے۔ اور اپنی پہچان

دے۔ اور فقیر کی نظر میں اپنا، بے گانہ ایک جیسا ہوتا ہے۔ بلکہ اپنوں سے

زیادہ بیگانوں کو اپنی محبت و قربت سے قریب رکھتے ہیں۔ فقیر درویش کیلئے اپنا کوئی نہیں ہوتا۔ اسلئے کہ فقیر جو پیغمبروں والی صفات رکھتا ہے۔ یعنی سب جہان کی خیر مانگتا ہے۔ سب کو دعا دیتا ہے۔ سب کا بھلا سب کی خیر نہیں کوئی غیر۔ نہ کسی سے دوستی نہ کسی سے بیر۔

سخی ہادی پاکؒ نے فرمایا ہے کہ! جاہل و احمق کی دوستی و صحبت سے بچو کیونکہ وہ اپنی طرف سے اُنکے خیال مطابق جو کچھ بھی کرے گا۔ وہ سراپا ریا کاری اور دل آزاری کے سوا اور کچھ نہیں ہوگا۔ سمجھدار کی دوستی فائدہ مند ہوتی ہے۔ دانا انسان جب کوئی بات کہتا ہے تو پہلے سوچتا ہے کہ! جو بات میں کہنا چاہتا ہوں اس سے کسی کا دل تو نہیں دُکھے گا۔ سالک و سمجھدار انسان دل دُکھانے والی بات ہرگز نہیں کرے گا۔ بلکہ اچھی و پیاری با عرفان بات بیان کرے گا۔ جو ہر دل کو محبوب و با مقصد ہو اور دل و روح راضی ہو۔ اللہ پاکؒ کے کسی بندے کی عیب جوئی و غیبت کرنا، بُرا جاننا یا حقارت کی نظر سے دیکھنے والا اللہ کا بندہ نہیں ہوتا۔ بلکہ شیطان کا بندہ ہوتا ہے۔ اللہ کا بندہ ہر چیز خداوند پاکؒ کی سمجھ کر

اُسکی خدمت، محبّت اور قدر کرتا ہے کہ! یہ میرے مالک اللہ پاک کی

تخلیق ہے۔ ہر چیز اُس نے بڑے پیار و محبّت سے بنائی ہے۔ ہر چیز میں

اُسکا حُسن ہے۔ اور وہ حُسن کا خالق و مالک ہے۔ اللہ ہادی پاک فرماتے

ہیں کہ! جو شخص کسی کی عیب جوئی و پیٹھ پیچھے غیبت کرتا ہے۔ وہ کبھی بھی

مُراد نہیں پائے گا۔ نامُراد رہیگا۔ حالانکہ اللہ والے اللہ کے دوست فُقراءِ تو

ہر چیز کو حقیقت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ صفات کو نہیں۔ اور صُوفی باصفا فُقرا

درویشوں نے تو ہر جگہ صاحب ذات حاظر، ناظر، اوّل، آخر، ظاہر، باطن،

اندر باہر ربّ ہی ربّ دیکھا ہے۔ اور دکھایا ہے۔ جیسا کہ ہادی پاکؑ نے

فرمایا ہے کہ!

آیا اصل اعتبار وِچ   اولہا لتھا انسان دا

یعنی یقین کی نظر سے دل کی آنکھوں سے دیکھا تو اندر باہر اللہ ہی اللہ

نظر آیا۔ اور انسان خود پردہ ہے۔ آپ ہی اپنا حجاب بنا ہوا ہے۔ جیسا کہ

فرمایا ہے کہ "جان جسم کالا حجاب۔ ایہو ہے پردہ ایہو عذاب"۔

یہ میرے ہادی پاک رح کا فیض عام ہے کہ آپ رح نے طالب حق کیلئے طریقت کا راستہ صاف وعیاں فرمایا ہے۔ آپ رح نے اپنے طالبان حق سے کوئی بات پوشیدہ نہیں رکھی۔ اپنی طرف سے بڑی سخاوت خاص شفقت فیض فقیری عطا وعنایت فرمائی ہے۔ آپ سخی سرکارؒ نے ہر کسی کے لئے اپنی سخاوت کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔ سب کو مرادیں دیتے ہیں اپنے لئے کوئی مراد نہیں مانگتے۔ اور اپنی زندگی دوسروں کی مرادیں پوری کرنے کیلئے وقف کی ہے۔ کیونکہ سخی کریم کا کام ہے دان کرنا۔ وہ دان دیتا ہے لیتا نہیں۔

ہادی پاک بابا رافین سائیں صاحب رح کو فیض عشق اللہ درگاہ اقدس حضرت داتا گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا رحمۃ اللہ علیہ سے عطا ہوا۔ اور آپ رح کے پیر مغاں حضرت سخی سچل سرمست منصور آخر الزماں رح درازہ شریف سندھ فاروقی فقر سے پیوستہ ہیں۔ اور عشق الہی و کامل مرشد حقیقی راہبر حضرت سخی بابا سائیں محمد شفیع صاحب رح عرف قلندر علی قادری درازی رح ہیں۔ جو کہ سخی داتا گنج بخش فیض عالم

مظہر نورِ خدا نے آپؒ کو ملایا۔ آپؒ نے داتا صاحبؒ سے سوال کیا کہ! اے میرے داتا کہ فقیری میں بھی اگر کوئی چیز ہے۔ تو مجھے عطا فرما۔ اور فقیر کامل مرشد سے مجھے ملا دو۔ جو مجھے طریقت کے راستے سے آگاہ فرمائے۔ اور آپ کی یہ دعا قبول ہوئی۔ آپؒ جیسا مرشد چاہتے تھے۔ ویسا ہی فقیر کامل مرشد آپ کو حضرت بابا محمد شفیع صاحبؒ کی صورت میں روبرو سامنے داتا صاحبؒ نے دان کیا۔ اور دستگیری فیض سے فیض یاب ہو کر داتا کی نگری میں ہی ڈیرہ لگالیا۔ اور مقیم ہو کر بیٹھ گئے اور فیض جاری ہوا۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ داتا سے قبر کیلئے جگہ مانگی تھی۔ اور آپ نے اپنے قدموں میں جگہ دی۔ اور یہ اسم پور داتا کی پوڑی (سیڑھی) سمجھ کر یہاں بیٹھا ہوں۔ ابتدا میں آپؒ روزانہ شام عشاء کے بعد یہاں سے پیدل لاہور جا کر داتا سخی کی حاضری دیتے رہے۔ اور صبح فجر کے وقت سے پہلے واپس پیدل آستانے پر آکر جھاڑو مٹی کرتے۔ اور چڑیوں پرندوں سے پیار کرتے۔ اُنکو دانہ ڈالتے۔ لوگوں سے پیار و خدمت کرتے۔ کسی کو خبر نہیں ہوتی تھی کہ آپؒ روزانہ رات کو داتا صاحبؒ کی حاضری کیلئے جاتے رہتے ہیں۔ کچھ

عرصہ کے بعد پھر حکم ہُوا کہ اب ہر جمعرات کو تشریف لایا کرو۔ اِس طرح یہ حاضری کا سلسلہ کافی دیر جاری رہا۔ اُسکے بعد جب بھی آپ لاہور تشریف لیجاتے تو پہلے درگاہ داتا صاحبؒ پر حاضری دیتے و سلام کرتے۔ اور پھر اَمن پور شریف واپس تشریف لے آتے۔ آپ سرکارؒ نے اپنے کلام میں داتا سخی کا زیادہ ذِکر حمد و ثنا شکر کے ساتھ بیان کیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے کہ:-

بَن پھیری دار فقیری منگاں ۔ دَر داتا دے خیرات مِلے

کراں طواف تساڈہ سائیں ۔ سخی سخا وت ذات مِلے

جب درگاہ کے اندر طواف کرتے تو یہی کلام دُعا کیلئے پڑھتے۔ اور دوسری جگہ فرمایا ہے کہ:-

گنج بخش کیتا ہے فیض سخا ۔ ملیا عشق سچا اللہ دا

داتا دان دتا ہے دیدار مینوں ۔ ہویا و حدت خُوب خُمار مینوں

ملیا یار سچے دا پیار مینوں ۔ مِٹھا پردم نُور نِگاہ دا

مُرشد کامل کی پہچان کیا ہے؟ اور سچّے طالب حق کی پہچان کیا ہے؟ اس کے متعلق آپؒ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ :۔

تمام تعریف اَللّٰہ ذات پاک خالقِ کائنات کیلئے ہے۔ یہ کلام طالب و مطلوب کے حق میں ہے۔ اے طالبانِ حق! مُریدانِ پیر دستگیر عزیزان راضی بارضا فقیر! اہل طریقت فُقرا، سچّے سائیں کے درویشو! حق موجود اَللّٰہ علی مدد عشق سلامت، دُعا خیر کرتا ہوں نیاز و سلام دیتا ہوں۔ بعد اس حقیقت فقر سے آپ سب کو واقف کرنا چاہتا ہوں کہ طالب سچّے کی پہچان کیا ہے؟ مُرشد کامل کی پہچان کیا ہے؟ مُرشد کامل وہ ہے جو پیر ہے نہ امیر ہے۔ پس فقط فنا فی اللہ فقیر ہے۔ جس کے دل میں اَللّٰہ ہے۔ آنکھوں میں محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔ اندر حقیقت باہر شریعت ہے۔ فقیر اَللّٰہ کیسا تو اَللّٰہ فقیر کیسا تو ہے۔ گویا اَللّٰہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ میں اَللّٰہ کو دیکھ رہا ہوں۔ یار میرے سامنے میں یار کے سامنے ہوں۔ وہ سائیں میں نوکر ہوں۔ جو کہتا ہوں وہ سُنتا ہے۔ جو کرتا ہوں وہ دیکھتا ہے۔ جو کچھ جانتا ہوں سب اُس کو جانتا ہوں وہ میرا دوست میں اس کا دوست ہوں۔ وہ مارنے اور زندہ رکھنے پر قادر

ہے۔ اے میرے محبوب تو دیتا ہے پیار مجھ کو، میں رکھتا ہوں پیار تجھ کو، میں اللہ سے محبت کرتا ہوں اللہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ قرآن مجید میں آیا ہے "یحبہم ویحبونہ ہو۔" ترجمہ:۔ یہ اللہ سے محبت کرتے ہیں اللہ ان سے محبت کرتا ہے۔" فقیر، صوفی، باصفا، بے رنج، بے ریا، بے حرص، بے ہوا، سوا اللہ سب سے فانی ہونے کا نام ہے۔ حق موجود باقی نابود۔

اب طالب کی طرف آئیے۔ سچا طالب وہ ہے جو سوا اللہ دنیا و عقبیٰ دونوں جہان سے منہ موڑ لے۔ رنگ و بو، نقش نما ہر شی سے دل ہٹا کر حقیقی محبوب سے جوڑ لے۔ اپنا کلی اختیار اللہ کی رضا مندی پر چھوڑ دے۔ طریقت میں ثابت قدم رہیگا۔ خود پسند نفس پرست انسان، حرص و ہوا میں پھنس کر ہمیشہ کیلئے مرجاتا ہے۔ یہ خود پسند طالب دنیا لوگوں کا حال ہے۔ اللہ کے طالب کو چاہیے کہ اہل دنیا سے نفرت اہل اللہ سے محبت کرے۔ کیونکہ اہل دنیا جھوٹے اور اہل اللہ سچے ہوتے ہیں۔ جو طالب چار یار کی طرح مرشد مطلوب پر نثار ہو جائے۔ تب ہستی، خودی، دوئی، دغا ہٹ جاتی ہے۔ اب نہ نزدیکی رہی نہ دوری۔ یہ دوستی ہے پوری۔ جب رضا

ایک ہو گئی تب طالب مطلوب دو نہیں ایک ہے۔ کیونکہ دونوں کی حقیقت ایک ہے۔ جیسے عاشق و محبوب دونوں کا عشق ایک ہے۔ عشق میرا مرشد ہے میں عاشق ہوں۔ اللہ میرا محبوب ہے۔ عاشق ہونا آسان ہے۔ مگر یار کے درد بریوں کا بار اُٹھانا مشکل ہے۔ اللہ اپنا عشق لگائے تو لگتا ہے۔ نہیں تو جھوٹا مکری بھگتا ہے۔ طالب ادب حیا، وفا والا ہے تو یہی سچا طالب نفس پر غالب آتا ہے۔ امارہ نفس شیطان ہے۔ مطمئن انسان ہے۔ نفس امارہ دنیا دار کا، مطمئن فقیر کا ہوتا ہے دُنیا دار کا شریر فقیر کا قرار پذیر ہوتا ہے۔ دانا دانا ہے۔ نادان نادان ہے۔ نادان وہ ہے جو ظلم کرتا ہے اپنے آپ پر، دانا وہ ہے جو رحم کرتا ہے اپنے آپ پر۔ لطیف عقل باسمجھ وہ ہے جس پر اللہ کریم مہربان ہے۔ جاہل بے سمجھ وہ ہے جس پر خدا ناراض ہے۔ طالب اللہ محمدؐ مصطفیٰ کا درویش عارف باعرفان دانا ہوتا ہے۔ طالب دُنیا و عقبیٰ جانور کی طرح مجہول۔ بانسان نادان ہوتا ہے۔ دُنیا جھوٹ فریب کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ اللہ پاک ذات حق سبحانہ، قدیم ہمیشہ حی القیوم

بقا ہے۔ اور دُنیا باطل ایک تھوڑا وقت ہے۔ بعد ہمیشہ فنا ہے۔ وقت گزر

جانے کا نام ہے۔ مسافر بھی گزر جانے کا نام ہے۔ اس جہان میں ہم تم سب

اللّٰہ کی طرف سے آئے ہیں اور اللّٰہ کی طرف جانا ہے۔ اہلِ دُنیا شیطان

کے بندے ہوتے ہیں اہلِ اللّٰہ اَللّٰہ رَبُّ العالمین کے بندے ہوتے

ہیں۔ اپنے آپکے دل، ارادے خیال کو دیکھو! کہ دل نیت اَللّٰہ کی طرف

ہے۔ یا دُنیا کی طرف ہے؛ خلق کی طرف ہے یا خالق کی طرف ہے

یہ دو راہ دو راستے ہیں۔ انسان وہ ہے جو اللّٰہ کی طرف جائے۔ شیطان

وہ ہے جو دُنیا چاہے۔ اور دُنیا کی طرف جائے۔ اے انسان تو اپنے

آپ کو کس طرح دیکھتا ہے۔ اَللّٰہ سچا ہے۔ سچوں کو پسند کرتا ہے۔ دُنیا

جھوٹی ہے اور جھوٹوں کو پسند کرتی ہے۔ دُنیا دار، فضول مغرور، نقیر،

مقبول، منصور ہے۔ اَللّٰہ نُور محمدؐ ظہور ہے۔ دَرد مندوں کے ساتھ

بے دَردوں سے دُور ہے۔ جاری فیض درازی ہے۔ اَللّٰہ ہم

تم سب پر راضی ہے۔ حق موجود ہے باقی سب نابُود ہے۔

یہ پیغام ختم کلام

اب یہ بات و تحریر کرتا ہوں بند۔ راضی ہر دم خداوند

و باللہ التوفیق

جاننا چاہیے کہ یہ بندہ مسکین فقیر خیال راضی سائیں نے جو کچھ تحریر کیا ہے
یہ سب باتیں میرے ہادی کامل مرشد سخی سرتاج راضیؒ سائیں بادشاہ کی
محبت، صحبت و بیان سے میرے دل روح میں جمع ہوتی رہی ہیں
اور اب مرشد مالکؒ کے امر حکم سے یہ با عرفان باتیں تحریر میں لا رہا
ہوں۔ اور امید ہے کہ فقراء درویش و طالبان حق کیلئے مفید، روحانی
راہنمائی و دلجوئی ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔ اللہ باقی ومن کل فانی؛
اب میں آپؒ کی سوانح حیات سیر و سیاحت اور حالات و
واقعات تحریر میں لاؤنگا۔ اللہ ہادی پاکؒ کی مدد و توفیق چاہتا ہوں
وہ ہی میری مدد و راہنمائی کرنیوالے ہیں۔ انہی کو دیکھنے والا ہوں۔

فقط: خادم الفقراء جامع العرفان

فقیر خیال راضیؒ سائیں

المصطفائی آستانہ دار الفقراء امین پور شریف تحصیل و ضلع لاہور

سوانح حیات

ہادی مُرشد پاکؒ شہنشاہِ طریقت، عارف باللہ، سرتاج سخی مالک حضرت فقیر بابا راضی سائیں صاحب، درازی، صُوفی، قادری قلندر رحمۃ اللہ علیہ آپکا اسم گرامی جناب محمد حسن بن حضرت بابا کریم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور طریقت کا اسم سائیں راضی فقیر (سندھی سائیں) ہے۔ آپ وادی ہندہ پیر گوٹھ ضلع میرپور خاص میں بمطابق پانچ محرم الحرام شریف ۱۳۳۵ھ ہجری بروز پیروار نو جنوری 1915ء عیسوی میں پیدا ہوئے۔ پیدا ہونے کے چند ہی سال بعد آپکی والدہ صاحبہ وفات پاگئیں۔ بعد میں آپ کے والد صاحبؒ جو خود عابد اور اللہ کے نیک بندے تھے۔ آپکو اپنے مُرشد حضرت کرم اللہ شاہ صاحبؒ گوٹکی شریف والے جو کہ حضرت غوث پاکؒ کی اولاد میں سے ہوئے ہیں۔ اُن کے حوالے کیا۔ پیر سید کرم اللہ شاہ صاحبؒ زاہد عابد بزرگ اور پیری مُریدی والے اللہ کے نیک مرد تھے۔ آپ نے بچپن و بلاغت کی عمر شہر گھوٹکی

میں اُنکے زیر سایہ پرورش پائی۔ اور یہاں علم شریعت حاصل کیا۔ اور یہیں شاہی مسجد میں حضرت حافظ غوث محمد شاہ صاحب جیلانیؒ سے قرآن کریم با ترجمہ تفسیر حفظ کیا۔ شروع بچپن ہی سے آپکے دل میں خداوند عزوجل کے وصال حسن اور جمال کا خیال جاگزین رہتا تھا۔ جب آپ شاہی مسجد میں حصول علم میں مشغول تھے۔ اُس وقت آپ نے رات کو خواب میں حضرت سیّد موسیٰ شاہ صاحبؒ جن کا مزار مبارک شاہی مسجد کے مین دروازے کے ساتھ ہی ہے۔ آپکو زیارت دی۔ اور ساتھ ہی آپ نے مخاطب ہو کر فرمایا کہ بیٹے حسن ہم آپکی شادی کروانا چاہتے ہیں۔ یہ لفظ سُن کر آپ غمزدہ اور آبدیدہ ہو گئے اور پھر فرمایا کہ آپکی حق کے ساتھ شادی ہو گی۔ یعنی اللہ پاک سے ملانا یگانہ کرنا چاہتے ہیں۔ جب یہ بشارت ہوئی۔ تو آپ کے دل کو سکون ملا اور دل جوئی ہوئی۔ اُس وقت سے آپکے دل میں تڑپ پیدا ہوئی۔ اور حقیقی حسن و جمال کے دیدار وصل کی آرزو اور مشاہدہ کی جُستجو کے انتظار میں بے قرار رہنے لگے۔ آپ نے سکولی علم اور کتابیں نہیں پڑھیں۔ بلکہ سندھی کا پہلا قاعدہ پڑھا ہے قرآن پاک حفظ

کرنے کے بعد آپ نے چک شہباز پور آکر کچھ عرصہ تک بودوباش کی۔

آپ نے جوانی کے دور میں اپنے ہم عمر، خوبصورت، اچھے، باوفا، حسین دوست منتخب کئے۔ جسکو دوست بنایا اُس سے وفا کی۔ مردوں کی طرح ساتھ نبھایا۔ اور اپنی پریت وفا پوری کی۔ یوں تو آپکے دوست بہت تھے۔ جو زیادہ اہلِ سادات سے ہیں۔ ان میں سے خاص جن کی محبت نے آپکو زیادہ متاثر کیا وہ تھے سید حمن شاہ صاحبؒ چک شہباز پور۔ ہادی پاک خود بڑے حسین و جمیل تھے۔ اور حسینوں کو ہی پسند کرتے تھے۔ یعنی حسن پرست تھے۔ اور سید حمن شاہ صاحبؒ نہایت ہی حسین، خوب سیرت وفا قرب والے محبوب سید تھے۔ آپکی اُن سے بے حد محبت اور سچا عشق کمال تھا۔ ایک جیسا رہنا۔ ایک جیسا پہننا۔ ہر حال خیال ایک تھا۔ مطلب عاشق معشوق والی بات تھی۔ ہر وقت اکٹھا رہا کرتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد آخر وہ وقت آگیا جو ہر جاندار چیز پر آکے رہے گا یعنی کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ اور سید حمن شاہ صاحبؒ کا مالکِ حقیقی سے وصال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا عَلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ اُنکی جدائی فراق کی وجہ سے دیوانہ حال ہو گئے

اور اُنکی قبر پر بیٹھ کر باتیں کرنے لگ گئے جیسے کہ رُوبرُو کیا کرتے تھے۔

اور سترہ دن تک یہی سلسلہ جاری رہا۔ یعنی قبر پر بیٹھے رہے مگر وہ بات نہ ہو سکی جو آپ چاہتے تھے۔ آپکو مجازی محبّت کی سخت چوٹ نے دل ضربیلا کر دیا۔ مجازی محبّت کی بے وفائی سے اسی وقت عبرت کی آنکھ کھلی۔ اور حقیقی عشق الٰہی کی طلب میں مُرشد کامل حاصل کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ مرشد حقیقی کی تلاش اور جستجو میں سرگرداں ہو گئے اس لئے کہ طالب حق کو مُرشد کامل کے بغیر طریقت کا راستہ و راز روحانی حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور اسی خیال سے آپ بزرگوں درویشوں سے ملتے رہے۔ اس اُمید پر کہ شاید میرے دل کا دلبر کوئی محرم راز مل جائے۔ وہاں سندھ میں آپکا ایک دوست تھا اُس نے آپ سے کہا کہ میں نے مُرشد حاصل کیا ہے۔ آپ اُن سے ملیں۔ اور دیکھیں۔ اگر آپکا دل چاہے تو اُنکے طالب ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ چلو اُن سے ملتے ہیں۔ دیکھتے ہیں۔ اور معلوم کرتے ہیں کہ وہ کس حال و خیال طریقت کے درویش ہیں۔ آپ اُنکے ساتھ سکھر شہر تشریف لائے۔ اور اُس نے ایک مست مجذوب درویش جو قاضی صاحب

کے نام سے مشہور تھے۔ اُسکے سامنے کر دیا۔ اور کہا کہ یہ ہے میرا مُرشد دیکھ لو۔ آپ نے دیکھا کہ وہ درویش مجذوب تھے۔ لباس نہیں پہنتے تھے مجذوبی حالت میں ننگے بیٹھے رہتے تھے۔ کوئی باعرفان بات نہیں کرتے تھے۔ اور اہل کرامت تھے۔ عام لوگ خلق اپنی اپنی خواہشیں اور مُرادیں حاصل کرنیکی نیت سے اُنکے گرد کافی تعداد میں ہر وقت جمع رہتے تھے۔ لوگوں سے تنگ آکر گالی گلوچ کرتے۔ اور بھاگ کر لوگوں سے خلاصی کرواتے۔ کمرے میں چلے جاتے اور دروازہ بند کر لیتے۔ لیکن لوگ اُنکو وہاں بھی نہ چھوڑتے پھر بھاگ کر باہر آجاتے۔ اُنکا یہ حال دیکھ کر آپکے دل میں خیال آیا کہ اگر میں اِسکا طالب ہو جاؤں۔ تو جیسے یہ آپ ہیں مجھے بھی ایسا ہی ہونا پڑے گا۔ میں ایسا نہیں ہونا چاہتا۔ مجھے ایسا مجذوب و مست مُرشد نہیں چاہیے۔ کیونکہ یہ تو اپنے آپ تک محدُود ہے۔ مجھے تو سالک اور سر مست سلامت مرد مُرشد چاہیے۔ آپ وہاں سے واپس جانے لگے۔ تو اُس درویش قاضی صاحب نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا کہ جاؤ جاؤ کہیں جا کر سلطانی قلعہ لگوالو۔ اتنی بات سُن کر آپ واپس چلے آئے۔

آپ بچپن ہی سے شعر گوئی کرتے تھے۔ اور آپکو راگ و سماع سُننے کا بہت شوق تھا۔ اِسلئے دو قوال گانے والے ہر وقت اپنے ہمراہ رکھتے تھے۔ اور اُن سے صُوفی درویش عاشقوں کا عارفانہ کلام سُنتے رہتے۔ سب سے زیادہ حضرت سچل سرمست منصور آخر زمان رحؒ، حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی رحؒ، حضرت بابا بُلھے شاہ صاحب رحؒ اور حضرت سُلطان العارفین باہُو صاحب رحؒ کے کلام کو دل سے پسند فرماتے تھے۔ آپ اُن قوال صاحبان سے بہت پیار اور اُنکی خدمت کرتے تھے۔ اور انہوں نے بھی آپ سے وعدہ کیا ہُوا تھا کہ ہر حال میں آپکے ساتھ رہیں گے۔ اور وہ آپکے پیار اور دوستی کی قدر کرتے تھے۔ ایک دن آپکو خیال آیا کہ سندھ سے مُلتان شریف چلتے ہیں۔ وہاں اولیاء اللہ کے مزار ہیں۔ جاکر زیارتیں کرتے ہیں۔ شاید ہم وہاں اپنی مُرادیں حاصل کریں۔ آپ بمعہ دو قوال اور ایک ضعیف العُمر درویش۔ جو کہ چک شہباز پور کا تھا۔ اُس نے آپ سے اِلتجا کی کہ، مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو۔ میں بھی اولیاء اللہ کی محبّت اور عقیدت رکھتا ہُوں۔ فی سبیل اللہ میری مُراد پوری ہو۔ آپ نے اُس درویش

کی مسکینی اور عاجزی کو دیکھ کر اُنکو خوشی سے ساتھ لے جانا قبول کیا۔

اور اُنکا خرچ وغیرہ بھی اپنی طرف سے قبول کیا۔ سندھ سے بذریعہ ریل

گاڑی مُلتان پہنچے۔ اور مُلتان کی تمام خاص درگاہوں پر آپ نے

حاضری دی۔ اور ساتھیوں کی خدمت اور اُنکی دیگر ضروریاتِ زندگی

پوری کرتے رہے۔ آپکے پاس جو کچھ تھا وہ ساتھیوں کی خدمت میں

صرف ہو گیا۔ تو آپ نے محنت مزدوری شروع کر دی۔ جو کچھ ملتا۔ اُس

سے اُنکی ضروریات پوری کرتے۔ اس طرح ایک ماہ تک آپ نے

مُلتان میں قیام فرمایا۔ پھر یہاں سے آپؒ نے دوستوں سے اجمیر

شریف جانے کے ارادے کا اظہار فرمایا۔ اُن ساتھیوں نے بھی آپکے

ساتھ جانے کا اِصرار کیا۔ اور ساتھ ہی کہا کہ اب ہم اپنا خرچہ خود برداشت

کریں گے۔ آپکے پاس ایک دو قیمتی اشیاء تھیں جو آپ نے اپنی

حاجت روائی کیلئے صرف کر دیں۔ اور مُلتان سے سمہ سٹہ ریلوے

اسٹیشن پہنچے۔ (یہ اُس وقت کی بات ہے کہ پاکستان ابھی وجود

میں نہیں آیا تھا) سمہ سٹہ سے ریل گاڑی دہلی جایا کرتی تھی یہاں

سے ٹکٹ لے کر دہلی پہنچے۔ دہلی بہت بڑا ریلوے اسٹیشن ہے۔ اسلئے
ہجوم ہونیکی وجہ سے بڑی کوشش سے ٹکٹ حاصل کیا۔ اور دہلی سے آگرہ
پہنچے۔ آپؒ کا خیال تھا کہ مشہور عمارت تاج محل کی سیر کرنی چاہیے۔ اور
سیر کرنے کے بعد وہاں سے اجمیر شریف پہنچ گئے۔ حضرت خواجہ معین
الدین چشتیؒ کا عرس مبارک بھی شروع ہوچکا تھا۔ آپؒ نے جتنے دن اجمیر
شریف قیام فرمایا۔ بلا ناغہ مزار پر حاضری دیتے رہے۔ اور رہبری و رہنمائی
کیلئے دُعا کرتے رہے۔ علاوہ ازیں سجادہ نشین صاحبان سے بھی ملے۔ اور
کئی سادھو، فقیر، درویش، صوفیوں سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔ خواجہ
صاحبؒ کا عرس مبارک اختتام پذیر ہوا تو بمعہ ساتھیوں کے آپؒ دہلی کے
لئے روانے ہوئے۔ وہاں پہنچ کر اولیاء اللہ کی درگاہوں پر حاضری دی۔
اور دعائیں کرتے رہے۔ علاوہ ازیں سجادہ نشینوں سے ملاقاتیں کیں۔ اور
ارادت کا اظہار بھی کرتے رہے۔ آپؒ سے سُنا ہے کہ آپؒ نے ہند میں چار
مُرشد حاصل کئے۔ اور اُن سے اوراد و وظائف بھی حاصل کئے۔ لیکن
آپکے دل کی اصل مُراد فقیر مُرشد کی تلاش تھی۔ وہ فقیر جو اللہ کی توحید

وحدت میں گم باثبات ہو۔ خیر آپؒ نہ اُمید نہ ہوئے۔ اور کچھ عرصہ بعد آپؒ

بمعہ ساتھیوں کے واپس سندھ تشریف لے آئے۔ آپؒ پر حال دیوانگی

وارد ہوا۔ کہیں دل نہیں لگ رہا تھا۔ درد سوز و فراق، مست حال،

اور بے خودی کے عالم میں ہر چیز سے بیزار ہو کر تنہائی اختیار کی۔ اور

خلقت سے دُور ویران جگہوں اور جنگلوں میں رہنے لگے۔ آپؒ مردِ

مُجرّد رہے ہیں۔ اس وقت آپؒ کی عُمر سترہ اٹھارہ سال تھی۔ طریقت کا

راستہ طہ کرنے کیلئے اور کامل مُرشد حاصل کرنیکے واسطے اپنے آبائی

گاؤں سے مست اور مجذوبی رنگ میں بے اختیار بغداد شریف کی

طرف مُنہ کر لیا۔ آپؒ نے اپنے اللہ کو مددگار اور محافظ سمجھ کر رات کو ایک دو

بجے ننگے پاؤں قطب کی طرف پیدل سفر کا آغاز کیا۔ سفر کی سختی اور

مُشقت برداشت کرنے سے آپؒ کے پاؤں مبارک سوجن کیوجہ سے

زخمی ہونے لگے۔ مگر آپؒ نے تکلیف اور مُصیبت بلکہ ہر بلا سے بے نیاز

جسم و جان سے بے پرواہ اپنا سفر محبت کا سفر جاری رکھا۔ راستے میں

جب کوئی دربار اللہ والے کا مزار آتا تو وہاں حاضری دے کر دُعا لیتے۔

اور آگے چلے جاتے۔ چلتے چلتے اچانک پہلی منزل حضرت سلطان العارفین باہو با خدا رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر آ پہنچے۔ (یہاں ایک بات واضع ہو کہ حضرت سیّد موسیٰ شاہ صاحبؒ جیلانی گھوٹکی والے اولیاء اللہ میں سے ہیں۔ انہوں نے ہی آپؒ کو بشارت دی۔ اور وہ اپنی زندگی میں حضرت سلطان باہو صاحبؒ کے خاص عقیدت مند، طالب طریقت اور روحانی رفیق تھے) آپؒ نے حضرت سلطان باہو صاحبؒ کے مزار پر حاضری دی اور سلام عرض کرنیکے بعد آپؒ نے سجادہ نشین سے ملاقات کی۔ سجادہ نشین آپؒ کو مجذوب مسکین حال، پُردرد درویش دیکھ کر آپؒ سے محبّت اور اخلاق سے پیش آئے۔ اور رہنے کیلئے ایک حجرہ دیا گیا۔ لنگر صبح و شام درگاہ شریف کے لنگر خانے سے ایک خاص خلیفہ آپؒ کو دے کر جاتا تھا۔ لیکن آپؒ لنگر نہیں کھاتے تھے۔ بلکہ وہ لنگر حُجرے کی ایک باری میں رکھتے جاتے۔ زیادہ بھوکا اور پیاسا رہنے کو ترجیح دیتے۔ لگاتار سات روز آپؒ بھوک اور پیاس برداشت کرتے رہے۔ آٹھویں روز بھوک اور پیاس نے بالکل نڈھال کر دیا۔

اور کچھ کھانے کے سوا چارہ نہ تھا۔ آپؒ نے ارادہ کیا کہ کھانا کھانے کی بجائے کوئی اور چیز کھا لیتا ہوں۔ پھر آپؒ جنگل کی طرف چلے گئے۔ وہاں ون کے درخت جنکو سندھی زبان میں کھبڑ کہتے ہیں اور انکو پھل پیلو لگتے ہیں۔ آپؒ ایک درخت پر چڑھے اور کچھ پیلو کھانے کے بعد جب نیچے اترنے لگے۔ نیچے دیکھا تو ایک بہت بڑا سانپ واسینگ نسل کا کالا۔ جہاں پاؤں رکھنا ہے وہاں وار کرنے کیلئے بالکل تیار بیٹھا ہوا ہے۔ آپؒ نے سانپ کو دیکھا تو پاؤں مبارک اوپر کر لیا۔ ساتھ ہی دل سے آواز آئی کہ اے فقیر تو نکلا تو ہے اللہ کا عشق و دیدار حاصل کرنے کو۔ اور اب صرف سانپ کو دیکھ کر جان پیاری کرتے ہو۔ یہی خیال تھا کہ آپؒ نے اپنا پاؤں مبارک سانپ کے اوپر دے مارا۔ اور وہ فوری طور پر غائب ہو گیا۔ نیچے آ کر دیکھا تو وہ کہیں بھی نظر نہ آیا۔ آپؒ واپس درگاہ پر آ گئے۔ اور اسی حجرے میں چلے گئے۔ بھوک پیاس سفر کی مشقت اور مجاہدہ کی وجہ سے نیم بیہوش ہو گئے۔ اور اسی حال میں آپؒ کو حضرت سلطان العارفین باہو باخدا رحمۃ اللہ علیہ نے زیارت عطا فرمائی۔ اور روحانی طور پر کچھ

رازِ رموز کی باتوں سے آگاہ فرمایا اور کچھ چابیاں پیش کیں۔ اور فرمایا

کہ ہمارے لنگر سے لنگر کھاؤ اور آگے چلو۔ باہو صاحبؒ نے حضرت داتا گنج

بخش فیض عالمؒ کی طرف اشارہ فرمایا کہ لاہور جاؤ اور مراد پاؤ۔ آپ نے

دوسرے دن ہی وہاں سے اجازت لی۔ اور پیدل سفر کا آغاز کیا۔ چلتے

چلتے لاہور شریف سردار سخی مخدوم علی ہجویری حضرت داتا گنج بخش فیض عالمؒ

کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور مقصود حاصل کرنے کیلئے روزانہ

رات کو ایک دو بجے طواف کرتے۔ اور سرہانے کی طرف بیٹھ کر صبح تک

حاضری دیتے رہتے۔ اور پھر باہر آکر برگدھ (بوڑھ) کے ایک درخت کے نیچے

بیٹھ جاتے۔ اور مجذوبیت کی حالت میں ایک جگہ بیٹھے دن گزارتے۔ آپؒ

کے سر کے بال، ریش مبارک کے بال اور ہاتھوں و پاؤں کے ناخن

بھی بہت بڑھ گئے تھے۔ اور پیدل سفر کرنیکی وجہ سے آپؒ کے پاؤں

مبارک بھی زخمی ہو چکے تھے۔ آنے جانے والے لوگ آپؒ کو مجذوب

درویش سمجھ کر دعا لینے کی نیت سے کھانے پینے کی چیزیں اور پیسے

وغیرہ آپؒ کے قریب رکھ جاتے۔ لیکن آپؒ کسی چیز کو ہاتھ نہ لگاتے۔ اور

شام کو جب حاضری کیلئے درگاہ شریف کے اندر جاتے۔ تو ایک محتاج درویش جو آپؒ کے پاس بیٹھا ہوتا تھا۔ اُسے اشارہ کرتے کہ یہ اٹھا لو۔ تو وہ اٹھا لیتا تھا۔ آپؒ طواف کرنیکے بعد سرہانے کیطرف مراقبے میں بیٹھے داتا سرکار کے حضور حال دل پیشِ خدمت کرتے رہتے۔ کہ مجھے فقیر مرشد چاہیے۔ جو کہ مجھے طریقت کے راستے اور رازِ حق سے شناسا فرمائے۔ کئی روز تک آپؒ حاضری دیتے رہے اور اسی دوران ایک فقیر پاک درویش سفید پوش سفید ریش مبارک اور نورانی چہرہ کو بھی دیکھتے رہے۔ وہ نیک بزرگ رات کو ایک دو بجے کے قریب آتے اور حاضری و طواف کرنیکے بعد واپس تشریف لیجاتے۔ اٹھارھویں رات آپؒ کے دل میں خیال آیا کہ اس پاک درویش کو ملنا چاہیے۔ کہ یہ کہاں سے تشریف لاتے ہیں اور کہاں تشریف لے جاتے ہیں۔ اگلی رات جب وہ نیک و پاک درویش طواف کر کے واپس چلے تو آپؒ اُنکے پیچھے چل پڑے۔ جب وہ اپنے حجرے میں داخل ہونے لگے جو کہ دربار شریف کے قریب ہی تھا۔ تو آپ نے ایک مجذوب نوجوان کو پیچھے آتا دیکھا۔ تو جھڑک کر فرمایا کہ تم کون ہو اور میرے پیچھے

کیوں آرہے ہو۔ چلے جاؤ وہاں جہاں سے آئے ہو۔ اور آپؒ تھوڑی دیر رک کر واپس آگئے۔ اسی طرح پھر اگلی رات بھی یہی سلسلہ جاری رہا۔ اور پہلی رات کی طرح پھر ڈانٹ کر فرمایا کہ مجھ سے کیا کام ہے۔ جاؤ داتا کے پاس چلے جاؤ۔ پھر آپؒ واپس آکر اندر درگاہ شریف میں بیٹھ گئے۔ اور دل میں خیال اُترا کہ شاید میرے دل کی مُراد داتا صاحبؒ کی طرف سے میرے نصیب میں نہیں ہے۔ چلو اب بغداد شریف چلتا ہُوں حضرت پیرانِ پیر دستگیر، محبُوبِ سُبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رَحمۃُ اللّٰہ عَلیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہُوں۔ وہ پیروں کے پیر دستگیر ہیں۔ وہ میری مُراد ضرور پُوری فرمائیں گے۔ یہی خیال تھا اور اکسویں رات کی صُبح ہونیوالی تھی۔ اور وہ فقیر پاک درویش آپؒ جنکے پیچھے جایا کرتے تھے اِس پاک ہستی کی صُورت آپؒ کے دل میں داخل ہو چکی تھی۔ اُس پاک ہستی نے اپنے ایک طالب سے فرمایا کہ درگاہ کے اندر جاؤ۔ اور سرہانے کی طرف ایک مجذُوب درویش بیٹھا ہُوا ہے۔ اُس کے کان میں جا کر یہ بات کہو کہ آپ کو باہر فقیر درویش بابا بُلا رہے ہے۔ اُس طالب نے آکر دیکھا کہ مجذُوب

درویش بیٹھا ہوا ہے۔ اس نے سلام عرض کیا۔ اور آپؒ کے کان میں کوئی راز کی بات کہی اور کہا کہ میرے ساتھ آؤ باہر بابا جی آپ کو بُلا رہے ہیں آپؒ اُٹھے اور اس کے ساتھ چل دیئے۔ جب میں دروازے کے سامنے نظر اُٹھائی تو دیکھا کہ وہ ہی پاک ہستی جن کو میں روز دیکھتا تھا۔ اور جو مجھے نزدیک نہیں آنے دیتے تھے۔ وہ سامنے انتظار میں بیقرار کھڑے ہیں۔ آپؒ جب نزدیک ہوئے تو فقیر پاک درویش کے قدم بوس ہو گئے۔ تو انہوں نے بڑی محبت شفقت پیار سے اُٹھا کر سینے سے لگالیا۔ اور مُنہ سر چُوما۔ پھر سندھی زبان میں فرمایا کہ "بچہ اوھاں سچے سائیں جی امانت ھت آیا آھیو"۔ آپؒ سچے سائیں کا نام اور سندھی بولی سُن کر حیرت میں آئے کہ سچے سائیں بادشاہ یہاں بھی آئے ہوئے ہیں۔ اور رُوح کو خوشی حاصل ہُوئی۔ آپؒ تمام دُکھڑے اور کشالے پل بھر میں بھول گئے۔ اور ایک نئی زندگی کا آغاز ہُوا۔ اور عجز میں آکر بولے جی میرے مالک یہ مسکین مُدّت مزید سے آپکے دیدار اور وصل کی خاطر ہند سندھ میں آپکو ہر جگہ تلاش کرتا رہا۔ آپ کی خدمت اور آپ کو حاصل کرنے کیلئے حاضر ہوا ہُوں۔ اللہ داتا کا بے

انتہا احسان ہے کہ جیسا مرشد ہادی میں چاہتا تھا۔ وہ محبوب مرشد مجھے ملا دیا۔

شکر اللہ الحمدللہ ربّ العالمین۔ یہ وہ پاک ذات حضرت بابا محمد شفیع صاحبؒ

عرف قلندر علی درازیؒ ہیں۔ جو ازل سے پہلے آپؒ کے روحانی پیر و مرشد

تھے۔ وہ اُس دن رُوبرُو سامنے آئے۔ دیدار وصل اور ملاقات ہوئی۔ اور

دو دل ایک ہوئے۔ بابا سائیں صاحبؒ نے فرمایا کہ میں بھی چودہ سال

فیض عالم داتا غریب نوازؒ سے دُعا کرتا رہا کہ مجھے اللہ کا ایک ایسا طالب عطا

فرما جو تارک الدنیا، تارک الوطن، تارک الوجود، طالب حق اور میرے مرشد

کی بولی کا ہو۔ یعنی سندھی ہو۔ سو آج حضرت داتا غریب نوازؒ نے میری

دُعا قبول فرمائی۔ اور آپ مجھے مِلے۔ میرے دل کی مُراد پوری

ہوئی۔ اور آپ بھی با مُراد ہوئے۔ یہ اللہ داتا کا فیض ہے کہ وہ کسی کو

بے مُراد اور اپنی رحمت سے محروم نہیں کرتا۔ حضرت بابا سائیں صاحبؒ

نے فرمایا آؤ میرے ساتھ اور آپکو ایک حمام میں لے گئے۔ حجام سے کہا کہ

اِسکے سر اور ریش مُبارک کے بال صاف کر دو۔ بعد میں غسل کروایا۔

ہاتھوں اور پیروں کے ناخن بہت بڑھے ہوئے تھے وہ آپ نے اپنی

جیب سے چاقو نکالا اور خود صاف کئے۔ آپؒ کے جسم پر پھٹی ہوئی شلوار کے علاوہ کوئی کپڑا زیب تن نہیں تھا۔ اس وقت بابا سائیں صاحبؒ محلہ بلال گنج میں اپنے طالبان و عزیزان بابا محمد زمان سائیں کے گھر پر قیام فرماتے۔ آپؒ کو وہاں لے گئے اور اپنے نئے کپڑے پہنائے۔ اور صاف ستھرا رہنے کی تلقین فرمائی۔ اور دست بیعت کر کے صوفی قادری قلندری سچّے سائیں کے فقر سے پیوست کیا۔ اور طریقت کے اسمِ مبارک سائیں راضی فقیر کے لقب سے نوازا۔ اور تین ماہ تک اپنی مخصوص صحبت میں رکھ کر مجذوبیت اور مستی سے سالکیت اور شریعت میں لے آئے۔ علم تصوّف کے حقائق سے روشناس کر کے فقیری فن و راز رموز بتا کر معرفت، طریقت اور حقیقت حال سے آگاہ فرما کر مقام کمال با جمال عطا فرمایا سالکیت و سرمستی حال اور محویت میں محو صحیح حال صحو بحر عمیق میں غوطہ زن کر کے وحدت واحد میں مقصود اللہ سے ملا دیا یہ آپؒ کے پانچویں کامل مرشد ہیں جنہوں نے آپؒ کو فیض فقیری، رمز روحانی راز سے آشنا فرمایا۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ ہادی مرشد نے مجھے کفر اور اسلام تمام

مذہبوں کی قید سے آزاد فرمایا۔ اور وحدت حقیقی کا جام پلایا۔ آپؒ گاہے
بگاہے اپنے ہادی مرشد کی تعریف میں فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ہادی
محبوب جیسا بے ریا سچا فقیر پُرنور شفقت والا اور پُر محبت مخلص درویش
کوئی نہیں دیکھا۔ جس نے مجھے اپنی ہستی سے نکال دیا۔ اور اللہ کے
عشق و محبت میں سرمست بنا دیا۔ اب میں سوائے اللہ کچھ نہیں جانتا۔ جو
پہلے تھا وہ ہی پا لیا۔ جو ایک دم بھی جدا نہیں ہو سکتا۔ چودہ طبق کے اندر باہر
حی القیوم قدیم بس رہا ہے۔ الحمد للہ سب تعریف ذات حق کیلئے ہے۔ آپ
ہی دیکھتا، سنتا جو چاہتا ہے کر ڈالتا ہے۔ اللہ باقی ومن کل فانی" یہاں
بابا سائیں سخی محمد شفیع صاحبؒ کا ذکر تحریر میں لانا ضروری ہے کہ آپ
سرکار نارووال شریف میں پیدا ہوئے۔ بچپن وہاں گزارا۔ وہیں سے
علم شریعت حاصل کیا اور کافی تعلیم یافتہ تھے۔ آپؒ محکمہ مال میں پٹواری
بھی تھے۔ جب اللہ پاک کے عشق محبت نے دل پر غلبہ کیا تو پٹوار خانے
کو تالا دے کر چادر اور حقہ ساتھ لیا۔ اور بے اختیار مرشد کی تلاش میں
سندھ کی طرف پیدل سفر شروع کیا۔ اور چلتے چلتے ملتان پہنچے۔ ملتان

میں خاص درگاہوں پر حاضری دی۔ اور حضرت شاہ شمس تبریزؒ کی

درگاہ میں حاضر ہوئے تو آپؒ فاقے سے تھے۔ درگاہ کی طرف سے لنگر آیا

تو آپؒ نے واپس کر دیا۔ کہ میں روزے سے ہوں۔ تو حضرت شاہ شمس تبریزؒ

نے باطن سے آواز دی کہ اے درویش کھانا نہ کھانے سے خدا نہیں ملتا۔

ہمارے لنگر سے کھانا کھاؤ۔ اور آگے بڑھو۔ حضرت شاہ شمس تبریزؒ نے آپکو

حضرت سچل سرمست منصور آخر زمانؒ کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہاں

چلے جاؤ۔ وہاں آپ کی دلی مُراد پوری ہوگی۔ آپؒ نے پیدل ہی

پیدل سفر کا آغاز کیا۔ اور سندھ درازہ شریف پہنچ گئے۔ وہاں درگاہ سچے

سائیں صاحبؒ پر آپکے سجادہ نشین جناب سُلطان العاشقین حضرت سخی

قبول محمد ثانیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور دیکھتے ہی دل نظرانہ پیش

کیا۔ ارادہ عقیدہ ظاہر کیا کہ میں آپ اور آپکی محبّت کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا۔

صرف آپ سے آپکو ہی چاہتا ہوں۔ مجھے اپنی صُحبت خدمت میں

قبول فرمائیے۔ سخی سائیں صاحبؒ نے آپکو اپنی صُحبت میں قبول فرما کر

دستِ بعیت کیا۔ اور طریقت کا نام فقیر قلندر علی صوفی قادری رکھا۔ چودہ

سال تک اپنی صحبت خدمت حاضر ڈیوٹی میں ہر وقت قُرب میں قریب

رکھا۔ اور فیض درازی عطا فرمایا۔ اور الٰہی راز رموزِ حقیقت حق سے

روشناس فرمایا۔ چودہ سال بعد جب آپ مکمل اسرار الٰہی سے روشناس

ہوئے تو حضرت سخی قبول محمد ثانیؒ نے آپ سے فرمایا کہ آپ فقر و فقیری

حال و اسرار الٰہی رمز روحانی سے مکمل اپنا مقصود پا چکے ہو۔ اب خیال

یہ ہے کہ آپکی والدہ صاحبہ ضعیف العمر ہیں۔ اور آپکو بہت یاد کر رہی ہیں اس

لئے اب آپ واپس جائیں۔ اور اپنی والدہ صاحبہ کی خدمت کریں۔ اور

اُن کے رُوح کو راضی کریں۔ اور حضرت داتا گنج بخش فیض عالم مظہر نور

خُدا رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ اقدس میں سلام و حاضری دیتے رہیں۔ اُداس نہ

ہو ویں میرا ہونا آپکے ساتھ ہے۔ آپ وہاں سے مُرشد کے اَمر و حکم سے

لاہور تشریف لائے۔ اور چودہ سال کے بعد والدہ صاحبہ سے مُلاقات ہوئی

اُن کا دل خوش اور رُوح راضی کیا۔ اور کچھ عرصہ بعد آپکی والدہ صاحبہ

وفات پا گئیں۔ اور آپ چودہ سال تک رات کو ایک دو بجے روزانہ

حضرت داتا گنج بخشؒ کی درگاہ اقدس میں حاضری دیتے رہے ہیں

اور داتا کے گُن گاتے رہے۔ اور طالب حق ملانے کی دعا عرض

کرتے رہے۔"

اسی دوران رہائش گاہ پر ایک دن بابا سائیں صاحبؒ نے بطور آزمائش

آپ سے فرمایا کہ راضیؒ سائیں اب تیرے لئے دو راستے ہیں۔ پہلا یہ کہ

اگر تو شادی کرنا چاہے تو تمہاری شادی کسی بادشاہ کی لڑکی سے بھی

ہو سکتی ہے۔ جب آپ نے شادی کا لفظ سنا۔ تو آپؒ نے رونا شروع کر

دیا اور روتے روتے بیہوش ہو گئے۔ بابا سائیں صاحبؒ نے پیار دلاسہ

دے کر پھر صحیح الحال کیا۔ اور پوچھا کہ بیٹے آپ روئے کیوں ہیں۔ آپؒ نے

فرمایا کہ اے میرے دل کے بھید و ہر حال و خیال کے جاننے والے محرم

راز مالک یہ مسکین تیرا تیری ذات پاک کی محبت یگانگت عشقِ حقیقی

درد عشق کے سوا کچھ نہیں مانگتا۔ صرف آپ ہی سے آپکو دیکھنا چاہتا ہوں۔

آپکی ذات پاک کے راستہ کے سوا اور کوئی راستہ نہیں جانتا۔ اور تمام

راستے بھول چکا ہوں۔ سوا تیری ذات ختم کل بات۔ اور آپ جناب

کی دو راستے کی بات برداشت نہ کر سکا اور رو پڑا آپؒ جناب اور بابا سائیں

صاحبؒ بھی ساتھ ہی روتے رہے اور فرمایا کہ اے میرے راکھی پتر

تونے تو میرا کلیجہ لوٹ لیا ہے۔ سبحان اللہ الحمدللہ۔ جیسا طالب صادق

داتا سے مانگا تھا ویسا ہی عاشق دردمند مرد خدا سچا فقیر مجھے عطا فرمایا۔

اور فرمایا کہ چلو پتر فقیر ہی ہونا ہے تو جاؤ پھر کہیں چل کر آستانہ بناؤ اور جوگی

عشق کماؤ۔ آپؒ نے پوچھا کہ سرکار کہاں، کدھر، کس طرف ہو۔ تو بابا سائیں

صاحبؒ نے فرمایا یہ اندر جا کر داتا صاحبؒ سے پوچھو اور ساتھ ہی آپؒ نے

فرمایا کہ ضلع لاہور کے اندر داتا کی نگری میں ہی ہونا چاہیے۔ عام راستہ

اور شہری آبادی سے دُور جہاں ویران جنگل کی طرح تنہائی ہو۔ اور

رات کی تاریکی میں ستارے نظر آئیں۔ خیر آپؒ درگاہ حضرت داتا صاحبؒ

کے اندر گئے رُوحانی طور پر رجوع ہو کر اجازت لی۔ اور جنوب کی طرف

مُنہ کر لیا۔ آگے آکر نہر کے کنارے کنارے چلتے آئے۔ جب تیرھویں

میل پر پہنچے تو وہاں آکر آپؒ کے قدم مُبارک رُک گئے۔ ادھر اُدھر دیکھا کہ

ایک کھالا نہر سے نکلتا ہے۔ کھال کے ساتھ بوٹے اور جھاڑیاں تھیں۔

اُن میں خلق سے چھپ کر بیٹھ گئے۔ وہاں ہاتھوں سے جگہ بنا لی اور

بیٹھے رہے کسی کو پتہ ہی نہ تھا۔ پھر کچھ دنوں کے بعد چرواہوں نے آپکو
دیکھ لیا۔ اور شک کیا کہ یہ نوجوان کوئی مفرور یا ڈاکو لگتا ہے۔ پھر وہ شک کرنیوالے
لوگ آپؒ سے آکر ملے۔ اور آپؒ اُن سے پیار و اعلیٰ اخلاق اور مسکینی سے
پیش آئے۔ اور فرمایا بھائیو جو تم نے گمان کیا ہے میں وہ نہیں ہوں۔ میں
تو درویش فقیر مسکین ہوں۔ جو محض اللہ پاک کی محبت میں مستانہ
دیوانہ ہو کر عام خلق سے روگردانی اختیار کر کے یہاں جھاڑیوں میں
بیٹھا ہوں۔ وہ لوگ آپکی پیاری باتوں و پیار میں آکر آپؒ سے پیار محبت
کرنے لگے۔ تیرہ دن وہاں رہے۔ اُسکے بعد مشرق کی طرف دیکھا تو
ایک بہت بڑا ٹیلہ (ٹبہ) نظر آیا۔ آکر دیکھا کہ وہ بہت خطرناک جگہ تھی زہریلی
چیزیں سانپ وغیرہ بے شمار تھے اور جنات کا گڑھ تھا۔ وہاں کے قریبی
لوگ اس جگہ سے ڈر کے مارے دُور دُور سے گزر جاتے تھے۔ آپکو یہ
جگہ بہت پسند آئی اور یہیں ہاتھوں سے ریاضت شروع کر دی۔ ہاتھ لگانے
سے ہاتھ میں بعض دفعہ سانپ بھی آجاتا۔ سانپوں کو مارتے رہے اور
صفائی کرتے رہے۔ اور ایک چھوٹی سی جھونپڑی بنالی۔ جہاں صرف

ایک دو آدمی ہی بیٹھ سکتے تھے مُرشد کے امر سے گدا کیلئے جاتے تھے۔ جو

ملتا وہ چڑیوں اور جانوروں کو ڈال دیتے اور ان سے پیار کر کے دل

بہلاتے۔ رات کو بیدار رہتے تھے اور بُلند آواز میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے

رہتے۔ وہاں ایک پرانے درخت کے تنے میں ایک کالا سانپ دن کو چھپا

رہتا تھا۔ اور رات کو آپکی تلاوت سُننے کیلئے باہر آجاتا اور مستی میں آجاتا

کیونکہ آپؒ سوز اور محبت بھری آواز میں تلاوت فرماتے تھے۔ ایک رات

دو مشکوک آدمی آپکو شہید کرنیکی نیت سے آئے۔ جب وہ جھونپڑی کے

قریب ہونیوالے تھے جہاں آپؒ بیٹھے ہوئے بُلند آواز میں تلاوت

قرآن پاک کر رہے تھے۔ تو وہ سانپ اُن آدمیوں پر حملہ آور ہوا۔ تو وہ

بھاگ نکلے۔ جب آپؒ نے اُنکے قدموں کے بھاگنے کی آواز سُنی تو باہر

آکر اُنکو آواز دی کہ تم کون ہو اور اس وقت کس لئے آئے ہو۔ تو وہ یہ

آواز سُن کر رُک گئے۔ پھر آپؒ نے فرمایا کہ اِدھر میرے پاس آؤ کیا چاہتے

ہو۔ تو انہوں نے خوفزدہ ہو کر کہا کہ جناب پہلے آپ ہمیں معاف کر دیں

پھر ہم آپ کے پاس آتے ہیں۔ تو وہ واپس آئے۔ اور آپؒ نے اُن

سے پوچھا کہ آپ کس ارادے سے آئے تھے۔ تو انہوں نے جواب دیا
کہ جناب ہم آپکو قتل کرنیکی نیت سے آئے تھے۔ اور یہ بلا اژدھا آپکی
حفاظت کر رہا ہے۔ اور ہم پر حملہ آور ہوا اور ہم ڈر کر بھاگ نکلے۔ تو آپؒ نے
فرمایا کہ جو نیت لے کے آئے ہو وہ ضرور پوری کرو۔ آپؒ اُن کے آگے
سر جھکا کر بیٹھ گئے کہ اپنا کام پورا کرو۔ تو وہ لوگ بڑے شرمسار ہوئے اور
عجز و نیاز میں آکر آپؒ سے معافی مانگی۔ لیکن آپؒ نے پھر اُن سے
ڈانٹ کر کہا کہ جس نیت سے آئے ہو اُسے پوری کرو۔ میں تو اللہ کی
راہ میں موت کو گلے لگائے بیٹھا ہوں۔ جلدی کرو۔ پھر وہ زیادہ
پریشان اور پشیمان ہوئے۔ اور عاجزی میں آکر آپؒ کے قدموں پر
گر پڑے اور آہ زاری کرنے لگے کہ سرکار ہمیں معاف فرما دیں ہم
غلطی پر ہیں۔ تو آپؒ نے رحم میں آکر انہیں معاف کر دیا۔ اِدھر حضرت
بابا سائیں صاحبؒ کا خیال بھی ہر وقت ہر گھڑی آپکی طرف تھا۔ ایک
دو ماہ بعد جناب بابا سائیں صاحبؒ نے اپنے مریدوں طالبوں سے
فرمایا کہ اے فقراء طالبان آپ لوگ مل کر راضیؒ سائیں کو تلاش کرو۔

کہ وہ اسوقت کہاں ہیں تو انہوں نے عرض کی کہ جناب وہ سندھی آدمی

تھا۔ وہ تو واپس سندھ چلا گیا ہوگا۔ کیونکہ سندھ کا آدمی یہاں پنجاب میں نہیں

رہ سکتا۔ آپؒ نے فرمایا کہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ سندھ چلا جائے کیونکہ وہ میرا

عاشق طالب حق ہے۔ اور وہ یہیں کہیں ہے۔ وہ واپس نہیں جا سکتا جاؤ اور

اُنکو تلاش کرو۔ تو اُنہوں نے لاہور شہر کے درباروں اور مزاروں پر جانا

شروع کر دیا کہ شاید کسی دربار پر ہی ہوگا۔ وہ صبح کو تلاش کرنے کیلئے نکلتے

اور شام کو واپس آکر عرض کرتے کہ ہم نے تمام درباروں اور مزاروں پر

تلاش کیا ہے مگر راضی سائیں نہیں ملے۔ تو بابا سائیں صاحب نے اُنکو ڈانٹ

کر فرمایا کہ وہ درباروں اور مزاروں پر نہیں ملے گا۔ وہ کہیں ویران جگہ یا

جنگل میں ہوگا۔ اُس وقت آپکا ایک طالب جسکا نام مکھن فقیر تھا۔ اور وہ

جوانی کے وقت میں چور پیشہ آدمی تھا۔ اور اس علاقے سے واقف

تھا۔ اُن سے فرمایا کہ تم راضی سائیں کو تلاش کر سکتے ہو۔ اسلئے کہ تو اس

علاقے کا واقف ہے۔ جاؤ اور تم ہی تلاش کرو۔ وہ اتفاقی اِدھر

چوہنگ کی طرف ہی آیا۔ اور وہاں سے پوچھا کہ کوئی درویش

نوجوان کس نے بیٹھا ہوا کہیں دیکھا ہو۔ ساتھ ہی حلیہ بیان کیا۔ تو جن
لوگوں نے آپکو دیکھا ہوا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ نہر کے مشرقی جانب
ایک ٹیلے (ٹبے) پر جھاڑیوں میں نوجوان درویش ہم نے دیکھا ہے
اس نے کہا کہ میرے ساتھ چلو اور مجھے دکھاؤ۔ وہ ساتھ آئے اور آکر دیکھا
سید راضی ؒ سائیں بیٹھے ہوئے ہیں۔ حق موجود بلایا۔ بابا سائیں صاحبؒ کا
سلام اور پیغام دیا کہ بابا سائیں صاحبؒ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ کو
تلاش کریں اور ہم آپکو کافی عرصہ سے تلاش کر رہے ہیں۔ یہ ذمہ داری
خاص طور پر مجھے سونپی گئی کہ میں آپکو تلاش کروں۔ اور آج آپؒ مجھ کو
ملے ہیں تو بڑی خوشی ہوئی ہے۔ اب میں بابا سائیں صاحبؒ کو جاکر
بتاتا ہوں کہ میں راضیؒ سائیں سے ملکر آیا ہوں۔ وہ واپس بابا سائیں
صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ سرکار میں راضیؒ سائیں
کو دیکھ کر آیا ہوں۔ وہ چوہنگ کے قریب مشرق کی طرف ایک
ٹیلہ (ٹبہ) پر جھونپڑی بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اُس وقت بابا سائیں
صاحبؒ نے فرمایا کہ مجھے بھی وہاں لے چلو۔ اور راضیؒ سائیں سے ملاؤ

میرا دل اُنکے لئے بہت اُداس ہے۔ آپؒ طالبان فقراء کے ساتھ

یہاں آپکے پاس تشریف لائے۔ آپؒ کو دیکھ کر بابا سائیں صاحبؒ کا

دل باغ بہار ہو گیا۔ اور بہت خوشی کا اظہار کیا۔ دُعائیں دیں کہ اللہ سچا

سائیں آپکا فقر روشن کرے۔ اور عشقِ حقیقی میں ثابت قدم و سرفراز رکھے

بابا سائیں صاحبؒ آپکی جھونپڑی میں بیٹھ گئے اور کچھ دیر بعد باقی طالبان

فُقراء سے فرمایا کہ تم لوگ اب جاؤ۔ اور اپنے کام کاج کرو کیونکہ تم لوگ ملازمت

پیشہ اور دنیاوی کاروبار میں مصروف رہتے ہو۔ میں راضیؒ سائیں کیلئے

ہوں اور راضیؒ سائیں میرے لئے ہے۔ یہ میرا ہے میں اِنکا ہوں جس نے

راضیؒ سائیں کو دیکھا اُس نے مجھے دیکھا۔ اب میں اِنکے ساتھ ہی رہوں گا۔ اور

یہ طالب و مطلوب اُسی جھونپڑی میں سردی کے موسم میں اوپر

نیچے پرالی ڈال کر گزارہ کرتے رہے۔ کانوں کی اس جھونپڑی کو

محل سے بہتر سمجھا۔ اور پرالی کا بچھونا پھولوں کی سیج سے اچھا لگا۔

دُکھوں کو سُکھ جان کر دُکھوں سے پیار کیا۔ کسی سے سوال نہیں کیا کہ

ہمیں بستر کی حاجت ہے۔ بابا راضیؒ سائیں صاحبؒ نزدیک گاؤں

ناصر گنج سے ننگے سر پانی کے مٹکے بھر کر لاتے. آنے جانے والے لوگوں کو پلاتے رہتے. اور خدمت کرتے. کچھ لوگ حُقّہ پینے کیلئے بھی آجاتے لوگ پانی ضائع کر دیتے تو آپ پھر بھر کر لے آتے. حُقّہ پینے والوں کیلئے مَچ بھی لگاتے تھے. ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بابا راضی سائیں صاحبؒ نے کسی پانی پینے والے کو پانی ضائع کرنے پر کہا کہ بھائی یہ پانی پینے کیلئے ہے ضائع کرنے کیلئے نہیں ہے. تو بابا سائیں صاحبؒ نے ہادی پاک سے فرمایا کہ

[اے بیٹے پانی ڈولن دا مچ پھولن دا تے فقیرا تیرا کی کم وچوں بولن دا.]

یعنی آپ نے کیوں کہا کہ پانی ضائع کرتے ہو اور مچ پھولتے ہو. اسکے بعد آپؒ نے اپنے بابا سائیں صاحبؒ کے حُکم پر عمل کرتے ہُوئے کبھی بھی کسی کو کچھ نہیں کہا. بابا سائیں صاحبؒ ہر جمعرات کو حضرت داتا سخیؒ کی حاضری کیلئے تشریف لے جاتے. اور اپنے ہمراہ ہادی پاک کو بھی لے جایا کرتے. اور دوسرے دن واپس تشریف لایا کرتے

ایک دفعہ بابا سخی سائیں صاحبؒ نے فرمایا کہ میں یہی چاہتا تھا کہ ایسی جگہ رہوں جہاں رات کو صرف چاند ستارے نظر آئیں. اور

رات کی تاریکی و تنہائی میں اللہ پاک سے باتیں کریں۔ آپ کی یہ جھونپڑی مجھے دل سے پسند ہے۔ یہاں سکون اور امن ہے۔ شہر کی طرح شور و غل نہیں ہے۔ رات کی تاریکی، ستاروں کی چمک اور چاند کی روشنی سے دل و آنکھوں کو ٹھنڈک و راحت ملتی ہے اور محبوب حقیقی کی محویت و حال و خیال میں کوئی حجاب و خلل حائل نہیں ہوتا۔ آج سے آپکی اس جھونپڑی کا نام امن پور ہے۔ انشاء اللہ آہستہ آہستہ اس جھونپڑی سے آستانہ امن پور آباد ہوگا۔ آپکا فقر روشن ہوگا۔ آپکا اپنا دیوان ہو گا۔ اور درس وحدت و توحید اور فقر کا گھر ہوگا۔ (یعنی دار الفقرا امن پور شریف مشہور ہوگا) میں نے آپکو اس علاقے کا راجہ بنا دیا ہے۔ آپ راجے بادشاہ ہیں۔ اب دونوں طالب و مطلوب اکٹھے رہنے لگے۔ اور سخی راضیؒ بادشاہ کو فقر کی جوگ عطا کی۔ اور مجاہدہ و ریاضت میں مشغول رکھا۔ اور خوب مجاہدہ کرایا۔ حالانکہ بابا راضیؒ سائیں صاحبؒ اہل مشاہدہ ہو چکے تھے۔ آپؒ اپنے مرشد کے دیوانے عاشق تھے۔ محبت اتنی کمال کہ ہر وقت اپنے مرشد کو دیکھتے رہتے اور کبھی نہ تھکتے۔ آپؒ اپنے مرشد میں اتنے فنا ہو گئے کہ سوائے مرشد

کے اور کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ اسلئے کہ طالب حق کیلئے صرف فنا فی شیخ ہونا ہی مقصود ہے۔ جب طالب مطلوب میں فنا ہو جاتا ہے تو مقام بقا باﷲ اُس کیلئے آسان ہو جاتا ہے۔ جب تک طالب مطلوب میں فنا نہیں ہو گا۔ تو وہ ہر حال و مقام سے بے خبر رہے گا۔ کیونکہ جس نے پایا محبت سے پایا۔ آپؒ نے فرمایا ہے کہ یار مجھے محبت سے ملا اور سوز و گداز میں دیکھا اُسکی لطافت احاطہ نہیں ہر ذرّے میں اُسکا ظہور ہے۔ آپؒ کی مرشد محبوب سے محبت کی ایک مثال پیش ہے کہ ایک دفعہ جناب بابا سائیں صاحبؒ نے امن پور میں آپ سے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ حضور داتا صاحبؒ سلام کیلئے جاؤں اور کچھ دن سیر کروں۔ اگر آپ اجازت دیں تو کچھ دن تک واپس آجاؤں گا۔ ہادی پاکؒ نے عرض کی کہ یہ آپکا مسکین آپکی محبت، مرضی اور رضا میں اپنا کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ لیکن آپکی جُدائی سے چین نہ آئے تو پھر کیا کروں۔ بابا سائیں صاحبؒ نے فرمایا کہ اے میرے راضی پتر میں جلدی آجاؤں گا اُداس نہ ہو ویں آپ کو پیار دلاسہ دے کر چلے گئے۔ آپ دو دن حضور داتا صاحبؒ رہے۔ اور

تیسرے دن نارووال شریف چلے گئے۔ اور پاڈن پاک کیلئے یہاں ایک گھڑی سال بھر کے برابر گزر رہی تھی۔ دو چار دن مشکل سے کٹے چین نہ آیا تو پیدل ہی پیچھے چل پڑے۔ سیدھی داتا صاحبؒ کی درگاہ اقدس پر پہنچے۔ سلام عرض کرنیکے بعد آپؒ محلہ بلال گنج گئے۔ جہاں بابا سائیں صاحبؒ پہلے قیام کرتے تھے۔ وہاں سے پتہ چلا کہ بابا سائیں صاحبؒ نارووال تشریف لے گئے ہیں۔ یہ وہ وقت تھا جب پاکستان وجود میں آنے والا تھا۔ لاہور میں مسلمانوں اور سکھوں کی جنگ ہو رہی تھی۔ قتل عام کی وجہ سے ہر سڑک اور گلی گلی لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ اور ٹرکوں میں مُردے لاد کر دریائے راوی میں پھینکے جاتے رہے۔ لیکن آپؒ گھبرائے نہیں اور ریلوے پٹڑی کے ساتھ ساتھ پیدل سفر شروع کر دیا۔ راستہ میں پانی کے سیلاب سے گزرتے گئے۔ کیونکہ اُس وقت سیلاب بھی آیا ہوا تھا۔ آپؒ لاشیں پانی میں تیرتی ہوئیں دیکھتے اور چلتے گئے۔ کئی جگہ پانی میں تیر کر گزرنا پڑا۔ آخر آپؒ تین دن میں نارووال شریف پہنچے آپؒ ناواقف تھے۔ اِسلئے وہاں سے پوچھا کہ پیر بہمن شاہ صاحبؒ کے دربار

پر جاتا ہے۔ اور آپؒ وہاں دربار پر پہنچ گئے علی احمد شاہ صاحبؒ وہاں
بیٹھے ہوئے تھے۔ علی احمد شاہ صاحب بابا محمد شفیع صاحبؒ کے طالب تھے
انہوں نے آپؒ سے پوچھا کہاں سے آئے ہو۔ آپؒ نے فرمایا لاہور سے
آیا ہوں اور بابا سائیں صاحبؒ سے ملنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بابا صاحبؒ
یہاں دو دن ہوئے آئے تھے۔ ایک رات قیام فرمانے کے بعد اپنی
دختر صاحبہ سے ملنے کیلئے اُنکے گاؤں تشریف لے گئے ہیں۔ آپؒ نے
پوچھا کہ وہ گاؤں کس طرف ہے۔ مجھے راستہ بتا دیجیئے۔ انہوں نے
بتایا کہ یہاں سے تقریباً چھ سات میل دور ہے۔ آپکو تکلیف ہوگی۔ آپؒ
نے فرمایا کہ تکلیف کی کوئی بات نہیں۔ آپؒ وہیں سے روانہ ہوئے اور
پوچھتے پوچھتے اس گاؤں پہنچ گئے۔ وہاں سے پتہ چلا کہ بابا سائیں صاحبؒ
آئے تھے دو دن رہ کر لاہور چلے گئے ہیں۔ آپؒ نے پھر وہاں سے
پیدل لاہور کا رُخ کیا۔ تین دن بعد لاہور آئے۔ اور داتا صاحبؒ سلام کرکے
بلال گنج گئے تو وہاں آپکی بابا سائیں صاحبؒ سے ملاقات ہوئی تو
بابا سائیں صاحبؒ نے پوچھا امین پور سے آئے ہو۔ آپؒ نے فرمایا کہ

سمن مالکے ناروول سے آپکے پیچھے پیچھے چلا آرہا ہوں بابا سائیں

صاحبؒ کو شدید احساس ہوا اور پُر درد ہو کر رو پڑے کہ اے میرے

عاشق بتر کیا تُو یہ جانتا ہے کہ میں تجھ سے جدا ہوں. اگر ظاہر میں تجھ سے

کوئی گھڑی ادھر اُدھر ہو جاؤں تو کیا ہوا. حالانکہ باطن میں میں تجھ

سے جدا نہیں تھا. اب آپ اتنی جی جدائی برداشت نہیں کر سکے. تو

جب میں دنیا سے پردہ پوش ہو جاؤں گا. تو پھر کیا کرو گے. آخر اِس

جسم کی قید سے باہر ہونا ہے. اِسلئے فراق کی وجہ سے اُداس نہیں ہونا

چاہیے تھا. اللہ سچے سائیں نے آپکو اتنی ہمت بخش دی کہ آپ نے

اس پُرکٹھن وقت میں تکلیف دہ راستہ پیدل عبور کیا. آپکی محبت اور عشق

کمال ہے ورنہ یہ کام انسانی طاقت سے بعید ہے. سُبحان اللہ عاشق

طالب ہو تو ایسا ہو. مگر آئندہ اِس طرح ہرگز نہ کرنا. آپکو تکلیف میں دیکھ کر

میرے دل کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے. اے طالب صدق وصفا راضی بارضا

پُر درد وباوفا فقیر پیارے پتر جب تُو نے دیا سر مجھکو پھر میں بھی ہو گیا. تجھ پر

دل فدا. تُو میرا ہے میں تیرا ہوں. تو مجھ میں ہے میں تجھ میں ہوں. تو

پھر نذدیکی دُوری کیا ہوتی ہے۔ اسلئے ہجر و صال عاشق کیلئے ایک جیسا ہوتا ہے۔ اللہ داتا آپکو درد محبّت و عشق باکمال میں ثابت قدم سدا سلامت رکھے۔ آمین۔ اچھا ہوا آپ آ گئے۔ حضرت داتا سخی فیض عالمؒ کا عُرس مُبارک آج سے ہو رہا ہے۔ چلو سب فُقراء ملکر بیٹھیں۔ داتا کے حضور حاضری دیں۔ اور ایک دوسرے سے پیار اور خدمت کریں۔ ان دِنوں دریائے راوی میں طغیانی یعنی سیلاب کیوجہ سے لاہور کے کچھ علاقوں میں پانی بھر گیا تھا۔ محلہ بلال گنج اور سخی داتا صاحبؒ کے مزار کے اِرد گرد پانی آیا ہوا تھا۔ جناب بابا سائیں صاحبؒ نے عُرس مُبارک اور ختم شریف محلہ بلال گنج محمد رشید سائیں جو بابا سائیں صاحبؒ کے طالب تھے اُنکی رہائش گاہ پر بمعہ طالبانِ حق و فقراء اکٹھے ہو کر رسم ادا کی۔ اور بعد میں امین پور تشریف لے آئے۔ چند سال بعد یہاں کے قریب لوگ فقیر کے پیار، حُسنِ سلوک و اخلاق اور شفقت سے مُتاثر ہوئے۔ اور فقیر کی دُعا سے مُرادیں ملنے کے سبب مُرید ہونے کا ارادہ ظاہر کرنے لگے اور بابا سائیں صاحبؒ نے اُنکو اپنے فقر میں قبول فرما کر کہا کہ میرے

اور راضیؒ سائیں میں کوئی فرق نہیں۔ ہم دو نہیں ایک ہیں۔ آپ کا
عقیدہ جس سے چاہے دستِ بیعت ہو سکتے ہیں ان میں سے چند کو بابا
سائیں صاحبؒ نے بیعت فرمایا اور ساتھ ہی اُن سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ
جو مجھے دیکھنے والا ہے وہ راضیؒ سائیں کو دیکھے۔ اسلئے کہ وہ مجھ میں گم
ہے۔ اور میں اُسی میں عیاں ہوں۔ بابا سخی محمد شفیع صاحبؒ باری
پاک کا فقر روشن دیکھنا چاہتے تھے۔ اور آپکا فقر روشن ہوا۔ نئی نوجوان نسل
آپؒ کا پیار و شفقت اور آپؒ کی محبت میں مائل ہو کر رفتہ رفتہ آپکی طریقت
میں آنے لگی۔ جوانی کے وقت ہی اللہ پاک کی محبت و یادِ حق کیطرف
دل کو لگانا یعنی ہر وقت رجوع اللہ ہو کے رہنے کی ہدایت کرتے رہتے۔
اسلئے کہ جوانی کی توبہ پیغمبری صفت ہے۔ یعنی کل وہم خداوند کریم کی رضا
و اختیار میں اپنے تمام ارادے اختیار سے بے اختیار ہو کر خود پرستی اور
غیر اللہ دیکھنے سے توبہ کرنی ہے۔ کچھ عرصہ بعد بابا سائیں صاحبؒ کو خیال
آیا کہ راضیؒ سائیں کب تک دور سے پانی لاتے رہیں گے یہاں پانی
کا کنواں ہونا چاہیے۔ اپنے ماننے والوں سے فرمایا کہ یہاں ایک کنواں

لگوادو۔ انہوں نے کنواں لگوایا تو اُسکا پانی نمکین اور کڑوہ نکلا۔ یعنی پانی پینے کے قابل نہیں تھا۔ اس سے صرف کپڑے اور برتن صاف کیے جا سکتے تھے۔ لیکن پھر بھی آپؒ وہ پانی مالک کی رضا سمجھ کر سات سال تک پیتے بھی رہے۔ بابا سائیں صاحبؒ پہلے ہی نازک طبع تھے۔ اس لئے صحت پر پانی نے مضر اثر ظاہر کیا۔ ہادی پاک اور بابا سائیں صاحبؒ بیمار رہنے لگے۔ سخی بابا سائیں صاحبؒ کو سینے کی تکلیف اور کھانسی رہتی تھی۔ اور یہی علامت ہادی پاک کو بھی ظاہر ہونے لگی۔ اور ایک دن ہادی پاک بابا راضی سائیں نے بابا سائیں صاحبؒ سے عرض کی کہ یا مالک محسوس ہو رہا ہے کہ مجھے سانس کی تکلیف دمہ شروع ہو رہا ہے۔ تو بابا سائیں صاحبؒ نے فرمایا کہ پُتر! سچے سائیں سے مانگا تو ہے ہادی پاک اس بات پر خوش ہوئے کہ سچے سائیں سے مانگی ہوئی چیز میرے لئے اعلیٰ نعمت ہی ہے۔ بابا سائیں صاحبؒ کو خیال آیا کہ اللہ پاک میٹھا پانی دے۔ اس خیال سے دوسری جگہ کنواں کھودا گیا۔ اس امید پر کہ شاید اللہ پاک میٹھا پانی دے دے۔ آستانہ کے ساتھ

پھر ایک اور کنواں کھودنے کا نشان یعنی ٹپہ بابا راضیؒ سائیں نے

اس دعا کے ساتھ لگایا کہ :-

اللہ مِٹھا کھوا کھٹا دے　　پانی پاک پلائیں یار

پیون جتی سرد ہووے دل سینہ　　لذت دار بنائیں یار

چڑی جناور راہی مسافر　　پی کر دین دعائیں یار

گھر فقر دا خاص امن پور　　وسدا ویکھ سدائیں یار

عاشق اپنا راضی رکھیں　　روح رمز لائیں یار

اور آپؒ کی یہ دعا قبول ہوئی۔ اللہ پاک نے ٹھنڈا میٹھا پر لذت پانی عطا فرمایا۔ اس چشمہ صحت وشفا سے لوگ غسل کرتے اور ٹھنڈا پانی پی کر پیاس پوری کرتے ہیں۔ اَلحمدُللّٰہ اللہ فقیر کا شکر ادا کرتے ہیں۔

ایک دن بابا سائیں صاحبؒ لاہور تشریف لے گئے۔ اور ہادی پاک بابا راضیؒ سائیں صاحبؒ کو سانس کی شدید تکلیف شروع ہو گئی۔ آپکے پاس دو پیر بھائی بھی رہتے تھے۔ اُن میں سے ایک نے ضد کی وجہ سے بابا راضیؒ سائیں صاحبؒ سے کہا کہ آپکو بابا سائیں صاحبؒ نے بد

دُعا دی ہے۔ تب یہی یہ حال ہُوا ہے اور آپؒ نے دل ہی دل میں کہا
اگر سخی پاکؒ نے مجھے بددُعا دی ہے تو وہ بھی میرے لئے دُعا ہی ہے
کیونکہ مُرشد دُعا ہی دیتا ہے بددُعا نہیں دے سکتا۔ دو تین دن بعد بابا
سائیں صاحبؒ واپس آئے اور آپکی حال پُرسی وداد جوئی کی اور
پُوچھا کہ اے راضی پُتر! کیا میں نے آپکو بددُعا دی ہے۔ تو بہاری پاک
بابا راضی سائیں صاحبؒ نے عرض کی کہ نہیں سخی مالکؒ یہ کیسے ہو سکتا
ہے کہ آپ مجھے بددُعا دیں۔ اگر آپ بددُعا بھی دیں تو وہ بھی میرے
لئے دُعا اور کافی شفا ہو گی۔ پھر بابا سائیں صاحبؒ نے فرمایا کہ پھر یہ لوگ
کیوں ہمارے پیار میں حسد کی وجہ سے نفاق ڈالنے کی کوشش کر رہے
ہیں۔ پھر آپؒ اُن سے مخاطب ہوئے جنہوں نے یہ بات کہی تھی کہ تم
نے ہماری محبت میں نفاق ڈالنے کی کیوں نا کام کوشش کی ہے۔
اسلئے اب آپکو یہاں رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ جاؤ اگر فقیر ہونا ہے
تو ہم سے دُور کسی اور جگہ چلے جاؤ۔ اُنہوں نے مُعافی طلب کی کہ
آئندہ ہم نفاق دوئی اور بغاوت کی باتیں نہیں کریں گے۔ اور ہم توبہ

کرتے ہیں۔ بابا سائیں صاحبؒ نے انہیں معاف فرما دیا پھر آپؒ نے بابا راضیؒ سائیں صاحبؒ سے فرمایا کہ بیٹے! یہ مرض ہٹے نہ ہٹے مگر علاج جاری رکھیں۔ ہر حال میں اپنے مالکِ حقیقی کی رضا و مرضی پر راضی رہیں۔ اور اس طرح وقت گزرتا رہا۔ بابا سائیں صاحبؒ کو خیال آیا کہ گیارھویں شریف اور سچے سائیں صاحبؒ کی چودھویں شریف کے علاوہ گندم کی کٹائی کے موسم میں کوئی ایک دو دن مقرر کریں کہ یہاں کے لوگوں کے رزق سے خیر نکلنے کا سبب بنے۔ تاکہ انکے مال میں برکت اور رزق کشادہ ہو۔ اور انکو اللہ کی راہ میں خرچ کرنیکی عادت پڑے۔ اور ماہ جیٹھ کی نودس تاریخ مقرر فرمائی۔ اور یہاں کے عقیدت مند فقرا طالبان آٹا اور دال وغیرہ لے آتے۔ اور میلہ جیٹھ منایا جاتا رہا۔ یہ میلہ آہستہ آہستہ بڑھتا ہی گیا۔ اور بڑے میلے کی صورت اختیار کر گیا۔ اس میں فقرا، طالبان کے علاوہ تمام خاص و عام حاضر ہو کر محبت و خدمت کرتے۔ اور فیضِ دعا حاصل کرتے۔ اور دال بھنڈارا کھاتے۔ کچھ عرصے بعد بابا سائیں صاحبؒ کو تکلیف زیادہ ہو گئی۔ اور کھانسی کے ساتھ منہ سے خون آنے لگا۔ اور بہت

کمزور ہو گئے آپؒ نے بابا راضیؒ سائیں صاحبؒ سے فرمایا کہ مجھے شہر لاہور لے چلو کیونکہ وہاں علاج کی سہولت میسر ہے اور آپکو لاہور محلہ بلال گنج لے گئے وہاں آپکے طالب سیّد علی احمد شاہ صاحبؒ آپکی تکلیف کا سن کر نارووال سے آئے ہوئے تھے۔ سیّد علی احمد شاہ صاحبؒ نے پہلے بھی آپکی خدمت میں یہ سوال پیش کیا تھا کہ آپکی ڈھیری مبارک میرے آستانہ پر بنے۔ میں مسکین سیّد ہوں آپ سخی ہیں۔ میرا یہ سوال پورا ہو۔ تو آپؒ نے اُن سے فرمایا جب وہ وقت آئے تو ایسا کر لینا۔ میں آپکا سوال رد نہیں کرتا۔ اِدھر ہادی پاک بابا راضیؒ سائیں صاحبؒ کا بھی یہی خیال تھا کہ میرے مرشد سائیں کی ڈھیری مبارک یہاں امین پور میں بنے گی۔ آپکا یہ خیال دیکھ کر بابا سائیں صاحبؒ نے فرمایا کہ اے راضیؒ پتر! انہوں نے سوال کیا ہے کہ میری ڈھیری نارووال میں بنے۔ یہ سیّد کا مال ہے آلِ نبیؐ اولادِ علیؑ ہے۔ اِسلئے اِسکا سوال رد نہیں کیا جا سکتا۔ سو یہ مٹی کی مٹھ (یعنی جسم مبارک) جو نارووال ہی سے ہے وہیں ہی جانے دو۔ اور میرا رُوح تیرے بیچ تیرے اندر سے بولے گا۔ اور باتیں کرے گا۔

پھر ہادی پاک بابا راضیؒ سائیں صاحبؒ نے عرض کی کہ ستی مالکن میں

بھی وہاں نارووال آپ کے قدموں میں رہوں۔ تو بابا سائیں صاحبؒ نے

فرمایا کہ ایسا نہیں کیونکہ امن پور آپکا نشان اور دربار ہو گا۔ اور آپکا فیض

قیامت تک جاری رہے گا۔ بابا سائیں صاحبؒ ہادی پاک بابا راضیؒ سائیں

صاحبؒ کے ساتھ چودہ سال اکٹھے رہے۔ اور جب اس فانی جہان سے

کوچ کرنے کا وقت قریب آنے لگا۔ تو بابا سائیں صاحبؒ نے محلہ بلال

گنج رہائش پر سب طالبان فقرا کو بلایا اور سب سے مخاطب ہو کر فرمایا

کہ میرے پیچھے باتیں نہ کرنا۔ جو بات کرنی ہے میرے سامنے کرو۔ اُن

میں سے ایک طالب بولا کہ جی ہم نے تو کچھ بھی نہیں دیکھا۔ تو آپؒ نے

فرمایا کہ یہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے یہ کیا ہے۔ تو وہ بولا کہ یہ تو مخلوق

ہے۔ آپؒ جلال میں آ کے بولے کہ میں نے تو تم کو خالق دکھایا اور بتایا

تھا۔ اور تم ابھی تک مخلوق کو دیکھ رہے ہو۔ اتنے میں آپؒ اپنی چارپائی

سے اُٹھے اور بابا راضیؒ سائیں صاحبؒ سے فرمانے لگے کہ مجھے امن پور

لے چلو۔ کیونکہ یہ مکان بھی مخلوق کا ہے۔ وہیں لے چلو جہاں مالک و

خالق خداوند پاک کی جگہ ہو میرا ان مخلوق پرستوں سے کوئی تعلق نہیں جب انہوں نے آپکا جلال دیکھا تو ڈر کر معافی مانگی اور توبہ کی کہ آپؒ مجھے معاف فرما دیں میں غلطی پر ہوں تو آپؒ نے معاف فرما دیا۔ اور جلال سے حال جمال میں آ گئے پھر آپؒ نے فرمایا کہ اگر کوئی تصویر بنانی ہے تو کوئی فوٹو گرافر لے آؤ۔ اور فوٹو گرافر نے آپکا بمعہ طالبان فوراً گروپ فوٹو لیا۔ اسکے علاوہ آپکی اور کوئی تصویر نہیں تھی۔ اسی رات ایک دو بجے کے درمیان آپکا حق سے وصال ہوا۔ اور وصال سے پہلے بڑی پاک بابا راضی سائیں صاحبؒ آپؒ کے پاس موجود تھے۔ اور آپؒ نے بڑی پاک بابا راضی سائیں صاحبؒ کو اشارہ کیا کہ آپ دوسرے کمرے میں چلے جائیں اور سو جائیں۔ بابا سائیں صاحبؒ کے حکم و امر سے آپؒ دوسرے کمرے میں لیٹ گئے اور نیند آ گئی۔ خواب میں دیکھ رہے ہیں کہ مولا پاک حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ تشریف لائے ہیں۔ اور بابا سائیں صاحبؒ سے فرما رہے ہیں کہ اے قلندر علی، آؤ میرے ساتھ نجف شریف چلتے ہیں اور آپؒ مولا پاک حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے ساتھ روانہ

ہو گئے ہیں۔ اتنے میں آپؒ جاگ اُٹھے۔ اور بابا سائیں صاحبؒ کے کمرے میں گئے۔ حق موجود بلایا۔ تو دیکھا کہ آپؒ اس پنجرے سے پرواز کر گئے ہیں اور ہر جگہ سدا موجود ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۵ (حضرت سخی سائیں بابا محمد شفیع صاحبؒ عرف قلندر علی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ نارووالی ضلع سیالکوٹ چودھویں کافی سے قادری خاندان حضرت سخی غوث پاک محبوب سبحانی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کے درویش ہیں۔ فیض حضرت سخی سائیں قبول محمد صاحب ثانی رحمۃ اللّٰہ عَلَیْہ درازہ شریف سے جاری ہوا۔ یوم پیدائش مورخہ 16 اکتوبر 1892ء ہے۔ اور مورخہ 2، 3 رمضان المبارک ۱۳۷۶ھ بروز بدھ جمعرات کی درمیانی شب کے دو بجے حق ہوئے۔ 3، 4 اپریل 1957ء)

دوسرے دن آپکے جسم مبارک کو غسل دیا گیا۔ اور وہاں سے سخی داتا صاحبؒ کا طواف کرایا گیا۔ اور نماز جنازہ ادا کی گئی وہاں سے بکس میں رکھ کر لاہور سٹیشن پہنچ کر ایک ڈبہ بک کروایا گیا۔ اور اُس میں تیسرے پہر (تقریباً چار بجے) نارووال شریف پہنچے۔ اور وہاں سے سیّد علی احمد شاہ صاحبؒ کے آستانہ پر آپکی آخری آرام گاہ بنائی گئی۔ اور ہادی پاک بابا رافضی سائیں صاحبؒ اُمن

پورشریف تشریف لے آئے۔ اور تنہائی میں عشق کے مرض، درد سوز،

دکھوں اور مصیبتوں میں فراق کی زندگی بسر کرنے لگے۔ کیونکہ آپؒ اہلِ بلا

ہیں یعنی دکھ اور مصیبت کو پسند کرنیوالے ہیں۔ ایک دفعہ دو حکیم آپکے پاس

آئے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم آپکا علاج کرتے ہیں۔ ان دونوں نے

آپس میں مشورہ کیا کہ اس درویش کے سینے میں بلغم کی جھلی بنی

ہوئی ہے۔ اس کو دوائی کے ذریعے باہر نکالنا ہے۔ ایک حکیم نے کہا کہ میں

نکالتا ہوں۔ تو اس نے کوئی ایسی دوائی پانی میں ملا کر پلائی کہ دوائی

پیتے ہی آپکو قے (الٹی) آنی شروع ہو گئیں۔ یہاں تک کہ ساتھ خون آنا

شروع ہو گیا۔ دوسرا حکیم کہنے لگا کہ تم نے درویش کیساتھ یہ کیا ظلم کیا۔ اب

اسکی یہ الٹیاں بند کرو۔ اس نے کہا کہ اب یہ مجھ سے بند نہیں ہو سکتیں۔ تو

دوسرے حکیم کے پاس کوئی ایسی ٹھنڈی دوائی تھی۔ اس نے پانی میں

ملا کر پلائی۔ تو آپکو قے آنا رک گئیں۔ اور آپؒ بہت ہی کمزور اور ضعیف الحال

ہو گئے۔ وہ حکیم بھاگ گئے۔ اسکے علاوہ بہت علاج کراتے رہے۔ بے شمار

دوائیاں کھائیں۔ مگر وہ مرضِ محبت برقرار رہا۔ آپؒ مردِ خدا تھے۔ اور اپنی

جاتے۔ ہم کو بتایا جاتے تھے اگر کوئی منتی کے بارے میں پوچھتا تو فرماتے کہ اللہ پاک کا شکر ہے۔ یہ بھی نہیں کہا کہ مجھے بہت تکلیف ہے۔ یہاں کے کچھ جاہل لوگ بہت تنگ بھی کرتے تھے ایک دن ایسا بھی ہوا کہ آپؒ آستانہ چھوڑ کر ناصر گنج کی طرف شیشم (ٹاہلی) کے درخت کے نیچے سترہ دن تک رہے۔ کسی کو یہ احساس نہ ہوا کہ یہ درویش آستانہ چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ آخر وہ جو تنگ کرتے تھے۔ اُنکے گھروں میں ایک لاذوا مرض نے حملہ کیا۔ اور تمام بیمار پڑ گئے۔ یہاں تک کہ ہسپتالوں میں لے جایا گیا۔ لیکن مرض کا پتہ نہ چلے کہ مرض کیا ہے۔ پھر اُنکو خیال آیا کہ شاید اس درویش کو ہم نے دُکھ دیا ہے۔ اور اُسکی آہ سے ہمیں کوئی سزا ملی ہے۔ چلو اُن سے معافی مانگتے ہیں۔ اور اُن سے دُعا لیں۔ وہ آپؒ کے پاس آئے معافی مانگی اور آستانہ پر لے آئے۔ اور عرض کی کہ یہ آپؒ کا آستانہ ہے۔ ہم کبھی بھی آپکو تنگ نہیں کریں گے۔ آپؒ یہیں رہیں۔ آپؒ نے اُنکے حق میں دُعا کی اور اُنکی بلا ٹل گئی ایک اور واقعہ ہے کہ ایک آدمی کو اُسکے دو مخالف اُسے قتل کرنے کیلئے

اُسکے پیچھے لگ گئے۔ وہ آدمی بھاگتا ہوا آستانہ پر آیا۔ اور وہاں بنی ہوئی جھونپڑی میں پناہ لینے کیلئے گھس گیا۔ ہادی پاک بابا راضی سائیں صاحبؒ نے دیکھا۔ اور پوچھا کہ تم کون ہو اور اندر کیوں چھپ رہے ہو۔ اُس نے جواب دیا کہ جناب دو آدمی مجھے قتل کرنیکی نیت سے میرا پیچھا کر رہے ہیں۔ مجھے پناہ چاہیے۔ تو آپؒ نے فرمایا کہ پناہ چاہتے ہو تو باہر آؤ۔ اور میرے ساتھ آکر بیٹھو۔ وہ آدمی آپکے قریب بیٹھ گیا۔ اتنے میں وہ دو آدمی بھی آپہنچے۔ ایک کے پاس رائفل تھی۔ اور دوسرے کے پاس سوٹا تھا۔ رائفل والے نے آتے ہی اُس آدمی کی شاہ رگ پر رائفل کی نالی رکھ کر فائر کر دیا۔ اور اللہ کے حکم سے گولی سائیڈ سے نکل گئی پھر اُس نے دُوسرا فائر کیا۔ تو گولی مس ہوکر رائفل کے اندر پھنس گئی۔ اور خوفزدہ ہوکر اُس آدمی نے رائفل کی نالی کو پکڑ لیا۔ اور سوٹے والے نے سوٹا چلایا۔ تو وہ ہادی پاک سخی راضی سائیں صاحبؒ کے حقے کو لگا۔ تو حقے کے ساتھ سوٹا بھی ٹوٹ گیا۔

ہادی پاک بابا راضی سائیں صاحبؒ نے اللہ علی کا نعرہ لگا دیا۔ اور اُن سے فرمایا کہ اے دُنیا کے کتو دُور جا کر لڑو۔ وہ کافی دیر ہاتھا پائی کرتے

رہے۔ حتیٰ کہ وہ برہنہ ہو گئے۔ جب وہ لڑ لڑ کر تھک گئے۔ تو ہادی پاک بابا رانی سائیں صاحبؒ سے کہنے لگے کہ ہمیں چھڑوا دو۔ ہم معافی چاہتے ہیں۔ آپؒ نے فرمایا میں آپکو نہیں چھڑواتا لڑ لڑ کے مرو۔ اتنے میں ایک بابا نماز پڑھنے کیلئے آیا۔ تو اُس نے بابا جی سے کہا کہ آپؒ کہیں تو میں ان کو چھڑوا دوں۔ تو آپؒ نے فرمایا کہ چھڑوا دو۔ اور ان سے کہو کہ یہاں سے دُور چلے جائیں۔ میرے نزدیک نہ آئیں۔ تو اُنکو چھڑوا کر کہا کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ جس نے پناہ مانگی تھی وہ آپکے پاس آگیا۔ آکر سجدے میں پڑ گیا۔ معافی طلب کی اور آپؒ کا مُرید ہو گیا۔ پھر وہ دونوں بھی آپؒ کے پاس آئے۔ اور معافی مانگی اور کہا کہ ہم غلطی پر تھے۔ ہمیں معاف فرما دیں آپؒ نے اُنکو معاف فرما دیا۔ اور اُنکی صُلح کرا دی۔ اُنہوں نے مُرید ہونے کا اصرار کیا۔ تو آپؒ نے اُنہیں دستِ بیعت کیا۔ اور سلوک پیار میں رہنے کی تلقین فرمائی۔ بابا سائیں صاحبؒ کے وصال کے بعد آپ پر درد حال وارد ہونیکی وجہ سے کلام عارفانہ بیان کرنے لگے۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ جب میں لاہور شریف میں سردار سخی مخدوم علی ہجویری حضرت داتا

گنج بخش فیض عالم کی درگاہ اقدس میں فیض عشق حاصل کرنیکی نیت سے حاضر ہوا تو یہیں سے ہی اپنا مقصد یعنی مرشد مطلوب کو پا لیا۔ آپ سے آتا ہے کہ ناقصوں کے پیر کامل نے میرا سوال پورا فرمایا اور اپنے صوفی قادری فقر کے فیض سے مستفیض فرما کر اللہ کریم کی درگاہ کے دوستوں میں مجھے شامل کیا۔ آپؒ کے طریقت میں پیر و مرشد صوفی قادری قلندر سخی فقیر حضرت بابا محمد شفیع صاحب المعروف قلندر علی درازیؒ ہیں۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ ہادی مرشد نے مجھے کفر و اسلام اور تمام مذہبوں کی قید سے آزاد کیا۔ اور وحدت حقیقی کا جام پلایا۔ آپؒ گاہے بگاہے اپنے ہادی مرشد کی تعریف میں فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ہادی محبوب جیسا بے ریا سچا فقیر پُر نور شفقت والا اور پُر محبت مخلص درویش کوئی نہیں دیکھا۔ جس نے مجھے اپنی ہستی سے نکال دیا۔ اور اللہ کے عشق و محبت میں سرمست بنا دیا۔ اب میں سوائے اللہ کچھ نہیں جانتا۔ جو پہلے تھا وہی پایا جو ایک دم بھی جدا نہیں ہو سکتا۔ چودہ طبق کے اندر باہر حی القیوم قدیم بس رہا ہے۔ الحمد اللہ سب تعریف ذات حق کیلئے ہے آپ ہی دیکھتا سنتا جو

چاہتا ہے کردُ الثا ہے۔ اللہ باقی ومن کل فانی ؏

اِس دیوان دردِ عشق میں آپ کے کلام عارفانہ سے ہی فقیرانا فن و رموز
تصوف واشارات لطیف ہیں جو طالبان حق کیلئے ہدایت مُفید، عارفوں
کیلئے فرحت، دردمندوں کیلئے دِلداری، درویشوں کیلئے دِل ریش،
عاشقوں کیلئے لذّت، زاہدوں کیلئے زیادت، عام کیلئے دِلچسپی، اور
خاصان خدا میں یہ کلام مقبول پایا جاتا ہے۔ جیسے اللہ کریم کے پیارے
دوستوں صوفیائے اکرام سے آپ کے پیر مُغان منصور آخر الزمان حضرت
سچل سرمستؒ، حضرت امام بھٹائی لعل لطیف صاحبؒ، حضرت بُلّھے
شاہ صاحبؒ، خواجہ غلام فرید صاحبؒ اور حضرت سُلطان العارفین باہُو با
خُدا صاحبؒ کے کلام میں معرفت کے موتی بھرے پڑے ہیں۔ اِسی
طرح اِس محقق درویش کا کلام بھی ان کے کلام کے ساتھ مِلتا جُلتا
واضح ہوتا ہے یہ آپ ہر سال حضرت داتا گنج بخش فیض عالم کے عُرس
مبارک پر دو دِن دو رات بمعہ طالبان فُقراء حاضری دیتے رہے ہیں
اور رات کو ایک دو بجے درگاہ شریف کے اندر تشریف لے جاتے۔ اور

عُرس کے بعد جب کبھی لاہور شریف جاتے تو داتا سخی صاحبؒ کی سیڑھی پر سلام کرتے۔ اور اندر نہیں جایا کرتے تھے۔ صرف عُرس مُبارک کے موقعہ پر ہی اندر جایا کرتے تھے۔"

اب یہ بندہ مسکین محمد یعقوب المعروف فقیر سائیں خیال خُدائی اپنا حال و خیال تحریر میں لا رہا ہُوں کہ مجھے ہادی پاک سخی راضیؒ سائیں صاحبؒ نے اپنے فقر میں اپنے ساتھ کس طرح پیوست فرمایا۔ اسی دوران اس مسکین خیال خدائی کے ساتھ آپؒ کا خط و کتابت کے ذریعے غائبانہ تعارف ہوتا رہا۔ اور بظاہر کوئی مُلاقات نہیں ہُوئی تھی ہادی پاک سخی سائیں راضیؒ فقیر کے دل میں خیال تھا کہ اس خط لکھنے والے شخص سے مُلاقات ہونی چاہیے۔ اور اس مسکین کو بھی آپ سے ملنے کی جُستجو اور دیدار وصل کی آرزو ازل سے ہی دل میں جاگزین رہتی تھی۔ آپکو دیکھنے کیلئے دل بہت بے قرار رہتا۔ اور اسی انتظار میں وقت گُزر رہا تھا۔ کہ جلد از جلد آپؒ سے مُلاقات ہو۔ ایک رات آپؒ نے اس مسکین کو خواب میں زیارت عطا فرمائی۔ اور مُخاطب ہو کر فرمانے لگے

کہ آپ جو یہ ہنڈیا پکار رہے ہیں۔ اس میں اور کوئی چیز نہ ڈالیں۔
کیونکہ میں اس میں موجود ہوں۔ یہاں ہنڈیا سے مُراد دِل ہے۔
آخر انتظاری، بیقراری و فراق کے کئی سالوں بعد وصلِ یارِ محبوب
کے دیدار کے دِن قریب آئے۔ اور آپ جناب نے خط ارسال
فرمایا۔ کہ میں جلد سندھ شریف آرہا ہوں۔ اور ساتھ یہ بھی تحریر فرمایا کہ تُم
مجھے اسٹیشن پر لینے کیلئے آجانا۔ اور جب آپ تشریف لائے۔ تو
بندہ مسکین، ایک اور آدمی جو میرے ساتھ تھے۔ یہ میری آپ سے
پہلی مُلاقات تھی۔ آپکے درشن دیدار، قُرب پیار و شفقت سے
سرفراز ہُوا۔ صُورت حق سُبحانی، پاک پیشانی، نُور بھرے نین،
نورانی نظر سے نظریں مِلا کر۔ سِک محبّت سے سینے لا کے دل
رُوح جگر میں سما گئے۔ دیکھتے ہی آپکی مُحبّت میں محو مَدہوش
ہو گیا۔ اور آپکی ذات پاک صُورت کے سِوا کچھ یاد نہ رہا۔ آپکی
پاک محبّت عشق کا تاب برداشت کرنیکے سبب آتے ہی مجھے
شدید بُخار ہو گیا۔ آپ صُبح ہونے سے پہلے میری ہمدردی کیلئے

تشریف لائے۔ اُسوقت مجھے کوئی ہوش نہ تھا۔ آپ نے آتے ہی میرے سر کو دبانا شروع کیا۔ اور آپ نے پیار شفقت سے مجھے صحیح الحال کیا۔ اور اُسی وقت اپنا دست بعیت کر کے ذکر ذاتی سے نوازا۔ اور نام فقیر خیال خدائی عطا فرمایا۔ مخصوص راز رموز کی باتوں سے آگاہی فرمائی۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ آپکا دل اب دُنیا میں نہیں لگے گا۔ جب جب آپ اُداس ہوویں جلدی میرے پاس امین پور شریف پہنچ جاویں۔ اور میں آپکے انتظار میں بیقرار رہونگا۔ پھر کچھ دنوں کے بعد شہباز پور سے آپ نے واپسی کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ تو ہم کچھ فقرا، طالبان نے آپکو میر پور ماتھیلو سٹیشن سے لاہور آنے والی گاڑی میں بٹھا دیا۔ جب گاڑی چلنے لگی تو آپ ڈبہ کے دروازے میں کھڑے ہوئے تھے۔ آپ کو دیکھ کر میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل پڑے۔ جب آپ آنکھوں سے اوجھل ہوئے۔ تو میں جُدائی کا صدمہ برداشت نہ کر سکا۔ اور رو پڑا۔ ساتھ والے فقراء مجھے پیار دلاسہ دے کر

واپس لے آئے۔ مگر دل بہت اُداس اور بیقرار رہنے لگا۔ اور آپکے پیچھے پیدل آنے کا ارادہ کرلیا۔ اُن دنوں ماہ جیٹھ کا مہینہ تھا۔ عید ۔ اٹھارہ دن رہ گئے تھے۔ وہاں کے فقراء اور دوستوں نے مجھے روکا اور کہا کہ کچھ دن صبر کرو۔ پھر اکٹھے میلہ پر چلیں گے۔ میں نے اُنکی بات مان لی۔ اور فراق کا یہ ایک ایک دن میرے لئے سال کے برابر گزر رہا تھا۔ جب آپ امن پور شریف پہنچے تو ایک خط ارسال فرمایا جسکی تحریر حسب ذیل ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

بخدمت المحبت، طالب الحق، نورِ خدا۔ جب تُو نے دیا ہے سر مجھے۔ پھر میں بھی ہو گیا تجھ پہ دل فدا۔ مُخلص تیرا مسکین ہوں۔ تو جانتا اس حال کو۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا راضی ہے مست دیوانہ سدا۔ دیدہ بوسی بعد اس فراق میں وصال کا عرض یہ ہے کہ۔ جس وقت آپ نے گاڑی میں اس غریب کو عشق کا قیدی بنا کر سوار کیا۔ اُسوقت سب سنگت کی طرف میں نے دیکھا۔ تو دو تین بندوں

کے سوا ہر ایک کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اور گاڑی چلنے کے وقت درد فراق وچھوڑے کی وجہ سے خود جناب کی حالت خدا خوب جانتا ہے۔ اور مجھے بھی اندر سے آواز آئی کہ دیکھ۔ اب عاشق کا ہمارے عشق نے کیا حال بنا دیا ہے۔ جو کہ آپ شکستہ دل ہو کر ظاہراً اور چھپکے میں بے اختیار روتے رہے۔ پھر کچھ عرصہ بعد آہستہ آہستہ اللہ پاک نے اپنی رحمت میں لے کر میرے دل جانی محبوب کو کچھ سکون دیا ہے۔ اے میرے جان وفا اب میری بے کسی آپ دیکھ کہ عشق میری حالت کیا کر رہا ہے۔ قسم ہے تیری ذات پاک کی جب تک یار سامنے نہ آئے گا۔ تب تک ہجر کی آگ میں تڑپنے کے سوا اور کوئی علاج ہی نہیں ہے "

یہ خط جب مجھے موصول ہوا۔ تو انتظار و اضطراب، تڑپ و بیقراری میں اور اضافہ ہوا۔ اور آپکی یاد محبّت کے سوا ہر چیز سے لاتعلق، بے خبر بیگانگی اور یگانگت میں تنہائی اختیار کی۔ اسی انتظار میں رہا کہ جلدی میرا مالک مجھے میرے محبوب مرشد سے ملا دے۔ آخر یہ انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں۔ اور ہم میلہ ماہ جیٹھ 1958ء سے ایک دن پہلے بمعہ

جماعت فقرا، دوستان امن پور شریف آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو
گئے۔ آپ فرداً فرداً سب فقراء سے ملے۔ اور آخر میں مجھ مسکین سے ملے۔ اور
گلے لگالیا۔ اور فرمانے لگے۔ آ گئے ہو میرے عاشق محبوب۔ اس مسکین نے
عرض کی کہ جی میرے مالک یہ آپکا غلام خادم آپکی خدمت اقدس کیلئے حاضر
ہے۔ اسکے بعد بٹھایا گیا۔ اور سب سے پیار کیا گیا۔ میلہ مبارک شروع ہوا۔ اور یہاں
کے قریبی فقرا۔ طالبان بھی اکٹھے ہوئے۔ دو دن میلہ مبارک جاری رہا۔ اور
تیسرے دن الوداعی محفل فقرا، طالبان حق منعقد ہوئی۔ جس میں آپ نے
نصیحت و ہدایت کی باتیں اپنے طالبان سے کیں۔ اور محفل کے بعد آپ
نے سوال کیا۔ کہ میری صحت ٹھیک نہیں رہتی۔ اور بیمار حال رہتا ہوں۔
اور میرا اللہ پاک کے سوا یہاں ہمدرد و محرم راز کوئی نہیں۔ اسوقت فقرا،
طالبان میں سے کوئی ایسا درد محبت کا طالب عاشق جس کا دنیا میں سوائے
رب کریم کے اور کوئی دوست نہ ہو۔ اور تمام جہان سے بیگانہ ہو۔ جو دکھ درد
حال میں میرا ساتھ دے۔ اور عشق وفا کرے۔ اس سوال پر سب خاموش
رہے۔ اور اسوقت بندہ مسکین نے عرض کیا کہ ہادی مالک! یہ مسکین آپکا

آپکی خدمت محبت کیلئے جان و دل سر ساہ فی سبیل اللہ حاضر ہے۔ اور تا
دم حیات آپ سرکار کی محبت، دکھ سکھ، ہر حال میں ہمیشہ ساتھ رہے
گا۔ باتوفیق اللہ کریم۔ انشا اللہ۔ آپ اس بات پر بہت خوش راضی ہوئے
اور فرمایا کہ یہی تو میں چاہتا ہوں۔ کہ فقیر خیال خدائی ہی میرے
پاس ہو۔ پھر ساتھ ہی فرمایا کہ فقیر خیال خدائی بہت محبت میں مجھ
پر قربان ہوئے ہیں۔ اور میرے پیار عشق حق کے سوا اور کچھ نہیں
چاہتے۔ تو میں بھی اس سچے طالب عاشق کی دل سے قدر کرتا ہوں۔
یہ میرا ہے۔ میں اس کا ہوں۔ خیال و مجھ میں کوئی فرق نہیں۔ جو
مجھے دیکھے۔ وہ خیال کو دیکھے۔ کیونکہ طالب مطلوب دو نہیں
ایک ہے۔ اس لئے کہ دونوں کی حقیقت ایک ہے۔

اب سب کو اجازت ہے جس نے جانا ہے تیاری کرو۔ اس
کے بعد آپ نے تمام مہمان فقرا، طالبان کو الوداع کیا۔ اور
ہم دونوں طالب مطلوب یہاں تنہائی میں اکھٹے رہنے
لگے۔ اور آپ نے مجھے حقانی صحبت، محبت، وحدت اور حقیقی

اسرار و رموز سے آگاہ فرماتے رہے۔ آپؒ نے مجھے کلام تصوف کشف المحجوب جو کہ حضرت داتا گنج بخشؒ کی تصنیف ہے اسکا درس دینا شروع کیا۔ اسلئے کہ جو طالب حق ہو اور اللہ پاک کی طرف سے جسکے نصیب میں فقیری ہو تو کشف المحجوب کا درس اُس کیلئے کامل مُرشد کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس کلام کا درس جاری رہا۔ اسکے علاوہ جب کبھی مجھے اُداس دیکھتے تو فرماتے چلو داتا صاحبؒ سلام کرنے کیلئے چلتے ہیں۔ اور آپؒ کا فرمان تھا کہ جب کسی شہر میں داخل ہوں تو سب سے پہلے شہر کے مالک کو سلام کرنا چاہیے اسکے بعد جدھر جانا ہو جائیں اور وہ شخص اُس شہر کے مالک کی حفاظت اور نظر میں رہے گا۔ اسلئے کہ جب کبھی لاہور آنا مقصود ہو تو پہلے لاہور کے مالک حضرت داتا گنج بخش فیض عالمؒ کی درگاہ پر سلام کریں۔ اور پھر اپنے ذاتی کام کریں۔ حضرت داتا گنج بخش فیض عالمؒ کے سلام کے بعد ہم حضرت مادھو لعل حُسین شاہ صاحبؒ کے مزار پر بھی گئے۔ اور وہاں سلام کیا۔ اور مجھے فرمایا کہ دیکھو سچے عشق اور محبت کے سبب عاشق محبوب کی اکٹھی قبریں ہیں تیرے ساتھ بھی یہی راز عشق ہے۔ جیسا کہ پہلے مادھو

رہتا ہے۔ اور سائیں محمد فقیر گھوڑہ صاحبؒ اپنا کلام اپنے فقراء طالبوں سے ساری رات سنتے رہتے تھے۔ یعنی ساری رات بیدار رہتے۔ اور ہادی پاک بابا راضی سائیں صاحبؒ کو مہمان جان کر آپؒ کیلئے ایک بستر لگوا دیا۔ کہ آپؒ آرام کریں۔ اور آپؒ بستر پر لیٹ گئے۔ اور اُنکا کلام بھی سُنتے رہے۔ آدھی رات کے بعد سائیں مُحمد فقیر صاحبؒ کے طالب فُقراء نے عرض کی کہ جناب یہ لاہور کے درویش نیند سے پیار کرتے ہیں۔ اور سوئے ہوئے ہیں۔ اور آپؒ نے بھی یہ بات سُنی۔ جب صُبح ہوئی۔ اور صُحبت میں بیٹھے ہوئے نیند کے موضوع پر بات ہوئی۔ تو آپؒ نے اور باتوں کے علاوہ ایک یہ شعر بیان فرمایا :-

نیندر موت جاگن حیاتی — رمز عشق دی دولواں نہ جاتی

علم عقل دی جاء نہ جتھے — اُتھے عشق ہویا اثباتی

اے دم خیال سجن دی صورت — کون پچھانے ذاتی

راضی یار نہ بُھل دا اک دم — جد لگے برہوں دی کاتی

جب سائیں محمد فقیر صاحبؒ نے یہ شعر سُنا۔ تو حیرت میں آکر اپنے طالبان فقراء

کا نام آتا ہے۔ ویسے یہ خیال راضیؒ کا نام ہے۔ اور شام کو ہم اپنے آستانہ امن پور واپس آ گئے۔ میں نے آپؒ سے عرض کی کہ آپؒ کے کچھ کلام ہیں (یعنی کافیاں) میں وہ لکھنا چاہتا ہوں۔ تو آپؒ نے فرمایا کہ لکھ لو۔ پھر آپؒ نے وہ بیان فرمایا۔ میں نے وہ تمام کاپی پر لکھ لیا۔ نوٹ کیے گئے کلام کی تعداد تقریباً چار یا پانچ تھی۔ اور میرے دل میں خیال آیا کہ کلام اور زیادہ ہونا چاہیے کہ رسالہ یا دیوان بن جائے۔ پھر ہادی پاک بابا راضیؒ سائیں صاحبؒ نے فرمایا تو وقت نکال لیا کرو۔ اسلئے میں نے ایک کاپی اور قلم آپؒ کے پاس رکھ دی۔ اور عرض کی کہ کوئی ایسی با عرفان بات آئے تو آپؒ اس میں نوٹ فرما دیں۔ اور میں اسکو درست کر کے لکھ لوں گا۔ کیونکہ میں ریاضت اور خدمت میں مشغول رہتا تھا۔ اسطرح جب کوئی ایسی بات یا کلام لکھتے۔ تو مجھے فرماتے کہ یہ نیا کلام آیا ہے۔ اسے لکھ لو۔ پھر میں لکھ لیا کرتا تھا۔ اور جب کبھی آپؒ پر درد حال وارد ہوتا۔ تو بیخودی میں آ کر شعر کافیاں، دوہڑے اور عارفانہ باتیں بیان کرتے۔ اور ہر ایسے موقعہ پر بندہ مسکین یہ باتیں و کلام نوٹ کرتا رہتا۔ اور کوئی بھی

ایسی باعرفان باتیں میں نے ضائع نہیں ہونے دی۔ اور چھوٹی سے
بات بھی نوٹ کرتا رہا۔ اور انکو کتابی شکل میں محفوظ کیا۔ آپؒ سرکار
نے مجھے دعائیں دیں کہ خیال بادشاہ! تُو نے میری کوئی بات
ضائع نہیں ہونے دی۔ یہ باعرفان۔ وحدت و توحید کی باتیں تیرے
لئے تیری روحانی ریحان و دلجوئی کیلئے کافی معاون و مددگار ثابت
ہونگی۔ بلکہ دوسرے عارفان و عاشقان اور طالبان حق کیلئے بھی رہبری،
رہنمائی اور طریقت کے راستہ میں حقیقت کے قریب کرنے والی ہیں۔ اللہ
سچا سائیں تجھے اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین"۔ اس طرح آہستہ آہستہ کلام میں
اضافہ ہوتا گیا۔ آپؒ کے عقیدت مندوں کے خط آتے۔ جب آپؒ انکا جواب
ارسال فرماتے۔ تو اُس میں جو بھی خاص باعرفان باتیں ہوتی ہیں وہ
بھی نوٹ کرلیا کرتا تھا۔ اور ان باعرفان باتوں کا مجموعہ فرحت الفقر کی
صورت میں چھپ چکا ہے۔ یعنی جو کلام تصوف نثر میں لکھا گیا ہے۔ اُس کا
نام فرحت الفقر رکھا۔ اور ان عارفانہ کلام (کافیوں) کے مجموعہ کو کتابی شکل
دے دی اور اسکا نام دیوانِ دردِ عشق تجویز کیا۔ اور دیوان درد عشق

کا درس بھگتی کی صورت میں جاری رہا۔ اب بھی جاری ہے۔ اور انشاء اللہ جاری رہے گا۔ جبکہ فرحت الفقر کا درس بھی ہوتا رہا۔ آپؒ نے فرمایا کہ فقیری کیلئے فقیر کو جوگ یعنی ریاضت و مجاہدہ ضروری ہے۔ اسلئے آپؒ نے مجھے ریاضت اور خدمت خلق میں مشغول رکھا۔ اور مدت بارہ سال تک مجھے گدا گرائی۔ گدا نفس کی اصلاح کیلئے کرائی جاتی ہے تاکہ اس میں خودی اور خود پرستی ختم ہو۔ اور عاجزی و مسکینی قائم ہو کیونکہ جب کسی کو سوال کرے گا تو مر کے ہی سوال کرے گا۔ اسی لئے تو فرمایا ہے کہ (مرنی تو پہلے مر ضرور | ہر جا ویکھیں عین ظہور) اور آستانہ کی ریاضت میں مجھے بھی شوق تھا پہلے یہ آستانہ سائیں مندھی کی جھگی سے مشہور تھا۔ اُسوقت یہاں ایک جھگی اور ایک چھوٹا سا کچا کمرہ تھا۔ جہاں فقیر سخی حضرت بابا محمد شفیع صاحبؒ بیٹھا کرتے تھے۔ اسکے علاوہ کوئی چار دیواری نہیں تھی۔ میرے دل میں اللہ پاک نے اتنی ہمت اور شوق پیدا کر دیا کہ میں نے کچی مٹی کی دیوار بنانا شروع کر دی۔ چند سالوں میں دیوار مکمل کی۔ اور اُسکے تین دروازے بنائے گئے۔ اور اُن پر

کافی محنت کی گئی۔ اور بہت خوبصورت تھے۔ اُنکے آپؒ نے نام تجویز کئے
قُطب کی طرف بننے والے دروازے کا نام عشقِ وفا دروازہ رکھا۔ مشرق
کی طرف بننے والے دروازے کا نام عبرت کشا دروازہ رکھا۔ اور جنوب
کی طرف بننے والے دروازے کا نام حُسینی دروازہ رکھا۔ اور تینوں
دروازوں پر دارالفُقرا، امن پور شریف نام تحریر کیا گیا۔ حُسینی دروازہ کا سنگِ
بُنیاد آپؒ نے یکم محرم شریف کو رکھا۔ اسلئے اِس دروازہ کا نام حُسینی دروازہ
رکھا گیا۔ جس طرح حضرت بابا فرید شکر گنج صاحبؒ نے بہشتی دروازہ بنایا
ہے۔ اور اعلان فرمایا ہے کہ جو اس سے گزرے گا وہ جنتی ہو جائیگا۔ اِسی
طرح آپؒ نے فرمایا کہ یہ فیض کا دروازہ ہے۔ جو اِس حُسینی دروازہ سے
گزرے گا وہ اپنی نیک مُراد پائے گا۔ اور بخشا جائے گا۔ حُسینی دروازہ کے
بعد آپکو خیال آیا کہ ایک مسجد بھی بنانا چاہیے۔ تاکہ کوئی نماز پڑھنے
والے آکر نماز پڑھ سکیں۔ پھر مسجد کیلئے اینٹیں منگوائی گئیں۔ اور مستری لگاکر
مسجد تعمیر کروائی گئی۔ اور اپنے طالبوں کو حُکم دیا کہ نماز پڑھو۔ روزے رکھو۔
اور جسمانی طور پر صفائی اور پاکیزگی اختیار کرو۔ اور اِس مسجد میں آپؒ نے

خود بھی نماز پڑھی۔ اور ہمیں بھی پڑھائی۔ ایک دفعہ ماہ رمضان میں آپؒ نے فرمایا کہ روزے رکھنے چاہیئے کیونکہ معتمند و تندرست آدمی پر روزہ فرض ہے۔ اور اگر کوئی مجھ سے کہے کہ روزہ کیوں نہیں رکھتے۔ تو میں کہہ سکتا ہوں کہ میں تو بیمار رہتا ہوں۔ اور دن میں کئی دفعہ دوائی کھانا پڑتی ہے اور روزہ نہیں رکھ سکتا۔ اگر کوئی تم سے پوچھے کہ روزہ کیوں نہیں رکھتے۔ تو کیا جواب دو گے۔ اگر مجھ سے کوئی نماز کے متعلق پوچھے۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ مجھے پیٹ سے کئی بار خون آتا ہے۔ اسلئے نماز نہیں پڑھ سکتا کیونکہ نماز کیلئے طہارت ضروری ہے۔ اگر تم سے کوئی نماز کے متعلق پوچھے۔ تو کیا جواب دو گے۔ آپؒ نے فرمایا کہ یہ میرا امر ہے کہ آپ نماز روزے کی پابندی رکھیں۔ آپؒ کا یہ اصول تھا کہ کوئی غیر بات نہ کرنی ہے نہ سننی ہے۔ اللہ اور اللہ کی بات۔ جیسا کہ آپؒ نے فرمایا کہ: اللہ کی بات خاص ہے۔ باقی سب بکواس ہے۔ آپؒ نے اپنے فقرا، طالبان کو اتنی محبت اور پہچان عطا کی اور اپنے فقر سے کمال محبت اور اتنا پیار کیا ہے کہ آج آپؒ کے کسی طالب سے بھی پوچھیں تو وہ یہی دعویٰ کریگا کہ بابا جی

صاحبؒ سب سے زیادہ مجھ سے پیار کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے عرض کی کہ یا سخی مالکؒ آپؒ کا سب سے ایک جیسا پیار ہے۔ اور میں کیسے مان کرسکتا ہوں کہ مجھ سے سب سے زیادہ پیار ہے۔ تو آپؒ کو اس بات کا دکھ ہوا کہ یہ تو نے کس طرح کہہ دیا کہ سب سے ایک جیسا پیار ہے۔ تم اندازہ لگاؤ کہ اگر تیرے جیسا پیار اُن سے ہو۔ تو وہ بھی تمہاری طرح سب کچھ چھوڑ کر میرے پاس بیٹھے رہتے۔ اور تمہیں تو میں نے ہر وقت قرب میں قریب صحبت میں ہر وقت اپنے ساتھ رکھا ہے۔ اور تجھ سے ہی زیادہ پیار ہے۔ یہ لوگ تو ہفتہ، مہینہ یا سال بعد آتے ہیں۔ اسلئے انکو بھی پیار دے کر روح راضی کرنا پڑتا ہے۔ آپؒ سفید رنگ پسند فرماتے۔ اور سفید کپڑے زیب تن فرماتے۔ چاہے وہ کھدر یا کوئی قیمتی ہوں۔ اسکے علاوہ آپؒ صوف کا لباس پسند فرماتے۔ ایک دفعہ آپؒ نے کھدر کا تھان منگوایا۔ اور اس تھان سے ایک سوٹ اپنے لئے۔ ایک سوٹ میرے لئے۔ اور ایک سوٹ یہاں آئے ہوئے آپؒ کے سندھی طالب کیلئے بنایا۔ کچھ دنوں کے بعد فرمایا کہ کوئی بوری چاہیے ایک بوری وہاں موجود تھی۔ اسکو دھو کر آپؒ کی خدمت میں پیش کی گئی۔

تو آپ نے فرمایا کہ اس کا کرتا بنانا ہے۔ اوپر کی طرف گلا بنایا گیا۔ اور سائیڈوں سے پھاڑ دیا گیا۔ تو وہ کفن کی صورت میں کرتا بنا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ایک بوری اور چاہیے۔ اس کی باندھنے کیلئے چادر بنانی ہے۔ اور چادر بنائی گئی۔ آپ نے وہ لباس پہن کر مجھے فرمایا کہ خندق کی شکل کا گڑھا بنا دو۔ تو آپ کے حجرے کی جگہ۔ جہاں اب حجرہ بنا ہوا ہے۔ پہلے یہ نہیں تھا۔ اسی طرح ایک خندق نما گڑھا کھودا گیا۔ اور آپ اس میں قطب کی طرف منہ مبارک کر کے بیٹھ گئے۔ اور مجھے فرمایا کہ کسی کو بھی میرے پاس نہ آنے دو۔ دس گیارہ دن گزرنے کے بعد مجھے خیال آیا کہ آپ اس حال سے پہلے کیطرح صاف لباس میں آجائیں۔ تو میں نے عرض کی کہ یا سخی مالک اب آپ غسل فرمائیں۔ اور صاف کپڑے پہنیں۔ آپ نے فرمایا کہ میرے معاملے میں دخل نہ دیں۔ اور مجھے میرے حال پر رہنے دیں۔ اور میں بھی پشیمان اور بے چین رہنے لگا۔ کہ میں کونسا لباس پہنوں۔ خیر مزید ایک ہفتہ کے بعد میں پھر گرویدہ ہوا۔ اور عرض کی کہ آپ کا سر مبارک بھی

صاف ہونیوالا ہے۔ سر صاف کریں، مالش کریں۔ غسل کریں اور

صاف کپڑے پہنیں۔ اور کوئی آنیوالا آپکو دیکھتا تو حیران رہ جاتا۔ ڈر کے

پیچھے چلا جاتا۔ کہ بابا جی صاحبؒ جانے کس حال میں ہیں۔ مجھ سے پوچھتے

کہ بابا جی صاحبؒ کو کیا ہوا ہے۔ تو میں جواب دیتا کہ کچھ نہیں ہوا۔ یہ آپؒ کا

اپنا خیال اور اپنا راز ہے۔ کھاتے کچھ نہیں تھے۔ صرف پانی یا ایک بوٹی

جل نم جو کہ نیم سے زیادہ کڑوی ہوتی ہے۔ اسکی ایک پیالی روزانہ پی

لیا کرتے۔ اور میں آپؒ کے پاس حاضر رہتا۔ اور اکیس۲۱ دن تک وہ چلہ مکمل

کیا۔ اور مجھے فرمایا کہ تیل لے آؤ اور مجھے مالش کرو۔ مالش کرنے کے بعد

آپؒ نے غسل کیا۔ اور صاف کپڑے زیب تن کئے۔ آپؒ ہر سال بندھ

شریف کے سفر پر، معہ خاص فقراء اپنے طالبوں کے پاس جاتے تھے۔ اور

آپؒ کے جانے سے وہاں میلہ بن جاتا تھا۔ اور آپؒ کے بچپن کے دوست

بھی ملاقات کیلئے آجاتے تھے۔ اور وہ دن مقرر کر دیئے گئے۔ کہ انہی

دنوں میں آپؒ ہر سال میلہ کر سکتے ہو۔ پہلے آپؒ رنگیلے سائیں صاحب

کے آستانہ پر تشریف لے جاتے۔ اور وہاں ہاڑ کی اٹھائیس۲۸ تاریخ کو میلہ

مُنعقد ہوتا۔ اور آپؒ کے تمام طالبان فُقرا، اکٹھے ساتھ ساتھ رہتے پھر آپؒ

چکؒ شہباز پور فقیر رحمدل سائیں صاحب کے آستانہ پر جاتے۔ فقیر رحمدل سائیں

صاحب کے آستانہ کا نام آپؒ نے درازی آستانہ رکھا۔ اور فقیر رحمدل سائیں

صاحب کے پاس آپؒ نے ساون کی دو تاریخ کو میلہ مقرر فرمایا۔ چند دِن

وہاں قیام فرمانے کے بعد آپؒ گوٹکی شریف نما نے سائیں صاحب کے

آستانہ پر تشریف لے جاتے۔ اور یہاں آپؒ نے ساون کی پانچ تاریخ کو

میلہ مقرر فرمایا۔ نمانے سائیں صاحب آپؒ کے طالب بھی ہیں۔ اور بچپن

کے دوست بھی ہیں۔ نمانے سائیں صاحب کا آستانہ شہری آبادی سے

دُور ہے۔ تنہائی کی وجہ سے کبھی کبھی وہاں زیادہ دِن بھی گزارتے

تھے۔ اور پچھلی رات کو حضرت مُوسیٰ شاہ صاحبؒ کی درگاہ پر حاضری کیلئے

جاتے رہتے تھے جنکا پہلے ذِکر ہو چکا ہے۔ ایک دفعہ وہاں چکؒ شہباز پور

درازی آستانہ پر میرے والد صاحب آپؒ کو مِلنے کیلئے آئے۔ تو آپؒ نے

میرے والد صاحب سے پُوچھا کہ یہ بچّہ میرے پاس میری صُحبت میں رہتا

ہے۔ اور سچّے دل سے میرا طالب ہے۔ آپکو کوئی اعتراض یا کوئی ناراضگی

تو نہیں ہے. تو میرے ابا جی نے کہا کہ اگر کسی غیر کی صحبت میں ہوتا. تو

میں اسکو گولی مار دیتا. مجھے تو خوشی ہے کہ یہ آپؒ کی نیک صحبت میں

ہیں. اور آپؒ ہی کا ہے. آپؒ اللہ کے درویش ہو. اور میں بہت ہی خوش

ہوں. آپؒ میرے حق میں دعا فرمائیں. تو آپؒ نے دعا فرمائی کہ اللہ پاک

آپکو راضی رکھے. اور آپ پر رحمت فرمائے. اور وہاں آپؒ کے دوستان کی

کافی تعداد تھی. جو آپؒ سے ملنے آتے. آپؒ کے کچھ ہندو مذہب کے طالب

بھی ہیں. جن میں سے خاص سادھو سیرت وفا سائیں ہیں. اور اُنکے والد

دیوان صاحب بھی آپؒ کو خاص عقیدہ کی نظر سے سادھو اور سچا فقیر مانتے تھے

اور دیوان صاحب خود صوفی خیال اور سچائی پسند سادھو صفت انسان تھے.

ایک دفعہ سندھ شریف کے سفر میں آپؒ سائیں محمد فقیر گھوٹہ صاحبؒ کے آستانہ پر

تشریف لے گئے. ایک رات وہاں قیام فرمایا. تو سائیں محمد فقیر گھوٹہ صاحبؒ

بڑے پیار سے پیش آئے. سائیں محمد فقیر صاحبؒ خود صوفی شاعر اور

طالب مُریدوں والے درویش ہیں. اور وہاں فقرا میں بھگتی راگ

ویراگ کا عام رواج ہے. کہ ساری ساری رات بھگتی راگ ویراگ چلتا

سے کہنے لگے کہ سبحان اللہ اے فقیرو! یہ بچہ چھوٹی عمر میں ہی عشق کمال سے اپنے اعلیٰ مقام و مقصود و مراد پا چکا ہے۔ ہم عمر رسیدہ ہو گئے ہیں اور ابھی تک ہمیں یہ مقام حاصل نہیں ہوا۔ جو انکو حاصل ہے۔ اور ہم ابھی راستے میں ہیں۔ انکا سونا جاگنا ایک جیسا ہے۔ ان کا دل روح ہر وقت ذاتِ حق کے مشاہدے میں مخمور و پُر نور، توحید حق سے بھرپور پُر انوار فقیر ہیں۔ ہجویری پاک بابا راضی بادشاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ! یہ سب میرے مرشد کامل محمد شفیع قلندر علی داتا درازیؒ کا فیض کمال و احسان اور بے حد قرب نوازی و فیاضی ہے۔ جس نے اپنی صورت بقا بخش دی۔ اور محبوب کے حسن و عشق کی کھیڈ دیکھ رہا ہوں۔ اور اسی حال میں میرے رات دن گزر رہے ہیں۔ سائیں محمد فقیر صاحبؒ کا ان با عرفان، دوستانہ، عاشقانہ، دردمندانہ گفتگو سے بہت خوش اور راضی ہوئے۔ آپ سرکار کو سردی کے موسم میں سانس کی تکلیف بہت شدت اختیار کر جاتی تھی۔ کئی رات اور دن اسی تکلیف میں بیٹھے ہی گزر جاتے تھے۔ اور دن رات میں کئی بار انجکشن بگانا ہوتا

تھا۔ اور دوائی کھانا پڑتی تھی۔ بازوؤں پر زیادہ انجکشن لگانے کیوجہ

سے بازوؤں پر سوجھن ہو گئی۔ تو پھر ڈاکٹر سے مشورہ کیا گیا۔ تو انہوں نے

کہا کہ انجکشن لگانا ضروری ہیں۔ اگر بازوؤں میں نہیں لگ سکتے تو گھٹنوں

کے اوپر گوشت والے حصّہ میں لگائے جائیں۔ کچھ عرصہ بعد وہاں بھی زیادہ

انجکشن لگانے کی وجہ سے سوجھن ہو گئی۔ پھر آپؒ نے فرمایا کہ اب کہاں

انجکشن لگاؤ گے۔ پھر آپؒ نے فرمایا کہ دوبارہ بازوؤں پر آجاؤ۔ اور ایسا ہی

ہوا۔ بازوؤں پر انجکشن لگتے رہے۔ اور مجھے آپؒ کو سوئی لگاتے وقت دل

کو بہت تکلیف ہوتی تھی۔ جیسے کہ اپنی جان میں سوئی لگ رہی ہو۔

اس مسکین کو آپؒ کے اس دُکھ درد بھرے وقت میں ہر دم ہمراہ رہنے

کی توفیق و ہمت آپؒ کی طرف سے عطا ہوئی۔ ورنہ عزیز سے عزیز و

محبت پیار کا دعویٰ کرنیوالے بھی آپؒ کا یہ درد حال دیکھ کر برداشت نہیں کر

سکتے تھے۔ کہ آپؒ کا یہ دُکھ درد ہم سے نہیں دیکھا جاتا۔ تکلیف کے وقت

بات نہیں کر سکتے تھے صرف اشارہ تھے۔ اور یہ تکلیف مسلسل آٹھ آٹھ دن

تک جاری رہتی۔ اور جب سینے کا ریشہ بلغم پک کر خارج ہونا شروع ہوتا۔

تو شدید کھانسی کے ساتھ باہر آتا. دو چار روز آفاقہ ہونے کے بعد پھر یہی تکلیف ہونا شروع ہو جاتی. صرف یہی ایک مرض نہیں تھا. بلکہ سارا جسم دَرد سے بھرپور رہتا. پیٹ سے خُون بھی آتا تھا. ناک میں بھی دوائی ڈال رہے ہیں. کیونکہ ناک میں غدُود آگئی تھی. ناک بند رہتا تھا. ناک کا آپریشن کروایا گیا. اور غدُود کو نکالا گیا. کان بھی درد کر رہے ہیں. دوائی استعمال ہو رہی ہے. آنکھوں میں بھی دوائی ڈال رہے ہیں. بہت دوائیاں استعمال کیں. مگر برسوں کی بیماری ختم نہ ہوئی. اور قائم رہی اور آپ سرکارؒ اِس درد تکلیف میں سدا خُوش راضی با رضا رہے ہیں. کبھی ٹھنڈی آہ نہیں سُنی. اور نہ ہی کبھی شکوہ! مطلب آپؒ سراپا درد تھے. اِسی لیے تو آپؒ نے درد عشق کی تعریف اور دَرد سوز سے پیار کیا ہے. کیونکہ درد عشق ہی اللہ کی ذاتِ پاک سے مِلا دیتا ہے. اور وصال با جمال عشق کمال سے ہی ہوتا ہے. اور شکم عیش عشرت، حق سے دُور اور رُسوا کرتا ہے. یہ درد سوز دُکھ عاشق مردِ فقیر کا سُہاگ، حُسن و خاص لباس ہوتا ہے. اور اسی حال خیال میں ہردَم خوش راضی و باغ و بہار

دیکھا ہے۔ ایک دن آپؒ نے بندہ مسکین سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ خیال
اللہ سائیں آپکے دل میں خیال گزرتا ہوگا کہ برسوں کا بیمار روگی مرشد ملا
ہے۔ اور شاید مجھے بھی ایسا ہی ہونا پڑے گا لیکن ایسا نہیں یہ روگ عشق
برسوں کی بیماری محض میرے لئے ہے۔ اور میں نے اس کو دل سے
قبول کیا ہے۔ بلکہ تمہاری و تمام سچے باوفا صادق طالبانِ حق کی بلائیں
میں نے اپنے سر اُٹھا لی ہیں۔ اللہ سچا سائیں آپکو تندرست و صحتمند و سدا
خوش حال رکھے گا۔ میں نے عرض کی کہ یا مالک پاک عرصہ دراز سے
بلکہ بچپن ہی سے دکھوں، دردوں اور مصیبتوں کے اندوہ ناک وقت و
حالات بیت گئے ہیں۔ اب تو اس چندری زمانی کو سکھ و سکون کا
سانس آنا چاہیے۔ تو آپؒ نے فرمایا کہ آپ اللہ پاک سے دعا عرض کریں
کہ مجھے شفایاب کر دے۔ تو بندہ نے عرض کی کہ یا سخی مالک میں تو ہر
وقت درگاہ حق میں التجا کر رہا ہوں کہ سچا مالک میرے سائیں کو صحتمندی
و تندرستی عطا فرما۔ آمین۔ تو آپؒ نے فرمایا کہ اللہ پاک تمہاری دعا قبول
فرمائے۔ دل میں خیال آیا کہ یا سرکار آپؒ خود چاہیں تو دعا قبول فرمائیں

کیونکہ آپؒ تو قادر کریم ہیں۔ جیسا چاہیں ویسا ہی ہوگا۔ اور آپؒ دو ماہ تک
بالکل صحتمند، تندرست و توانا رہے۔ آپؒ روزانہ رات کو ایک دو بجے غسل
فرماتے تھے۔ اور مراقبے میں بیٹھے ذکر ذاتی میں مشغول رہتے۔ اور اللہ
سے رُوبرُو باتیں کرتے۔ ایک رات خلوت و یکسوئی میں ایک دو بجے کے
قریب آپؒ کو اللہ پاک سے مخاطب ہو کر باتیں کرتے سُنا کہ! اے میرے
حقیقی مالک محبوب محرم راز! آپ نے مجھے نعمت عطا فرمائی تھی۔ وہ
مجھ سے کیوں واپس لے لی۔ تو سخی مالک ہے۔ اور سخی جو چیز عطا کرتا
ہے وہ واپس نہیں لیتا۔ آپ سخاوت کرو اور میری چیز جو آپکی عطا کردہ
ہے۔ مجھے واپس دے دو۔ یعنی میرا درد حال سوز بر ہوں بحال کرو۔
جب صبح ہوئی تو وہ مرض محبّت سوز بر ہوں اپنے مالک حق پاک سے
پھر عطا ہو گیا۔ اور اسی حال میں راضی رہنے لگے۔ سُبحان اللہ۔
ایک دفعہ آپؒ نے فرمایا کہ! میں اس جنگل میں چادر اوڑھے عام خلق
سے پوشیدہ چھپا ہوا تھا۔ خیال اللہ سائیں نے آکر یہ پردہ اٹھا دیا
اور سب مجھے ظاہر کر دیا ہے۔ لہٰذا اب میں ظاہر ہی میں پوشیدہ ہوں۔

جسے چاہوں اپنے آپ دِکھلاؤں۔ لیکن محبّت عشق وفا سچائی بغیر فقیر کے راز کو کوئی نہیں پا سکتا۔ فقیر جسکو چاہے اپنا یار بنائے۔ اور درشن دے کر دل لُوٹ لے۔ جب تک طالب حق مُرشد کامل ہادی پاک کی ذات میں فنا فی شیخ نہ ہو تب تک وہ دوئی سے دُور نہیں ہو سکے گا۔ یعنی مَیں توُں کی باتوں میں مُبتلا رہے گا۔

جو ہار تو بات ہو رہی تھی ظاہر کرنیکی۔ تو طالب حق کو حق پہنچتا ہے کہ اپنی تمام ذات صِفات سے فانی ہو کر ہادی مُرشد کا نام روشن کرے۔ مُرشد پاک کے قدموں کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سُرمہ بنا ڈالے۔ تب وہ مُرشد پاک کے نینوں سے نین مِلا کے نُورانی و حقانی نظارہ دیکھ سکتا ہے اگر طالب حق ہے تو مُرشد کا نام و عرفان کافی ہے۔ اور ہر وقت مُرشد کے گُن گیت گاتا رہے۔ خودی خُود پرستی ارادے اِختیار اپنے نام و نشان و ذات صفات سے فانی ہو جائے۔ تو ایسے طالب کا مُرشد جان جگر بن جاتا ہے۔ جیسے گلے کا ہار ہوتا ہے۔ جب وہ گلے کا ہار بنا نہ نزدیک رہا نہ دُور ہُوا۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ میں اِس اُمید پر کس کو طالب کرتا ہوں کہ شاید

کوئی اللہ کا سچا عاشق طالب تارکِ الدنیا مل جائے۔ جو اللہ اور اللہ کی محبت کے سوا کوئی خواہش نہ رکھتا ہو۔ اس کے علاوہ مجھے طالب مرید کرنیکی کوئی خواہش نہیں ہے۔ یا خدمت کرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ اس آخری دور میں اللہ کا سچا طالب ملنا بڑا مشکل ہے۔ اور مُرشد پاک کا احسان ہے کہ اُس نے اپنے ساتھ اپنے فقر میں پیوست فرمایا طالب ہو کے احسان نہیں جتلا سکتا کہ میں طالب ہوا ہوں۔ یہ مُرشد پاک کا احسان، مہربانی و قرب نوازی ہے۔ جس نے اپنے لڑ لگا لیا۔ اور حق کی طرف رجوع کیا۔ آپؒ نے زیادہ طالب نہیں کئے بلکہ چند مخصوص دلوں کا شکار کیا ہے۔ ورنہ آپؒ تو بے پرواہ ذات ہیں۔ آپؒ کو کیا پرواہ ہے کہ کسی کو طالب کریں یا نہ کریں۔ اگر آپؒ نے کسی کو طالب کیا ہے۔ تو وہ بڑا ہی خوش نصیب ہے۔ کہ اس آخر زمانے میں ایسا سچا فقیر کامل مُرشد ملا۔ اور شکر اللہ اَلحمدُ للہ۔ یہ اللہ سچے سائیں کا احسان ہے کہ ہم مسکینوں کو فقیر مُرشد عطا ہوا۔ ورنہ آجکل تو سچا فقیر ملنا بہت مشکل ہے۔ اللہ کے پیارے ہیں۔ مگر بہت تھوڑے ہونگے۔ وہ بھی خلق دُنیا سے دل ہٹائے۔ عام سے

چھپے ہوئے ہیں. اُن جیسا ہی اُن کو دیکھ سکتا ہے.

ہادی پاکؒ سخی بابا راضیؒ سائیں صاحبؒ اپنے مرشد سخی بابا مُحمّد شفیع صاحبؒ کی خدمت، محبّت اور ریاضت و مجاہدہ میں فقر کی جوگ و تصوّف کے تمام حقائق سے آگاہی اور رازِ روحانی و رمزِ فقیری سے مکمل آشنا ہوئے. تو بارہ سال بعد سخی بابا سائیں صاحبؒ نے ہادی پاکؒ سے فرمایا کہ اے راضیؒ پُتر! اسوقت آپ فقیری حال و الٰہی اسرار سے اچھی طرح واقف و اپنا مقصد پا چکے ہیں. یعنی آپ نے اپنے مطلوب مقصود کو پا لیا ہے. اور اس وقت تک آپکو بارہ سال گزر گئے ہیں. اب مجھے خیال آیا ہے کہ آپکے والد صاحب اور دوسرے عزیزان صاحبان نے یہ سمجھ لیا ہے کہ آپ اس دُنیا میں نہیں ہیں. اس لئے اب آپ کچھ دنوں کیلئے وطن واپس جا کر اُن سے ملیں. وہ آپکو بہت تلاش کر چکے ہیں. اور آپکو عرصہ دراز کے بعد دیکھ کر بہت خوش ہونگے. اُنکی دلجوئی اور رُوح راضی ہوگا. ہادی پاکؒ بابا راضیؒ بادشاہ نے اپنے مُرشد پاکؒ سے عاجزانہ عرض کی کہ، یا سخی مالکؒ میں آپکی محبّت میں دونوں جہان کو بھول چکا ہوں. آپکی ذات پاک

کے سوا میرا کوئی نہیں۔ اور نہ میرا کسی سے کوئی تعلق یا رشتہ رہا ہے۔ آپ ہی میرا سب کچھ ہیں۔ یہ مسکین آپ سے ایک پل بھی دور نہیں ہو سکتا۔ ایک پل کی جدائی بھی گوارہ نہیں ہو سکتی۔ کیا کروں کدھر جاؤں۔ پھر بابا سائیں صاحب نے آپکو بڑی شفقت، محبت اور پیار سے آمادہ کر لیا۔ اور فرمایا کہ ایک دفعہ میرے امر سے جاؤ۔ اور اپنے والد صاحب اور عزیزان صاحبان سے ملکر جلد واپس آجائیں۔ میرا ہونا ہر وقت آپکے ساتھ ہے۔ اور آپ اپنے مرشد پاک کے حکم وامر سے سندھ تشریف لے گئے۔ جب آپ وہاں پہنچے۔ تو آپ کے والد صاحب اور دوسرے عزیزان صاحبان نے بڑی خوشی منائی۔ اور آپ کو دیکھ کر بہت راضی ہوئے۔ کچھ عرصہ آپ اُن کے پاس رہے۔ اور ساتھی دوستوں سے بھی ملاقات ہوئی۔ اور پھر واپس اپنے مرشد ہادی کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ میرے سائیں ہادی پاک بابا راضی بادشاہ نرالی شان والے باکمال حال، راز واسرار اور منفرد طریقت کے مالک ہیں۔ آپ کا طریقہ صفائی، سچائی و مصطفائی ہے۔

صفائی:-

یعنی لباس اور جسم کے ساتھ ساتھ دل بھی غیر خواہشوں سے خالی ہو۔ اللہ پاک ہے۔ اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

سچائی:-

یعنی سچ بولنا، سچ سننا، سچ کہنا اور سچی بات کو تسلیم کرنا۔ سچ پسند اور حق پرست انسان ہونا چاہیے۔ حق پرست اللہ کے عاشق فقیر دردمند درویش جو صرف اللہ کی ذات کو ہی اپنا دوست و دلدار و مددگار ہر وقت اس کو اپنے قرب میں قریب سانس سے بھی نزدیک پاتے ہیں۔

مصطفائی:-

فقیر اوّلین سید المرسلین یعنی اوّل فقیر پہلے فقیر حضرت مُحَمَّد مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ ہیں۔ آپؐ نے تمام عمر عاجزی، مسکینی، دردِ دلی، دوسرے انسانوں کی بھلائی اور راہنمائی کیلئے مخلوق کے دُکھ برداشت کئے

اور آپؐ کی ذاتِ پاک نے کبھی کسی کو دُکھ نہیں دیا بلکہ

دُکھ دینے والوں کو بھی مُعاف فرماتے۔ اور رحمت کیلئے

دُعا فرماتے۔ کیونکہ آپؐ رحمۃ اللعالمین بن کر آئے ہیں۔ یہی

مُصطفائی صفت خاص فقر کو عطا ہوئی ہے۔ کیونکہ خاص

سچے فقیر میں اللہ پاک اور رسُول پاکؐ کی صفات پائی

جاتی ہیں۔ کیونکہ وہ بھی تمام مخلوقِ خدا سے مُحبت، اُن کی

بھلائی اور خیر مانگتے ہیں۔ اور اللہ کی طرف رجوع یعنی

وحدت و توحید کا درس دیتے ہیں۔ کہ اللہ پاک کی ذات

کے سوائے کوئی معبُود نہیں۔ وہی موجود ہے۔ باقی

سب نابُود ہے"

کسی رنگ و لباس کے مُحتاج نہیں۔ اور فقر حال و فقیری حال و خیال

کے سوا باقی تمام رسوم و رواج سے بے نیاز ہیں" ہادی پاک بابا

راضی سائیں صاحبؒ نے فرمایا کہ! اللہ ایک ہے۔ اُسکا محبُوب ایک ہے

قرآن ایک ہے۔ انسان بھی ایک ہے۔ طالب و مطلوب ایک ہے۔ اس

لئے کہ دونوں کی حقیقت ایک ہے۔ جب ایک ہوا تو نہ میں رہا نہ تو۔ نہ یہاں رہا نہ ہوں۔ جدھر دیکھوں توں ہی توں۔ مرشد راضی اللہ ہو۔ آپ یہاں کے قریبی فقرا۔ طالبان سے فرماتے کہ مرشد ہادی کا قدر مجھ سے پوچھو کہ میں نے کس طرح، کتنی جدوجہد و کشائے کر کے، جنگل پہاڑ پھرتا ہوا حال و بے حال ہو کر، کئی مشکلات سے گزر کر ہادی مرشد کو پایا ہے۔ اس لئے کہ جو چیز محنت مشقت اور دکھ تکلیف برداشت کر کے حاصل کی جائے اسکی بڑی قیمت و قدر ہوتی ہے۔ اور تم لوگوں کو تو گھر بیٹھے ہوئے بغیر تلاش کے بغیر تکلیف کے مرشد مل گیا ہے۔ اگر تمہارے دل میں مرشد کی قدر ہوتی۔ اور تم لوگ قدر کرتے تو میری طرح ہر پیاری چیز سے دل ہٹا کر صرف میرے ہو کر مجھے دیکھتے۔ ابھی تک تو تم اپنے نفس کی خواہشیں پوری کرنے میں لگے ہوئے ہو۔ جبکہ میں راہِ عشق میں اپنے نفس کا دشمن ہوں۔ تو تمہارے نفس کی کیوں موافقت کروں۔ جو طالب اپنے نفس کی غیر خواہشوں کے خلاف اور مرشد کی موافقت میں یگانہ اور خودی سے خالی ہے وہ ہی میرا دوست میں اُسی کا دوست ہوں۔ ورنہ میں سوا اللہ

پاک کے کسی کا محتاج نہیں ہوں۔ میں اللہ کا ہوں اور اللہ میرا ہے۔ اسکی یاد محبت کے سوا کوئی خبر نہیں رکھتا۔

ہادی پاکؒ کی ذات پاک نے مخلوق خدا سے پیار و محبت اور خدمت کی جو مثال پیدا کی ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے واحدنیت میں آکر مخلوق میں خالق خدا عزوجل کا مشاہدہ کیا۔ اور اللہ ہی سے اللہ کو دیکھا۔ جو سب میں ایک ہے۔ دوسرا دیکھنے والا دوئی پسند شک و گمان کا پیرو کار ہوتا ہے۔ اور شک شیطان کے حصے میں آیا ہے۔ جنہوں نے شک کو چھوڑا انہوں نے حق دیکھا۔ طالب حق کو سب میں سوہنا سائیں محبوب مرشد مطلوب کو ہر دم سامنے دیکھنا چاہیے۔ فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ترجمہ:۔ "جدھر منہ کرو اللہ سامنے ہے"۔ کیونکہ وہ غائب تو نہیں ہے۔ لیکن وہ ظاہر کی آنکھوں میں نظر نہیں آتا۔ اور ظاہر کی آنکھیں بند کر کے دل کی آنکھوں اور یقین کی نظر سے دیکھا جا سکتا ہے۔ ہر دم حاضر موجود ہے۔ غیر دیکھنے سے اندھا ہو جانا چاہیے۔ اور غیر کوئی بھی نہیں ہے۔ غیر اللہ سے توبہ! کل و جزو میں حرکت و سکونت میں سب یہ ہنگامہ اسی کی ذات سے ہے۔ نہ ہجر ہے

نہ وصال ہے۔ یہ بات بہانہ ہے۔ ظاہر و باطن وہی ایک ہے۔ ہر ذرے میں اُسکی نگاہ اور ہر چیز اُسکی حفاظت و پناہ میں ہے۔"

آپ ملامت کو پسند فرماتے تھے۔ بشرطیکہ وہ جھوٹی ہو۔ اِسلئے کہ ملامت سے نفس غرور اور تکبر سے بچ جاتا ہے۔ اور خلق میں عزت ڈھونڈنے کیوجہ سے نفس ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ اِسلئے اِسکو ذلیل کرنا چاہیے۔ جیسا کہ حکم ہے کہ جس نے اپنے نفس کو ذلیل جانا۔ اُس نے اپنے ربّ کو عزیز جانا۔ عقل پرست شکل پرست اور خود پرست کیلئے ملامت مُصیبت اور موت ہے۔ مگر عاشق کیلئے ملامت سدا سلامت و باغ و بہاری ہے۔ اہلِ ملامت کو ملامت کرنیوالے اور بُرا کہنے والے پر غُصّہ نہیں آنا چاہیے۔ اگر غُصّہ کرتا ہے تو وہ اہلِ ملامت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ ابھی تک اپنی ہستی، خودی اور خود پرستی میں پھنسا ہوا ہے۔ اسلئے ملامت سے گھبراتا ہے۔ جو شخص خلق میں عزت و شہرت، نیک نامی اور خوشامد کو پسند کرتا ہے۔ تو وہ خدا سے دُور شیطان کے قریب ہوتا ہے۔ اور اہلِ ملامت کا بھید ملامت کیوجہ سے غیروں سے محفوظ رہتا ہے۔ اور جو شخص اپنی تو تعریف کرتا ہے اور دُوسروں کی

غیبت عیب جوئی کرتا ہے۔ تو ایسے خود غرض، خود پسند اور نفس پرست سے اللہ مُرشد بالکل بے پرواہ ہے۔ ایسے شخص کو سوائے رُسوائی کے اور کچھ نصیب نہیں ہوگا۔ سخی بادی پاک فرماتے ہیں کہ اس مسکین کا ہر ایک میں خیال ہے۔ اور فقیر فقط نیت کو دیکھتا ہے۔ اور اپنے ارادے نیت حقیقت کو سمجھنا خاص بندوں کا کام ہے۔ اپنے اندر نہ دیکھنا۔ اور اپنے نفس کی پہچان نہ کرنا۔ نادان اور جاہلوں کا کام ہے۔ اور جتنا ہو سکے اللہ پاک کی یاد رکھنا۔ اور رب کریم کے ذکر اذکار میں زیادہ وقت صرف کرنا چاہیے۔ طالب کا مقصود عاجزی وانکساری سے اپنے مالک کریم کو راضی کرنا۔ اور اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنے سے حاصل ہو سکے گا۔ نادان انسان کو مرنا یاد نہیں رہتا۔ اور دانا انسان ہر وقت حق کی طرف رُجوع۔ اور موت کا خیال رکھتا ہے۔ اور فقیر موت کو دوست رکھتا ہے۔ کیونکہ موت اللہ سے ملنے کا وسیلہ ہے۔ یہ زندگی فقط دھوکا فریب ہے۔ کیونکہ موت کی خبر نہیں کہ کس وقت آجائے۔ سمجھنا چاہیے کہ گھنٹہ، پہر، دن رات، مہینہ سال گزرنے سے زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ اور سانس

ہے دُنیاوی کام۔ مال اولاد اور رشتے سب ختم ہو جاتے ہیں۔ اسلئے آخرت میں جہاں ہمیشہ رہنا ہے۔ وہاں کیلئے سامان جو کچھ یہاں سے بھیجے گا۔ وُہی ملے گا۔ اور وہ سامان ہے۔ عبادت اللہ کیلیے، سخاوت اللہ واسطے، خدمت اللہ واسطے، محبت اللہ واسطے۔ اِسکے سوا اور کچھ بھی ساتھ نہ جائیگا۔ اللہ کریم ہم تُم سب کو اپنی اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اللہ والے خاصان خدا فقیروں کے سوا۔ عام فقیر، دُنیا کے لوگ ربّ رحیم کی رضا مرضی کو ہرگز ہرگز نہیں مانتے۔ سوائے طالب صادق! اللہ کریم کی نہایت مہربانی، احسان و عنایت کو فراموش نہ کرو۔ خُود پرستی چھوڑ دو۔ خُدا پرست ہو جاؤ۔ اپنی عزت، آبرو اپنے اللہ کریم کے سپُرد کر دو۔ اور جس سے کوئی سُخن کرو۔ تو سوچ سمجھ کر کرو۔ یعنی وعدہ کرو تو پُورا کرو۔ ورنہ وعدہ نہ کرو۔ نفس بادشاہ ہے۔ شیطان اس کا وزیر ہے۔ ہر امارہ نفس کے ساتھ شیطان شامل رہتا ہے۔ اسلئے طالب اللہ کو چاہیے کہ ہر وقت اس نفس کمینے کا خیال رکھے۔ مستی میں ہو۔ چاہے ہوشیاری میں۔ نیند میں ہو۔ چاہے بیداری میں۔ تونگری میں

ہو۔ چاہے ناداری میں۔ تندرستی میں ہو۔ چاہے بیماری میں۔ نفس کُتّے کا کوئی اعتبار نہ کرے۔ محنت، مشقت، خدمت، ریاضت میں اسکو لگائے رکھے۔ نہ اسکو بھوکا دے۔ نہ رجھاوے۔ یعنی اعتدال سے درمیانی چال میں رکھے۔ تب یہ اپنے آپ سے نیکی، دوسروں سے بھلائی۔ اور اللہ رسولؐ کی اطاعت مانے گا۔ اور قبول کریگا۔ اس طریقے کے علاوہ ہرگز قابو میں نہیں آئیگا۔ مُنکر کو مار۔ ماننے والے کو کچھ نہ کہو۔ تحریر کریں تو عبارت ختم نہیں ہوگی۔ کیونکہ فقیری وحدت کا سمندر۔ اور کثرت کا دریا ہوتا ہے۔

ہدایت نامہ

اے عزیز طالبانِ حق! آپ سب فقرا، دوستوں کیلئے۔ یہ ہدایت نامہ پیش کیا جارہا ہے۔ اس میں آپ سب ہی کی صداقتیں اور زبانی طالبان کی صفتوں کے مطابق، ظاہر میں تھوڑا۔ حقیقت میں بہت کچھ لکھا ہوا ہے۔ اے سچے طالبانِ حق! اس آخر زمانے مطابق، خود پسند۔ نفس پرست انسان طالب ہو۔ یا غیر طالب، ایسے خراب خیالوں

کے سبب اُن پر اللہ پاک کی ناراضگی کا اثر ہے۔ جو اپنے عیب دیکھنے کی بجائے دُوسروں کی عیب جوئی کرتے ہیں۔ ایک ہونے کی بجائے دوئی پیدا کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ اصل میں اس فقیر کے سچّے طالب وُہ ہیں جو صاف دِل صدق یقین سے عشق میں سر دینے والے ہیں۔ اُنکو اللہ ہادی سچا سائیں کافی ہے۔ ایسی صفت والا طالب ہر طرح فیض یاب رہتا ہے۔ اور فقیر نے تو تمام طالبان کو اپنے اپنے اعتقاد اور نیّت پر چھوڑا ہے۔ جیسی نیّت۔ ویسی مُراد۔ اور ظاہر میں اللہ پاک بھی کسی سے زبردستی نہیں کرتا۔ بس اپنی نیّت ہی دوزخی دیتی ہے۔ اور نیّت ہی جنتی۔ نیّت نیک تاں گناہ معاف۔ نیّت بد تاں سب عذاب۔ جسکی مُرشد سے مُحبّت ہے۔ تو وہ ضرور امر پر چلے گا۔ اور نافرمان نہیں ہوگا۔ سخت افسوس ہے اُن پر۔ کہ جو پہلے سچے طالب ہونیکا اقرار کرتے ہیں۔ اور بری عادتیں بھی نہیں چھوڑ سکتے۔ نفسانی شہوت اور لذّت کے پیچھے لگ کر غدّار اور مکّار ہوجاتے ہیں۔ ایسے طالب جب تک توبہ نہ کرینگے تب تک فقیر اُن سے بالکل بیزار ہے۔ کچھ ایسے بھی ہیں۔ جو ظاہر میں شرافت۔ اور باطن میں خرابت۔ ظاہر میں دوستی۔ باطن میں دشمنی

صبح کچھ۔ شام کچھ۔ اور ظاہراً زبانی کہتے ہیں کہ ہماری جان سر سائیں قربان ہیں۔ اور باطن میں اتنا بھی نہیں ہو سکتا کہ۔ ہم سب ہادی مرشد محبوب کے امر حکم کو مانیں۔ اور آپس میں سب بھائی بھائی ایک دوسرے کو بے عیب اور نیک نگاہ سے دیکھیں۔ اور کسی کتے کو بھی برا نہیں کہنا چاہیے۔ تمہارے اس حال کو دیکھ کر دل کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ کس کو کس سے محبت ہے۔ چند دلوں کے سوا۔ باقی سب اپنی خواہشیں منانے میں لگے ہوئے ہیں۔ تو ایسے لوگوں سے اللہ اور فقیر کا کیا واسطہ۔ اگر کوئی نیکی کرے تو اپنے لئے۔ بدی کرے تو اپنے لئے۔ اللہ پاک دنیا میں نا ماننے والے کو بھی وہی رزق دیتا ہے۔ جو ماننے والے کو دیتا ہے۔ مگر مرنے کے وقت اور آخرت میں اللہ والوں اور دنیا والوں کی عزت ایک جیسی نہیں ہو گی۔ جیسا کہ سچے اور جھوٹے کی ایک جیسی عزت نہیں ہوتی۔ اہل دنیا کا نفس خدا۔ اور مرشد شیطان ہوتا ہے۔ اہل اللہ کا مالک اللہ اور مرشد فقیر ہے۔ بیوفا کاذب طالبوں سے ہادی پاک نے پناہ میں رکھا ہے۔ یعنی غیر خدا کے خیالوں سے خبردار رکھتا ہے۔ نہایت نازک

دن میں روزانہ دُنیا کی حالت بگڑ رہی ہے۔ مگر دونوں جہاں اُسی کے نوکر جس کا عشق اللہ کے ساتھ۔ فرمانبردار کو پیار اور نا فرمان کو مار۔ جس مقصد کیلئے پیدا ہوئے وہ قول اقرار ہی بھول گئے۔ محض رحیم کریم کہنے سے اللہ پاک کے کسی کے قریب میں نہیں آسکتا۔ جو اندر باہر صاف ہو کر رہینگے۔ اُنکو ربّ کریم مُعاف فرما دیگا۔ اللہ کریم آپ سب کا بھلا کرے۔ اور سیدھے رستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ انشاء اللہ الرحمٰن۔ آمین

مُرشد سخی ہادی پاک کی یہ باتیں دردِ عشق کے صادقان، طالبانِ حق کے رُوح دِل کے موافق اور نفسِ اَمارہ کے پیروکاروں کے خلاف ہیں۔ اور یہی باتیں سچے طالبوں کو اللہ کے قریب کرنے والی ہیں۔ علم عقل پرست۔ نقل پرست۔ شکل پرست۔ ظاہر بین دُنیا دار کو اِس کلام سے سوائے دِلچسپی کے۔ اور کچھ حاصل نہیں ہو سکے گا۔ طالبِ اللہ کا دِل و جان سے ہوں غلام۔ طالبِ دُنیا کا مرنا جینا حرام۔ لکھنے کی باتیں لکھنے میں آگئیں۔ اور رازواِسرار کی باتیں لکھنے میں نہیں آسکتیں " واللہ اعلم بالصواب "

مجھ مسکین فقیر خیال اللہ سے اس پاکباز قلندر درویش کی تعریف تحریر نہیں ہوسکتی۔ اسلئے کہ آپؒ بے شمار صفاتِ حمیدہ سے نوازے ہُوئے ہیں۔ جنکا احاطہ کرنے سے قلم قاصر ہے۔ اور ظاہر ہے کہ میں طریقت میں آپؒ ہی کی ذات پاک سے وابستہ ہُوں۔ اور میری توبہ آپکے ہاتھ پر قبول ہُوئی۔ اور کافی عرصہ آپکی صُحبّت اور خدمت میں رہا ہُوں۔ میں نے آپکا حال ہر روز نئے رنگ اور رموز میں پایا ہے۔ جو میرے علم عقل سے بالاتر ہے۔ آپکی سیرت پاک میں انتہائی سادگی، دردِ دل، ایثار و محبّت، خدمت و شفقت، قُربت و سخاوت، اور درد سوز سے بھرپور پُر نُور دیکھا ہے۔ اور یہی انداز آپکے کلام میں معجزن ہے۔ آپؒ کا یہ دیوانِ دردِ عشق درد اور سوز و گداز سے بھرا نظر آئے گا۔ جو اسکے پہلے ہی کلام میں وحدت و توحید سے ظاہر ہے۔ دیکھو کیسا محبّت میں محو اللہ سے یگانہ۔ اور اپنے آپکو فانی الصفت و باقی الحق کیساتھ ثابت کیا ہے‘‘

حمد

اوّل بِسمِ اللہ آکھاں حمد اللہ

کل دا توں مالک حقیقی شہنشاہ

کیتوئی عشق ظاہر احد وچ ہو احمد

صورت محمّد ہر دا ملاہ

اندر باہر ہے تیرا سب ظہورا

کُن فیکون حکم واہ واہ

آدم دے وچ ہو سجدہ کرایا

لا اِلٰہ والا وکھایوای راہ

تیرے کولوں تینوں ویکھاں یا الٰہی

خودی غیر شر کوں تیری پناہ

قادر قدیم قدس لایزالی

لاشریک واحد بے عیب دانا

تیرے دردا منگتا ہے سارا جہان

کرن کم ہے تیرا فضل دی نگاہ

میرا دل بھی تو ہے میری جان تو

میرا خیال صوفی تو ہے سرساہ

باقی بقا وچ راضی بارضا کر

تمامی تینوں ہے میرا حال آگاہ

کافی

خُدا جس نُوں چاہے اپنا راہ دکھائے
ولی کر وصل دیاں باتاں سکھائے

مالکُ ملکُ دا ہے قائم قدیمی
ہر شے تے حاضر حُکم حق سناوے

حقیقی عشق وِچ ہوون مست عاشق
خودی تمام ہستی وہم دوئی ہٹاوے

وحدت دا پیالہ جنہاں پُر جو پیتا
اونہاں وچوں باطن دا احوال آوے

زاہدی رمنا تے رہن اللہ والے
پردہ میم مولا آپے تاں اُٹھاوے

کافی

محبت نے تجھ پر کیا دل فدائی — حسن دیکھ تیرا ہوا میں گدائی

نظر آیا مجھ کو یہاں بھی وہاں بھی — تو ہی کر رہا ہے رہبر رہنمائی

یہ سر ساں اصلی ہے تن من تمہارا — عاشق کی ہے تجھ کو معلوم سچائی

ملے جو سجن سے جفا بھی وفا ہے — تو سب جانتا ہے میری کر بھلائی

مسکین مخلص نازک دل شکستا — مستان بے خود ہوں بندہ مولائی

بیکسی مفلسی مایا ہے میری — برہ سوز ہر دم ہوا درد بھائی

سوا تیرے سائیں نہیں کچھ ضرورت — زاہدؔ رمز عشق نے عجب یہ سکھائی

محبت نے تجھ پر کیا دل فدائی — حسن دیکھ تیرا ہوا میں گدائی

کافی

جنہاں حال حاصل اونہاں نال مائل
درد منداں دے دل وچ ہویا یار حائل

جاں میں سنیا تاں اے دم خدائی
ہر فعل وچوں نظر آیا فاعل

اصل عشق افضل حقیقی سجن دا
سینے سمایا لگا جو ادائل

برہوں کر بیراگی دکھایا ہے سانگی
حُسن نور ہادی حمیدہ خصائل

صورت سُبحانی رَاضی روح رحمانی
وحدت حقانی یگانا خیائل

جنہاں حال حاصل اونہاں نال مائل
درد منداں دے دل وچ ہویا یار حائل

کافی

بھلایا ای نہ بھلدا محرم راز دلے دا
ہادی حقیقی دلبر ازلے دا

احد آپ کیتا احمد ظہورا
ہر جاہ نورانی محمد شکلے دا

کیتا عشق پورا شہادت حسینی
عاشق نوں سولی سبب ہے وصلے دا

محبوب دے ہتھ وچ خونی ویکھ خنجر
دیندا سر جھکا کر عاشق نہ ٹلے دا

مورت وچ مورت سما گئی سنجاتم
تورے مین دے وچ ہے نہیں فرق تلے دا

لا اِلٰہ ہوکے ہا اللہ رہنا
اندر باہر سبھے اکو اِکّے اصل دا

مِلیا نال مُحبّت ویکھیا وِچ لطافت
مُولا مدامی آخر اوّل دا

رَنگاں وِچ پایا بیرنگ رَاضی
عجب عشق اَعلیٰ اُلٹی چال چلے دا

کافی

دِلتوں ہجر دے دُکھڑے یار کُٹھڑے
زخم دِل جگر دے چکن چاک پھٹڑے
سارے ساتگ سُکھڑے وِچھوڑے وَنجا
برہوں سوز والا درد پل نہ ہٹڑے

کُٹھڑی ازل دی پٹھڑی چھری نال
کیتوں وصل دے ماہی بول مٹھڑے
آکھن سیاں سب ہویوں کیوں دیوانی
تیرے لوگ طعنے مارن مینوں وٹڑے

اصل تیں سجن دی ہے گولڑی جو راضی
تیرے ہوندیاں دلبر کھانواں کیوں میں دھکڑے

کافی

نہ کر توں طبیبا میری دوا داری
نہیں مُول ہٹدی عشق دی بیماری

اس دکھوں ڈر دے سب نے انکار کیتا
خوشی نال عاشقاں چایا بہوں بھاری

کیتا مست بیخود نشے نیہنہ والے
جس رخ دی لائی سوہنے نال یاری

ایہا ہے اصل دی محبوباں دی خوبی
قرب دل نظر وچ رکھن نور جاری

شکر اللہ آکھاں رہی کجھ نہ ہستی
فقیری ملی ہے رمز نت نیاری

جاں جام پلایا محبّت دا ازلی
ہویا رُوح راضی چڑھی سرخماری

کافی

دل لوں پیارا یار وے

واہ واہ وسندا نام تساڈا

ہور کہانیاں مول نہ بھاون

باجھ تیرے دیدار وے

علم عقل دی وال نہ گل دی

عشق اگوں لاچار وے

زہد ریا تے حرص ہوا کولوں

برہ کیتا بیزار وے

ہر کہیں مورت صورت سوہنا

توں وسیں دلدار وے

ویکھ رضا وچ راضی سائیں

ہر دم شکر گزار وے

کافی

یار سچے سُبحان وے — واحد ویس نورانی پایا

کوئی ناہیں باجھوں اللہ — وچ زمین آسمان وے

جوڑ عناصر چاریں چولا — نیہنہ کیتا نشان وے

جام منصوری پی کراں ہن — بے خود ہاں مستان وے

ہوونا اپنا ظاہر کیتس — نت نرالا شان وے

آپے اپنی صورت سوہنا — بن آیا انسان وے

ہادی محمدؐ شفیع ہویا — ہر جا عین عیان وے

رمز روحانی یار سکھائی — راضی ہو رحمان وے

کافی

کر فقیری ویس وے

ویہڑے دے وچ رانجھن آیا

خاکی چولا پا کرا ہیں

کیہا کیتس بیس وے

سوز والی سن بین جوگی دی

درد کیتا دل ریش وے

میں تے رانجھن ریہو سے راضی

کھیڑے نوں کرنیس وے

کافی

جاگ تاں ہوویں راس وے

ادھی راتیں اُٹھ سویرے

یاد سدا کر ربّ سچے نُوں

رکھو ملن دی آس وے

سکھاں نوں چھڈ عاشق دیون

دکھاں نوں شاباش وے

اندر وڑیا شیر مریلا

ہڈیوں کھاندا ماس وے

نیناں والا نور نرالا

یاری نظرے پاس وے

جیندیاں مرکے ویکھیا رَاضی

یاد فقیراں خاص وے

کافی

دِلبر میرا ڈھول وے

تاج لولاکی پا کے آیا

حوراں یار پاون گل سہرا

گاون عشق دے بول وے

عاشقاں خاطر آیا عرشوں

رحمت دے در کھول وے

اللہ اپنا یار بُلا کے

آپ بہایا کول وے

رات معراج دی باتاں کیتیاں

میم دی لتھی اول وے

راضی رب رسولؐ سنجاتا

مِن وچ ماہی پھول وے

کافی

جانی لایا جوڑ وے

عشق حقیقی نال عاشق وے

عاشق سو ہے جو سر دیوے

نیہنہ نبھاوے توڑ وے

تیر برہوں دا جھل جگر وچ

خیمہ عشق دا کھوڑ وے

سوز سجن دا ہر دم سہنا

سکے سینے وچ لوڑ وے

مار چھلانگ سولی تے چڑھنا

کر انا الحق دی گوڑ وے

راضی وچ میدان محبت

ساہ دا سانگا چھوڑ وے

کافی

یار میرے وچ خیال وے ۔ وحدت اندر واصل ہویا
فی انفسکم صحیح سنجاتم ۔ نحن اقرب بحال وے
گم ہو عاشق عشق اللہ وچ ۔ رہندے نور نہال وے
اندر باہر اک خدا ہے ۔ ہادی ہر دم نال وے
موت فقیری مل کراہین ۔ لتھے سب جنجال وے
سجن سوہنے دے نین نورانی ۔ ویکھیم راضی لعل وے

کافی

رُت آئی چیت بہار وے — مولا ماہی نوں میلے

پھُٹ پُھٹ ہوئیاں پھل گلزاراں — نیلے پیلے سفیدی دھاراں
دسدے رنگ ہزار وے — مولا ماہی نوں میلے

رُکھ فصل سب سبز سہاون — رل مل سہیلیاں میں گھر آون
لاون ہار سنگار وے — مولا ماہی نوں میلے

سوز سینے وچ ناہیں سماندا — باجھ سجن دے نہ کجھ بھاندا
آوے نہ صبر قرار وے — مولا ماہی نوں میلے

رب کرے شل فضل عنایت — رحمت شفقت آپ نہایت
راضی ویکھاں یار وے — مولا ماہی نوں میلے

کافی

سوز برہ دی بات سُن نی اماں　　تاں چرخے دے چت نہیں لگدا

چرخہ برہوں کتن نہ دیوے　　عشق زورا ور ذات

تینوں لگے تاں میرے وانگوں　　بُھل جاوے مسلات

درداں کیتا دِل دیوانا　　تانگھ سجن دی تات

نال ماہی دے ہن میں ملساں　　حق آکھاں کلمات

لوکاں کولوں چوری ویساں　　سٹ اتھے جمات

راضی یار دا نیہوں نبھیساں　　سکے نیساں سوغات

کافی

عشق ہے خاص امام   روز الستی آگوں عشاقاں
حق دی نیہنہ نماز پڑھائی   رکوع سجود قیام
کون پچھانے حال اساڈا   برہوں کیتا بدنام
خودی کولوں ہوے خود لیتا   رب سچے دا نام
زلف حسن دا دل نوں پایا   دلبر پیارے دام
عاشق عشق اللہ دا رکھدے   تن من وچ تمام
جانی دل دا دل وچ وسدا   الف میم تے لام
اپنے دل وچ سنجاتم سائیں   خطرے لتھے خام
مرشد مکھڑا نور الٰہی   ویکھاں صبح تے شام
راضی سر سبحانی پایا   ہادی یار مدام
روز الستی آگوں عشاقاں   عشق ہے خاص امام

کافی

سہے عشق اللہ دا کھرا مرن توں پہلے مار جیواندا

دھوبی وانگوں دھووے دل نوں میل نہ چھڈے دا ذرا

عاشقاں دے سر کٹیندا عاماں دیندا ڈرا

یار دی سک وچ دردمنداں نوں گھٹ خون دے دیوے بھرا

شیخ سنیان جیہاں ولیاں نوں سوریاں لیندا چرا

مستاں نوں پھڑ سولی چاڑھے پتھر ملیاں کولوں مرا

برہوں بدن دا ماس سکاندا مول نہ چھوڑے ہڑا

راضی وڑ دل اندر بیٹھا کم کسن دے کرا

مرن توں پہلے مار جیواندا سہے عشق اللہ دا کھرا

کافی

کیتے عشق شہید حسنؓ حسینؓ جیہے شہزادے

عشق مریندا پھڑ مشتاقاں نوں قطب ولیاں شاہ شہاں نوں
کر کے دید خرید حسنؓ حسینؓ جیہے شہزادے

تیغ برہوں دی عاشق جھلدے چڑھ سولی تے ربّ نوں ملدے
وڑ وحدت وچ وحید حسنؓ حسینؓ جیہے شہزادے

ہُن ہلا کر میں تے آیا جیندیاں مر کے فقیر بنایا
دے ہر دم درد جدید حسنؓ حسینؓ جیہے شہزادے

عشق راضیؔ دا اللہ نالے وسدا رسدا وچ خیالے
ہے اعظم شان حمید حسنؓ حسینؓ جیہے شہزادے

کیتے عشق شہید

کافی

میری پنہل نال پریت لگی ازل دی اللہ جانے
عاشق عشق امام دے پچھے کھڑے نمازاں نیت

میں ماہی دی ماہی میرا وچوں نہ لبھدی چیت
باجھوں پیارے یار سجن دے رہیا نہ کوئی میت

نینہہ نبھن دی رمز بجائیے یار سکھائی ریت
سک وچ سچ سدائیں گاواں دلبر دے گن گیت

راضی نینہہ اٹھائیے لگے جتھے یار رہے نہ جیت
لگی ازل دی اللہ جانے میری پنہل نال پریت

کافی

محرم راز قدیم — توں ہے میرا ہادی ہردم

توں ہی ساویں توں رواویں — توں ہی ماریں توں جیواویں

کر اپنا کرم کریم — توں ہے میرا ہادی ہردم

وس تیرے وچ ہر شے ہوئی — جیویں چاہیں ہووے سوئی

دے وصل دا جام نعیم — توں ہے میرا ہادی ہردم

نظر مہر دی بھال ضروری — ویکھ ہمیشہ وچ حضوری

ایہو بخشیں حال حکیم — توں ہے میرا ہادی ہردم

فضل فقیرے تے کر توں سائیں — مالک میری لاج نبھائیں

رکھ راضی روح رحیم — توں ہے میرا ہادی ہردم

محرم راز قدیم

کافی

پل نہ جاپن پرے   کر محبّت نال عاشق دے

تیرے ویکھن کارن دلبر پیارے   سکدے رہندے نین وچارے

دل بیوس کیویں کرے   کر محبّت نال عاشق دے

باجھ سجن دے کوئی نہ جانے   ناہیں وندے طول وہانے

اے ساہ نہ سُکھ دا اسرے   کر محبّت نال عاشق دے

تینوں کیویں ریجھاواں دس کوئی انگل   ہتھیں پیریں پلڑا پایا گل

جند درد ہجر کیویں جرے   کر محبّت نال عاشق دے

عاشق کھیڈن برہوں دی بازی   دے سر کردے ربّ نوں راضی

ایہے سودے عشق دے کرے   کر محبّت نال عاشق دے

پل نہ جاپن پرے

کر محبّت نال عاشق دے

کافی

ہر دم یار سنبھال عاشق اللہ دا عشق کماویں

خودی تکبر شان خدائی بے پرواہ ہے ذات الٰہی
رکھو ربانی خیال عاشق اللہ دا عشق کماویں

عشق اندر وچ لایا ڈیرا دل قربانی ہویا میرا
حال حقیقی نال عاشق اللہ دا عشق کماویں

صورت راضی کون سنجانے بے خود تھیوسے مست زمانے
ایہا نینہہ سکھائی چال عاشق اللہ دا عشق کماویں

ہر دم یار سنبھال
عاشق اللہ دا عشق کماویں

کافی

ہُن کیوں تُوں لُکیں — ظاہر باطن ہر جا سائیں

دلبر ہو کے دل وچ بولیں — طرح طرح دیاں رمزاں کھولیں
وحدت دے وچ ٹکیں — ظاہر باطن ہر جا سائیں

بندہ بن کے احمدؐ آیا — رسول رُتبہ مُحمّدؐ پایا
بن یوسف مصر وکیں — ظاہر باطن ہر جا سائیں

دل نظر وچ نُور الٰہی — ظاہر باطن صُورت ماہی
ہر دم راضی رکھیں — ظاہر باطن ہر جا سائیں

ہُن کیوں توں ٹکیں
ظاہر باطن ہر جا سائیں

کافی

عشق اللہ دا مول نہ ٹلدا ۔ مار ملیاں نوں کھلے
آیتاں بدلے دنیا لیندے ۔ پیسے بن دے پلے

نفس دے آکھے چلے ۔ دکھلاوے دی کرن عبادت
فی انفسکم سمجھ نہ جانن ۔ وحدت وچ نہ رلے
عاشق عرش تے سیر کریندے ۔ ملاں رہندے تھلے

علم عالماں وچ عشق عاشقاں وچ ۔ باہو برہوں دی بلے
خداپرستاں نوں فتوے دیندے ۔ کون انہاں نوں جھلے
رب رسول انہاں تے راضی ۔ کم کیتے جنہاں بھلے

عشق اللہ دا مول نہ ٹلدا ۔ مار ملیاں نوں کھلے
آیتاں بدلے دنیا لیندے ۔ پیسے بن دے پلے

حمد

سُبحان اللہ بادشاہ قدیم قلندر

بے عیب ہے لاشریک تُو ہادی میرا شفیق تُو
ہے ساہ توں نزدیک تُو باریک بین با خبر

ہوون تیرا اک خدا مخلوق دا خالق سدا
مالک میرا صاحب سچا دل نور کر نرمل نظر

تیری یاد ہے میری غذا باقی بقا دیویں جزا
نت ویکھ راضی با رضا آکھاں شکر اللہ نشر

سُبحان اللہ بادشاہ
قدیم قلندر

کافی

دل مل گیا نال سجن دے — سٹے رندے مرن جیون دے

واہ واہ عشق حقیقی ہادی دا لگڑا — پا پیچ محبت کیتس تکڑا

سب غیر دا بھولا جھگڑا — وچ اپنے یار ویکھن دے

دتا دل وچ دلبر درشن — ہویا معلوم میرے ہڈ تن

جیہا ظاہر تیہا باطن — اکو اکھے دو نہیں بن دے

لگی سکھ جدید مزید شدید دے — کیتا حرم حواتوں رہوں بعید دے

آیا آواز الستی ہو ہو پدید دے — کیہا کم وچ لکن چھپن دے

سوہنا ساہ کولوں ہے نیڑے — رہیا وس رس اندر ویہڑے

کے دین کفر دے جھیڑے — وچ وحدت حق آکھن دے

رہیا راضی وچ جان جانی — کد ہجر فراق نوں فانی

لستھا اولا الانسانی — چھڈ خیال وجود ہاون دے

دل مل گیا نال سجن دے

سٹے رندے مرن جیون دے

کافی

پُر محبت دلڑی ہوئی بِن دلبر خبر نہ کوئی

آیا وقت وصال پنہل دا مُکا پندھ پہاڑاں تھل دا
میرا محرم یار ازل دا جو آیا ملیوم سوئی

کھولیا عشق نے دل داتاک اے ویکھیا وچ زمین افلاق اے
سب آپے خداوند پاک اے ایہو کلمے کل پیوئی

ہویا رحم دل رب رحمان اے وچ خیال خدائی دھیان اے
سر وحدت حق سبحان اے راضی لامکان رہیوئی

پُر محبت دلڑی ہوئی بِن دلبر خبر نہ کوئی

کافی

واہ واہ عشق پڑھائی نماز مینوں — کر وحدت وچ گداز مینوں

آیا نور نظر صفا سینے اندر — ملیا یار سچا ہمراز مینوں

دل درد ہجر جالے جان جگر — کیتا سوز برہوں ناساز مینوں

آکھاں سچ سخن ویکھاں رج حسن — کرے کون ایتھوں اعتراض مینوں

راضی ہاں تقدیر کیتا رب فقیر — نت نینہہ سکھایا نیاز مینوں

واہ واہ عشق پڑھائی نماز مینوں
کر وحدت وچ گداز مینوں

کافی

واہ واہ عشق پڑھائی نماز مینوں — کر وحدت وچ گداز مینوں

آیا نور نظر صفا سینے اندر — ملیا یار سچا ہمراز مینوں

دل درد ہجر جالے جان جگر — کیتا سوز برہوں ناساز مینوں

اکھاں سچ سخن ویکھاں رج حسن — کرے کون ایتھوں اعتراض مینوں

راضی ہاں تقدیر کیتا رب فقیر — نت نینہہ سکھایا نیاز مینوں

واہ واہ عشق پڑھائی نماز مینوں
کر وحدت وچ گداز مینوں

کافی

چھڈ یار گیوں سُنج بر وچ ، سکھ آپے ستوں وَنج گھر وچ

لگا عشق تے نس گئے سُکھڑے ، لُوں لُوں لپٹے رہے دُکھڑے
پئے ازلوں میرے پکھڑے ، بالے برہوں باہہ اندر وچ

کوئی حال نہ میرا جانے ، سِکے سوز کیتے ہڈ کانے
لائے درداں دل وچ ٹھانے ، لگا ہجر دا تیر اندر وچ

تینوں ترے پانواں پاڑے ، کیتے قول خدا شل پاڑے
اللہ یار سلامت چاڑے ، کر نرمل نور نظر وچ

کیتا فکر فراق فقیرے ، ہویا کانے وانگ سریرے
دے درشن دم اخیرے ، رل راضی رُوح فقر وچ

چھڈ یار گیوں سُنج بر وچ ، سکھ آپے ستوں وَنج گھر وچ

کافی

چھڈ دُنیا چلنا اَج کل ہے — اِتھے رہنا کوئی پل ہے

ہویا زور جگر وچ جاری ہے — کیتی موندھے عشق سواری ہے
جند جان جانی توں واری ہے — لگا کامل نہیں اصل ہے

پئے دُکھ دے پھٹ پُرانے — ہن دلبر درد رنجانے
نت روندے نین نمانے — ہویا پاگل ہوش رل ہے

رب جانے حال اندر دا — نت سہندا سوز ہجر دا
نہ جیندا نہ میں مَردا — کیتا سِک سینے وچ سَل ہے

راضی یار دی یاد بھلاویں نہ — وچ جنت دوزخ جاویں نہ
ہو بقا فنا وچ آویں نہ — با عاشق مست ازل ہے

چھڈ دُنیا چلنا اَج کل ہے — اِتھے رہنا کوئی پل ہے

کافی

تینوں ویکھ سجن سکّے لہندے نہیں
اکھاں تھکدیاں نہیں دل رجدا نہیں

رہیا سوز جگر وچ تیں جانی دا
سانوں برہوں لذید لاثانی دا

لگا روز ازل کل اج دا نہیں
اکھاں تھکدیاں نہیں دل رجدا نہیں

آ درد فراق دا جوش گیا
چھڈ علم عقل نس ہوش گیا

رہیا شرم حیا کوئی لج دا نہیں
اکھاں تھکدیاں نہیں دل رجدا نہیں

ہادی محمد شفیع سانوں یار دسیوں
تیرا نور حسن ارشاد مینوں

بنا عشق بندہ کسے کج دا نہیں
اکھاں تھکدیاں نہیں دل رجدا نہیں

کیتا فارغ عشق دو جہان کولوں
ہویا راضی روح رحمان کولوں

تیں یار سوائیں تار سج دا نہیں
اکھاں تھکدیاں نہیں دل رجدا نہیں

تینوں ویکھ سجن سکّے لہندے نہیں
اکھاں تھکدیاں نہیں دل رجدا نہیں

کافی

تینوں ویکھ سمجھ سکے لہندے نہیں — اکھاں تھکدیاں نہیں دل رجدا نہیں

رہیا سوز جگر وچ تیرے جانی دا — سے برہوں لذید الثانی دا

لگا روز ازل کل اج دا نہیں — اکھاں تھکدیاں نہیں دل رجدا نہیں

آ درد فراق دا جوش گیا — چھڈ علم عقل نس ہوش گیا

رہیا شرم حیا کوئی لج دا نہیں — اکھاں تھکدیاں نہیں دل رجدا نہیں

ہادی محمد شفیع ہے یار مینوں — تیرا نور حسن ارشاد مینوں

بنا عشق بندہ کسے ہج دا نہیں — اکھاں تھکدیاں نہیں دل رجدا نہیں

کیتا فارغ عشق دو جہاناں کولوں — ہویا راضی روح رحماناں کولوں

تیرے یار سوائیں تارے سج دا نہیں — اکھاں تھکدیاں نہیں دل رجدا نہیں

تینوں ویکھ سمجھ سکے لہندے نہیں
اکھاں تھکدیاں نہیں دل رجدا نہیں

کافی

دم جسم دِل جان سبھے سر سجن یار دا
اولا آدم چولا کیتا رنگ عناصر چار دا
آپے عشق ظاہر کیتا عاشق وچوں معشوق سبھے
ہر صفت موصوف مولا چمکار سبھے انوار دا
احد احمد نام دھرایا مجنوں پنہوں ماہی یار دا
لقب صلے اعلیٰ آیا مصطفیٰ سردار دا
جے آدم خدا نہ بن دا ایویں پھر توں مَیں وچوں تُن دا کیویں
طرح طرح جو بولے دا بولیاں لکھ ہزار دا
ہادی ملیا واقف حقیقی نت نویں اسرار دا
وحدت اندر راضی پایا آیا مزا دِیدار دا

کافی

عشق اولڑا دُکھ وے میاں — لگا جان جگر وچ ٹھک وے میاں

ہر دم دِلبر یار سجن دی — یاد سوا کوئی بات نہ ونندی
ہے روز ایہا سِک بکھ وے میاں — لگا جان جگر وچ ٹھک وے میاں

برہ بہادر زور کریندا — دیہہ نظر بھر تیر مریندا
بیٹھا گھر بنا سینا ٹک وے میاں — لگا جان جگر وچ ٹھک وے میاں

مے محبت وحدت والی — دوئی فنا کر ہستی نکالی
پیتم آب حیاتی ڈھک وے میاں — لگا جان جگر وچ ٹھک وے میاں

الف اکھاں وچ یار ٹکایا — ب۔ ت والا ورق ونجایا
سر بار برہ دا چُک وے میاں — لگا جان جگر وچ ٹھک وے میاں

اکو جانی دوئیں جہانیں دل وچ ویکھاں حق سبحانیں
ہاری نور حسن راضی مکھ وے میاں لگا جان جگر وچ ٹھک وے میاں

شعر

آب خاک باد نار
عناصر چار است
وحدت میں شست
تا شود معلوم الٰہی اسرار است

کافی

اساں مسکین زمانے سہینے جو دم سے جینے

صدقے شاہ سجن توں یقینے جو دم سے جینے

موتے پیالا پیونے سو کھا وچ جدائی جیونے او کھا

دُکھاں خون جگر دے پینے جو دم سے جینے

دلبر خط لکھ لکھ مہینے سو سو طعنے جگ دے سہنے

اکھاں سکن دوجا دُکھ ٹینے جو دم سے جینے

وچ صفات دے ذات سمائی جیویں پانی رنگ صنائی

اے او اِکو اِک اکھینے جو دم سے جینے

عاشق ہو کے عشق کماون سر سُولی تے آپ چڑھاون

راضی یار نوں ویکھ رہے جینے جو دم سے جینے

اساں مسکین زمانے سہینے

جو دم سے جینے

کافی

سے اے کو جھڑی کر منظور سائیں
رکھ حاضر وِچ حضور سائیں

تیرے ملن کیتے میں جوگن ہوئیاں
سوز ہجر وِچ روگن ہوئیاں
دل درد کیتا چِٹے چُور سائیں
رکھ حاضر وِچ حضور سائیں

رو رو رہیاں ہک صنم وِچ
بیوس پئیاں غم الم وِچ
لگی تانگ وصل بھرپُور سائیں
رکھ حاضر وِچ حضور سائیں

میں وچاری برہوں ماری
تیرے عشق نے کیتی محض نکاری
ہوئی نیستے نمانی جھور سائیں
رکھ حاضر وچ حضور سائیں

میں مستانی جانی تیری پھاہی
توڑے گندڑی مندڑی جیہڑی پھاہی
کر حال تے غور غفور سائیں
رکھ حاضر وچ حضور سائیں

جتنا تیرا شان اُچیرا
اُتنا منگاں فضل ودھیرا
ہو راضی کنن دستور سائیں
رکھ حاضر وچ حضور سائیں

کافی

اللہ ہادی مدامی ہے	میرا دل جانی دا جانی
اصل ہر حال دا محرم	سبھو کجھ جانن دا جانی
سدا آوے تے جاوے پیا	حسن اپنا دکھاوے پیا
اندر ہو ہو سناوے پیا	خدا انسان دا جانی
آیا وچ راز روحانی	اے سر سری ہو سبحانی
یگانہ یار واحدانی	طلب وچ تان دا جانی
سجن سینے سمایا ہے	نظر وچ نور آیا ہے
عشق ظاہر دکھایا ہے	محبت مان دا جانی
اللہ محمد شفیع راضی	درازی عشق آغازی
انحد وجیندا ساز آوازی	برہ سوزان دا جانی

اللہ ہادی مدامی ہے
میرا دل جان دا جانی

کافی

یار ملیا ہو نروار خلق کولوں ہویا دل بیزار

صورت سجن دی سمائی سینے ہن کیوں جانواں مکے مدینے
دل وچ ہر دم کر دیدار خلق کولوں ہویا دل بیزار

آیا کر کے ویس نورانی اَلْاِنْسَانُ سر سُبحانی
تاج لولاک پا سردار خلق کولوں ہویا دل بیزار

طرح طرح دیاں بولیاں بولے آپے سمجھ سمجھایا ڈھولے
عشق کیتا سب حق اظہار خلق کولوں ہویا دل بیزار

ذرے ہوندا حال فراقی ذرے ہوندا نال ملاقی
درد برہ دی پڑھ اخبار خلق کولوں ہویا دل بیزار

دارالفقر امن پور ٹلا رانجھے فقر دا پھڑیا پلا
جیہڑے وچ ویکھیا سب اسرار خلق کولوں ہویا دل بیزار

کافی

ایہے اکھیاں مارن تیر وے سیاں رانجھن یار دیاں

چستے چٹیندیاں نظر نشاناں شکار دلیں دے کرن یگانہ

پھیر دیون تکبیر وے سیاں رانجھن یار دیاں

پورا کیتوئی سخن سپارا اپنا بخشوئی عشق پیارا

نور حسن دل دھیر وے سیاں رانجھن یار دیاں

ہر کینہ ویلے کئی گالیاں بے خود تھیون وحدت والیاں

تو جانے یار ربھیر وے سیاں رانجھن یار دیاں

وصل دتوئی وقت نزع دے آپے رانجھن وچ رضا دے

رافتے کیتا ہے ہیر وے سیاں رانجھن یار دیاں

ایہے اکھیاں مارن تیر وے سیاں
رانجھن
یار دیاں

کافی

لا گل پیارا توں دل جانی ہووے سب دور دلگیری

تیرے در دا گدا گر ہو پھراں وچ حال فقیری

نہیں کوئی میرا ماہیا تساں باجھوں سچا دلبر

اصل اے دل تیرا ہے گھر محض خاطر صنم گیری

توڑی دیویں شہنشاہی منگاں تیں تھیں تینوں ماہیا

تیرا برہوں یا الٰہی لگا ہے عشق اکثیری

دکھاں جند جان غم گھیری ہجر فراق وچ میری

رہے نت یاد اک تیری سجن صورت بغل گیری

راضی پر دم خدا ہوویں کشا مشکل سدا ہوویں

ہادی نہ پل جدا ہوویں میری کر یار دستگیری

لا گل پیارا توں دل جانی

ہووے سب دور دلگیری

کافی

لاگل پیارا توں دل جانی ہووے سب دور دلگیری

تیرے در دا گدا گر ہو پھراں وچ حال فقیری

نہیں کوئی میرا ماہیا تُساں باجھوں سچا دلبر

اصل اے دل تیرا ہے گھر محض خاطر صنم گیری

توڑی دیویں شہنشاہی منگاں تیں تھیں تینوں ماہی

تیرا برہوں یا الٰہی لگا ہے عشق اکثیری

دُکھاں جند جان غم گھیری ہجر فراق وچ میری

رہے نت یاد اکھ تیری سجن مُورت بغل گیری

راضی ہے ہر دم خدا ہووے کشا مشکل سدا ہووے

ہادی نہ پل جُدا ہووے میرے کر یار دستگیری

لاگل پیارا توں دل جانی

ہووے سب دور دلگیری

کافی

سبحن تیرے عشق کامل
مست محبت بنایا ہے

عاشق اپنا وفا وچ کر
حقیقی نینہہ لایا ہے

کیتم جسند جان قربانی
ملی ہے رمز روحانی

جگر دل دا جو رت پانی
اکھاں رورو سکایا ہے

سینے سک وچ کیتوئی گھائل
میں ہاں بیخود تیرا مائل

سدا دیدار دے سائل
ایہو اک سوال پایا ہے

درد ہے حال حیرانی
بھلیا کل روپ جسمانی

ملیا محبوب سبحانی
قرب قادر کمایا ہے

دلتوں احوال آدم دا
خلاصے خیال اعظم دا

لتھا خطرہ موت غم دا
تساں زندہ کرایا ہے

راضی ہو یار ہمدردی
تیرے در دی ہاں بندی بردی

عطا ہوئی جوان مردی
فدا سر کر دکھایا ہے

کافی

درشن تیرا عشق شفا ہے | دارو درد دلاندا
باجھوں تیرے یار پیارا | ہور نہیں کجھ بھاندا
لوں لوں رگ رگ سینے اندر | توں ہیں آوندا جاوندا
عشق شہباز گھن پنجے وچ | کھاندا ماس ہڈاندا
خیال دی صورت خیال سنجانے | سو سو رنگ وٹاندا
جوڑ اکھاں ہن چھوڑ نہ جاویں | روندا تے کرلاندا
خاطر خاں ہیں تساڈے سائیں | پا غم ویس دکھاندا
ہوون تساڈا حق میرے وچ | ہو ہو آپ بلاندا
سوز برہوں وچ روز نماناں | راضی صبح روح ریجھاندا

کافی

دل میرے وچ دلبر سائیں تیں بن کوئی ناہیں
دین کفر وچوں کڈھ کرایا کیتا عشق اگاہیں

سینا کیتم سیج تساڈا جوڑ اکھاں وچ جاہیں
ترس پوی شل رحم فضل دیاں کر نرمل نور نگاہیں

پاگل پلڑا مرضاں کردا عیب نہ ویکھ کداہیں
آپے اپنا ننگڑا پالیں دل توں مول نہ لاہیں

ویکھ رضا وچ اللہ راضی
جانی جیویں چاہیں

کافی

کر کر یاد تساڈی سجناں	نت آون خیال نویں نویں
میں تساں وچ تسیں میرے وچ	کردے حال نویں نویں
سکھ سُتے نوں تساں جگایا	لا عشق دے جال نویں نویں
چھوٹے لاکوں ہجر فراقوں	سہئے کشال نویں نویں
بن گئے ساتھی دکھڑے میرے	دل دے نال نویں نویں
تیں بن دِلبر لحظہ برابر	لنگھدے سال نویں نویں
آن سائیں سر میرے توں	لا وبال نویں نویں
راضی یار وکھاویں صورت	رب کرے وصال نویں نویں
کر کر یاد تساڈی سجناں	نت آون خیال نویں نویں

کافی

وَ نَفَخْتُ فِیہِ مِنْ رُوحِ ساہ معلوم راز کر
وحدت خدادی دے وچ ہو گم خیال و دم گداز کر
قادر کل شئی محیط وچ سفید سیاہ دید کر
لطیفے دیکھ باطن پدید دل خودی سے باز کر
مُرشد جمال بخشا اے حال حق سے حق آواز کر
جسم فنا کو چھوڑ کے شہباز ہو پرواز کر
اللہ اندر باہر گویم قرب کرم دراز کر
سچے محمدؐ شفیع مولا راضی سرفراز کر

کلام فارسی زبان میں

بَندہ نیست خُدا ہست　　مَن بَندا نے نا ہیستم

سوا دِلدار نہ دَانم　　تَن کیستم مَن کیستم

عشقِ اِسرار او شوّد　　خونِ دریائے وحدت

مَن درد یارم زیستم　　سوز دِلم دِیستم

اَلفِ اَعظم میم منعمؐ　　رازِ منی رُوح پیوست

رحمتِ الٰہی نُورُ اَللہ　　مُحمّدؐ ہست مُحمّدؐ نیست

عینِ عیانِ ذاتِ مظہر　　ظلِ اللہ ہیستم ہیستم

ما گدائے درِ تو بی سخا کُن　　جام وصلش ساقی عطا

دیدار مُصطفیٰ حُسنِ خدا　　ہمتِ عالیِ مُرتضیٰ

دَرون بیرون ہمہ اَوستم　　رَازِ من شوّد این جلوہ نما

آن کیستم　　آن کیستم

کافی

عشق دی تکبیر میں کُٹھی جِند کُسدی رہیاں

عشق دے کیتے بنے رتھوڑے زَن رانجھن نیں ہیر

کدی وصالی کدی فراقی درد کیتا دِلگیر

نیہوں نرالا یار دا لگڑا جانی جگر وِچ تیر

اللہ یادی اپنی کیتی عاشق خیالی ضمیر

بے رنگی دا رنگ سے راضی رہنا حالی فقیر

عشق دی تکبیر میں کُٹھی جِند کُسدی رہیاں

کافی

آئے پیارے سجن مورے ــــ مے خانے مولا مہربانے

دیکھے دل میں دو عالم ــــ کے سرتاج وو

جب عشق عاشق کو مشہور کرے ــــ تب دُنیا سے اُسے دُور کرے

جیسے مجنوں مستانے دیوانے ــــ مولا مہر بانے

میری آگ عشق میں جان جلے ــــ پھر یار سچا کر دھیان سے ملے

دیتا بھر بھر پیالے پیمانے ــــ مولا مہر بانے

رب راضی رضا میں نام کرے ــــ سب پوری اللہ آس کرے

بتا باللہ رہوں بس یگانے ــــ مولا مہر بانے

آئے پیارے سجن مورے ــــ مے خانے مولا مہربانے

کافی

مَیں نہیں کوئی مَیں نہیں
ویکھیا مَیں وِچ مَیں خُدا
جوئی ویکھے سوئی آکھے
یار نہیں اِک دَم جُدا

بے خُودی ہے بھید باطن
جان میں ہر خیال میں
اُہو احمدؐ اُہو حیدرؓ
بقا باشد حق سَدا

غیر اللہ نا ہیں ذرا
اندر وحدت لطافت ہے
راز راضی رُوح پایا
ہُو حقیقی سُن ندا

کافی

دَرداں نال مُلاحظہ دِل دا   عِشق طبیب کریندا

بےکسی دی بُو سُنگھا کے   رَگ رَگ ماس چِریندا

سِک دِیاں سُوئیاں نینہہ دی نَشتر   مُحبّت نال مریندا

جِتھے ویکھے غیر دی رَتی   کڈھ ریشا صاف چھڑیندا

ہنجواں دا پا پانی دھووے   نِرمل ہتھ پھریندا

رُوں رمز دی رکھ پھٹاں تے   پٹی بِرہوں بنیندا

باجھ محبوباں سوز فراقوں   طاقت ہجر بھریندا

رانجھن روح نہ رہندا اوویں   جے تائیں یار نہ نظریندا

کافی

دس کوئی ڈھول ریجھاوݨ دا
ہادی اپݨا آپ وکھاوݨ دا

تیرا نام کریم ذات رحیم
ہر حال سدا الجبار قدیم
سبحان کمال علیم حکیم
توں ہے صاحب صبر سکھاوݨ دا

سب صفت ثنا کر ہار گئے
کر عاجز میں توں مار گئے
بے نام تیرا لنگھ پار تھئے
پڑھ کلمہ قرب کماوݨ دا

بے شک واحد لاشریک غفارا
یا الغیب رفیق مزید سہارا
حمد حمید عجیب نظارا
لاہ اولا آوݨ جاوݨ دا

میرا عشق سچا ایمان بھی توں ہے
ہر درد دوا درمان بھی توں ہے
حق پاک خدا رحمان بھی توں ہے
راضی رب رضا وچ پاوݨ دا

دس کوئی ڈھول ریجھاوݨ دا
ہادی اپݨا آپ وکھاوݨ دا

کافی

ہر وقت تساڈی تانگھ سجن
ہاں چن چکوردی وانگ سجن

رخ نور صفا تیں ماہی دا
ہے جلوہ پاک الٰہی دا
دے بخش جمال جو چاہی دا
ہک سوز برہوں دی سانگ سجن

جمدیاں عشق ہویا دکھ بھائی
رہی جان جسم دی سرت نہ کائی
پھر لذت درد پریم دی آئی
سن نام تیرے دی بانگ سجن

آکھ الست پڑھائیاں نعتاں
قالو بلیٰ دیاں ہوئیاں باتاں
ہُن تیں بیرنگ وچوں دِن راتاں
نظرے فوج حُسن دی چھانگ سجن

عاشق تیرا درشن پا کے
راضی ہویا روح رُلا کے
نال اساڈے نینہڑا لا کے
نت نین لڑن ہو ناگ سجن

ہر وقت تساڈی تانگھ سجن
لگی چِن چکور دی وانگ سجن

کافی

سب نور عجائب اکھیاں نے
رب ویکھن خاطر رکھیاں نے
اک نال بتاں دے لگ رہیاں
اک ویکھن اللہ سکھیاں نے

کئی صاف دسیندیاں ستیاں نے
کئی بلدیاں وانگوں بتیاں نے
کئی رنگ گلابی رتیاں نے
جنہاں عشق دیاں لذتاں چکھیاں نے

بن فوج حسن چڑھ آوندیاں نے
بت رمزے غمزے لاوندیاں نے
ہر طرفوں تیر چلاوندیاں نے
کیہاں تیز تلواروں تکھیاں نے

لاَئین سَجن نت نال رہیا
کر کافی قُرب کمال رہیا
رانجھے گم سوہنے وِچ خیال رہیا
دِل دیدار یار دیاں تکیاں نے

سَب نُور عجائب اکھیاں نے
رَبّ ویکھن خاطر رکھیاں نے

کافی

تیرا ہووݨ دل وچ خیال رہیا — ہر صورت عشق وکمال رہیا

تیرے عشق دی الٹی چال سجݨ — سر جان لیا دل مال سجݨ
کیتا آپ وچھے پیال سجݨ — میں جاتا یار سنبھال رہیا

اس محبت دے میدان اندر — نہیں موت حیاتی خوف خطر
سکھ درد برہ ساڑے سوز جگر — جل ماس گیا ہڈ بال رہیا

اے سر سادہ سمجھ تیں جانی دا — لکھا غم وہم بت فانی دا
ہن کم نہیں قربانی دا — وچ وحدت یار وصال رہیا

جو توں چاہیں سو میں کر دا — آکھن سچ ایہو ہے مہر دا
ویکھیا خالق رب ہے فاعل ہر دا — تائیں کل نوں پال رہیا

واہ وحدت دا ہے شان عجب   کیہ بن آیا انسان عجب
کیتے نیہوں نشر نشان عجب   رنگ سرخ سفیدی لال رہیا

سب ناسوت اُتے ملکوت ڈٹھم   جا جبروت جگہ لاہوت ڈٹھم
ہر ذرّے وچ مشہود ڈٹھم   سب صاحب نور جمال رہیا

رانجھن ویکھیں حق سُبحانی   دِلبر پیارا نُور نُورانی
اندر باہر عین عیانی   دم الاہو رحوال رہیا

تیرا ہوون دل وچ خیال رہیا
ہر صُورت عشق وکھال رہیا

کافی

جنہوں عشق دی چوٹ لگی نہیں
او عاشق دی حالت کی جانے
جس ہادی حق دا پھڑیا نہیں
او وحدت ہدایت کی جانے

ہے ظالم خونی عشق قصائی
چڑھ سینے عاشق دے چھری چلائی
جس کربل دے وچ شہادت پائی
او باجھ سخاوت کی جانے

جو کوئی سر دا سودا کردا
اوہنوں ہر جا ہر دم حق نظر دا
جنہوں ملیا محرم راز اندر دا
او ناز نزاکت کی جانے

جس عاشق نام دھرایا اے
اُس بھار برہوں دا چایا اے
جس اپنا وجود ونجایا اے
او درد ہلاکت کی جانے

جنہوں حیرت عبرت آئی نہیں
او نوں لذت عشق چکھائی نہیں
جنہوں نینہہ نماز پڑھائی نہیں
او رب دی عبادت کی جانے

اللہ راضی ہے خاص فقیراں تے
میں ہاں مست حسن شاہ میراں تے
جیہڑا قادر کل تقدیراں تے
او ہور کرامت کی جانے

کافی

کر آپ تے مُشتاق وے
ڈاڈھا دِتوئی فراق وے
سِک پیار دِی ہیراک وے
دل سخت ہے غمناک وے

آول پوئی شل کو رحم
اکھیاں تے چم رکھاں قدم
تیں بن صنم اے حال ہِم
بے ہوش پئی چوطاق وے

بدلے چا ربّ تقدیر نوں
آکھاں پیر سچے دستگیر نوں
رانجھا مِلا ہُن ہیر نوں
جنہاں دی ہئم اِملاک وے

سب تعریف ہے تیں یار دی
کُل نوں سدا پالن ہار دی
مَیں ہاں بُھکھی دیدار دی
راضیؐ وکھا ماہ پاک کُوں وے

کر آپ تے مُشتاق وے
ڈاڈھا دِتوئی فراق وے

کافی

سجنا یار جلیل وے کر دید حسن بخشیل وے
تیرے بن حال ذلیل وے کیتا عشق علیل وے

ہو بیراگی پھراں اُداسی درد کیتا رنگ زرد سنیاسی
لگی تانگھ طویل وے جانی دل خلیل وے

بھلیاں دا کم کرن بھلائی بخش خطا کر دُور جُدائی
ہو واصل وچ دلیل وے صورت صاف شکیل وے

سک ستاوے صبر نہ آوے
تن بدن وچ برہوں نہ ماوے
آپے سوچ سبیل وے
راضی نال رسیل وے

کافی

بن عشق ہے جو زندگی وہ زندگی درکار نہیں
وصال اللہ کے سوا نماز روزہ کار نہیں

روح نے جب سے سُنا اَلَسْتُ بِرَبِّکُم
یاد ہے بولا مجھے قالُوا بَلیٰ اقرار نہیں

برہ کے بیمار کی اے طبیب تجھ کو کیا خبر
مریض عشق کی دوا بن دیدار یار نہیں

مرتا ہوں نہ جیتا ہوں پڑا عشق کی آگ میں
سوز والوں کو بھلا صبر کبھی قرار نہیں

محبت میں مدہوش کو کرتے ملامت لوگ ہیں
بے درد بندے جیسا کوئی ستم گار نہیں

نہ یہ جہاں نہ وہ جہاں ہے ملک میرا لامکاں
ہر جا خدا ضرب بے رنگ ہے راز مگر اظہار نہیں

کافی

کتھے کیویں کتھے کیویں خدا سارا نظارہ ہے
تماشا یار کرتا ہے گھڑی پل کا گزارا ہے

کتھے مُرغ نعیماں مکہ بھری کتھے خوشحال کتھے قہری
اَنَا ھُو کا اِشارہ ہے گھڑی پل کا گزارا ہے

بے رنگی رنگی صُورت سازی کتھے باہمن کتھے قاضی
کتھے خُونی کنارا ہے گھڑی پل کا گزارا ہے

کتھے چالاں چلے موراں کتھے وانگوں پتنگ ٹوراں
ہادی پیر جا نیارا ہے گھڑی پل کا گزارا ہے

کتھے عیسیٰ کتھے ادریس کتھے سلیمان کتھے بلقیس
کتھے سولی حق پکارا ہے گھڑی پل کا گزارا ہے

کون یہ بولیاں بول رہا ہے   اللہ آدم آپ کہا ہے

سب صاحب ذات پیارا ہے   گھڑی پل کا گزارا ہے

بے خودی تکبیر ہے   یہ عشق کا تاثیر ہے

سر وحدت وچ وسارا ہے   گھڑی پل کا گزارا ہے

ظاہر باطن اللہ راضی   راہ فقیری نیاز ایازی

آپ حجاب اُتارا ہے   گھڑی پل کا گزارا ہے

کافی

بن وسیوں وسدا یار پیارا　　اینہاں اکھاں نوں کی آکھاں میں

خیال اندر دل جوئی آوے　　سوئی ظاہر ویکھاں میں

ورد وظیفے قرآن کتاباں　　پڑھ پڑھ ہویم مست دیوانہ

جاگ چڑھائیاں باکھاں میں　　اینہاں اکھاں نوں کی آکھاں میں

بن ویکھن دے یاری لائی　　ہستی ویہم دوئی ونجائی

اک ہو اک حق راکھاں میں　　اینہاں اکھاں نوں کی آکھاں میں

روپ رنگی دا بے رنگ پایا　　اندر باہر آپ سمایا

نور نظر دا چاکھاں میں　　اینہاں اکھاں نوں کی آکھاں میں

لطف سر دا سانگا عاشق

ذات ظہورا کیتا لا شک

راضی سجن نوں ساکھاں میں

اینہاں اکھاں نوں کی آکھاں میں

کافی

ماہی ملن دا دے کر دلاسا　　سک وچ رکھیوئی اے دل پیاسا

کہاں نواں ہجر دیاں تیں باجھ ماراں　　دردر دے دھکڑے دکھڑے ہزاراں
کر ترس آپے لبھ یار ساراں　　نت ہے وصل دی مُدتاندی آسا

نگڑا ازل دا نیہڑا نبھیساں　　چُم پیر قدماں ندی سر خاک پیساں
ہو ساہ صدقے روڑا ریساں　　رہساں ہمیشہ خادم خلاصا

آوڑیا اندر برہوں مریلا　　جسم جو کر کے مل بیٹھا بیلا
کھا ماس کیتس ہڈاں نوں ویلا　　رج رج کے گجدا ہے مرد خاصا

تیں بن رانجھن مردی نہ جیندی　　سب کا سہیلی مہنے مریندی
طعنے ملامت سرتے جو سہندی　　لوکاں لٹوکاں لوکاں دا ہاسا

لا یار یاری چھوڑیں نہ کلہڑا   پا دام دل نوں زلفاں دا چھلڑا
رکھ وچ حضوری ہر دم سولڑا   کر دیکھ سجناں نت نال واسا

کر قرب سازی ہو اللہ راضی   عاجز ہاں تیرا ہر دم علازی
دے درد اپنا عشق درازی   پا جھات کیتوئی جیڑا اداسا

ماہی ملن دا دے کر دلاسا
سکّے وچ رکھیوئی اے دل پیاسا

کافی

آیا لنگھ رانجھن میرے وچ ویہڑے سجن ساہ کولوں ویکھیا ہیر نیڑے

کتھے تخت ہزارہ کتھے جھنگ سیالیں عشق نے سکھائیاں الٹیاں اور چالیں
سارے سر جا کے توں سانوں وار کھیڑے سجن ساہ کولوں ویکھیا ہیر نیڑے

میں ہاں ازل دی رانجھن دی گولی جس دے الستی پے گئی میں جھولی
ہن قاضی لائے کیوں ساڈے نال جھیڑے سجن ساہ کولوں ویکھیا ہیر نیڑے

راوی دے کنارے مارے ماہیں نعرے
چھیڑو ہو کے بیلے مجھیں یار چارے
چوری کٹ کھوانواں راضی رل کے پیڑے
سجن ساہ کولوں ویکھیا ہیر نیڑے

کافی

کیتا عشق میرے دل وِچ ٹکانا — جتھوں لے کے آیا اوتھے پھر جانا

پہلے پیار دے کے جنت وِچ بہایا — ابلیس دا اساں کی کجھ گنوایا
رب دے ارادے کھوایا جو دانا — جتھوں لے کے آیا اوتھے پھر جانا

دیسوں پردیس مسافر کیتوں نے — جوگی کر جگ وِچ برہے دلتو نے
گھڑی پل اتھائیں آخر چھڈ سدھانا — جتھوں لے کے آیا اوتھے پھر جانا

عرشوں آ فرش تے عبد ہو کہاوے
رانجھن روح نہ مردا سری سر ناوے
بنیا بت مٹی دا مٹی وِچ سمانا
جتھوں لے کے آیا اوتھے پھر جانا

کافی

اللہ دا اولا ہے انسان چولا　　مظہر محمد مکایا چا رولا

الف میم مولا علیؓ عین ہویا　　اتھے آ زبانی کرے کون گویا
جاہل نہ جانن وسے وچ ڈھولا　　مظہر محمد مکایا چا رولا

عاشق حقیقی سارا بھیت پاون　　سجن دیکھ صادق انا الحق الاون
رہبر روحانی عجب راز کھولا　　مظہر محمد مکایا چا رولا

لا الٰہ ہو کے فقیراں نے کہنا　　الا اللہ باقی بقادار رہنا
معنی سمجھ کلمے دی کڈھن غیر بھولا　　مظہر محمد مکایا چا رولا

رانی خوب وحدت دے وچ ہو غواصی　　سنی صاف ہو ہو ہر دم خواصی
ایہو حال ہے آیا فقیراں دا لوڑا　　مظہر محمد مکایا چا رولا

کافی

اللہ پاک توں ہے مدد گار میرا

سچا رب قدیمی قرب دار میرا

قائم کُل دا قادر پالنہار پیارا

اِتھے اُتھے ہر دم تیرا ہے سہارا

مُحبت والا مولا سجن یار میرا

دوہیں جہانیں اِکو توں ہے جانی

حقیقی ہمیشہ نظر نور دانی

رحمت دا دریا بے کنار میرا

اُصل چا اُٹھاویں پردہ میم والا

عِشق وچ وکھاویں جلوہ عین اعلیٰ

راضی رُوح دِل نت کرن یار میرا

کافی

سَدا سائیں اپنا کرم کر وکھائیں
میں تے مہر دیاں دیدار یار بنائیں

بھلا دس تینوں کیویں کر میں بھاواں
توں سوہنا سب کولوں میں کوجھی کہاواں
کملی داماں لگ آپے ننگ پالیں
میں تے مہر دیاں دیدار یار بنائیں

ہوئیاں بیراگن برہوں دی ماری
رکھیوئی رنج کیہا لا کے نال یاری
ہمراز ہادی میرا حال خیال
میں تے مہر دیاں دیدار یار بنائیں

بیٹھے در تے منگدے لے لے کے نام تیرا
راضی ہو قبول ہووے مقصد تمام میرا
صاحب سانوں رحمت دے وچ سنبھالیں
میں تے مہر دیاں دیداں پیا رہنا لیں

کافی

ساڈا حال ہر دم خدا خوب جانے
درد دل دیوانے کیتے نینہہ نمانے

اندر عشق مریلا کھانداماس تن دا
توڑے جوڑاں ہتھڑے نہیں منت من دا
کرداگئی ہزاریں حیران سیانے

طرفوں یار آئے دکھڑے سوغاتاں
نت یاد کراون سجناں دیاں باتاں
منگاں دعا ہمیشہ صاحب شل سنجانے

اصل عشق کولوں ملاں قاضی ڈردے
پڑھ پڑھ کتاباں بڑے مسئلے کردے
برہوں دے نیڑے نہیں مول جانے

جنہاں جان کیتی رب دے حوالے

اوہناں پُر جو پیتے عشق دے پیالے

راضی وچ محبت سدا موج مانے

ساڈا حال ہر دم خدا خوب جانے

دَرد دِل دیوانے کیتے نیہنہ نمانے

کافی

دیندا عشق اصل کوئی چین نہیں پل
سک درد ہجر کیتا سینے وچ سل

نہ ماہی مل دا نہ موت آوندی
جے دکھ پاون جان دی نہ میں نیہوں لاوندی
بنا یار دے وصل جاوے جند نہ نکل
سک درد ہجر کیتا سینے وچ سل

آئی سر سختی ہویا سول ساتھی
سجن آپ اج تائیں پائی ول نہ جھاتی
اگ برہوں وچ دل گئے ہانبن مچ بل
سک درد ہجر کیتا سینے وچ سل

ڈھونڈھاں جنگل جبل رُلاں روہ راوے
نہ مرن دا مینوں کوئی خوف آوے
کلھے چھڈ گیا پنھل پئی جلاں وچ تھل
سک درد ہجر کیتا سینے وچ سل

یاد یار یار کریں تاں مر ویساں
وچ قبر حشر ایویں اُٹھ اکھیساں
آویں سائیں لاویں گل راضی روح نال رل
سک درد ہجر کیتا سینے وچ سل

کافی

عِشق پیارا تینوں ہے کس نے جما یا
کیہہ ذات تیری کِتھوں توں جو آیا

نہ کافر نہ مومن نہ قاضی کہاویں
نہ مُلّاں نہ باہمن نہ گر جے نوں جاویں
بھلا دس کسے کوئی تیرا انت پایا
کیہہ ذات تیری کِتھوں توں جو آیا

کئی دانا دیوانے حیران کیتے
کئی مار عاشق بے جان کیتے
ناطق سر نیزے پر قرآن سُنایا
کیہہ ذات تیری کِتھوں توں جو آیا

طرح طرح دے کئی رنگ وکھاویں
لائیں نیہڑا نبھاون سکھاویں
حسن نال سارا توں طلسم چلایا
کیہی ذات تیری کتھوں توں جو آیا

کتے قطب عالم کتے توں قلندر
خبر ہے اوہی نوں زمیں جس دے اندر
توں ہی خیال راضی ہو دل وچ سمایا
کیہی ذات تیری کتھوں توں جو آیا

کافی

وچھوڑا دِلوں لا کے یارہ یاری
دَرداں دُکھاں وچ عُمر میں گزاری

سِک تیں سجن دی پل نہ چین دیندی
جِندڑی آزاری برہوں دی ماری

تیرا عشق کامل لگا روز ازلی
سوون نہ دیندا کدی رات ساری

فنا کر توں فِردا صدقہ محمدؐ
شفیع ہو شفا دے ہٹا ہر بیماری

بدکار توڑے کمینے ہاں کوجھی
تیری ذات ہر دم ہے مولا غفاری

سہاں دے سُول مَدے ہجر سوز سینے
اندر دل جگر وچ رہیا زوف جاری

ہوس بیراگن راضی ویکھ سائیں
وحدت وصل وچ سدا کرشاری

وچھوڑا دتو ئی لا کے یاریاری
درداں دکھاں وچ عمر میں گزاری

کافی

سجن یار تینوں دس کیویں ریجھاواں
پلڑا پاواں گل زاری کر مناواں

اندر باہر توں ہے ہر شے تے حاضر
کتھے ہور ڈھونڈن میں دلبر نوں جاواں

سَمیعٌ عَلِیمٌ لَطِیفٌ خَبِیرٌ
ہُن حال کیہا میں دل دا سُناواں

آپے کر عنایت محبّت وصال وے
پی کے جام وحدت تیرا قرب پاواں

کافر مومن سب کرن تیری پوجا
میں بھی تیرا سگ سدائیں کہاواں

مُلّاں مسیتاں باہمن وچ مڑھیاں
نمازاں پڑھاں یا دوہاں در تے پاواں

الفقر ویکھیں درویش رَاضی ہے

پنجتن دے وچ ہو تیرا گُن پیا گاواں

سَجن یار تینوں دس کیویں رِجھاواں

پَلڑا پا واں گَل زاری کر مَناواں

کافی

کیتوئی مست پلا ساقی بھر بھر کے پیالے
دلتوئی پیار وکھا یار نوری نین نرالے

اے سر دھر کے تیرے در تے پہلے مر کے بیے جیون
مجھے موت نہیں خوف نہ غمگین ہے تھیون
ہردم حال ہو حق نال رہیا خیال وصالے

صبح شام تیرا نام اکو یاد ہے جانی
مظہر ذات وچ صفات ملیا قرب حقانی
چڑھیا چاہ کیتم ساہ اے جند جان حوالے

کیہا شوق لگوئی ذوق بشر بھیت بنایوئی
اسم آپ جسم جوڑ رہبر روح رلایوئی
راضی روپ تیرا خوب حسن عشق کمالے

کافی

یار تیری یاد وچ تن من تمام ہے   میرا کم ہر دم لینا تیرا نام ہے

سکے سکے سڑدے دکھ دکھڑوے   لگی اگ عشق دی کلہی نہ چھڈوے
سجن سکے تانگھ تیری صبح تے شام ہے   میرا کم ہر دم لینا تیرا نام ہے

باجھوں تیرے ماہی کون ہے میرا   مہر نظر دا پا ہن پھیرا
در دی بردی سمجھ غلام ہے   میرا کم ہر دم لینا تیرا نام ہے

نینہڑا لا کے دلبر ڈھولا   نال راضی رکھنا کیہا اولا
کراں تینوں ویکھ سائیں سجدہ سلام ہے   میرا کم ہر دم لینا تیرا نام ہے

کافی

عشق ہوش عقل سے مغلوب رہا ہے
میرے من میں فقط اک محبوب رہا ہے

نہ دنیا نہ جوانی نہ حسن رنگ رہے گا
ہڈ چم جسم دم نہ کچھ سنگ رہے گا
سینے میں سمایا سجن خوب رہا ہے
میرے من میں فقط اک محبوب رہا ہے

اصل یار حقیقی ہے اللہ پیارا
ہر حال میرے ساتھ جو کرتا ہے گزارا
طالب کی طلب میں مطلوب رہا ہے
میرے من میں فقط اک محبوب رہا ہے

راضی خیال محبت میں ہوا مست ملامی
بر ہے سوز حسیران کیا درد دوامی
وحدت کے دریا میں عاشق ڈوب رہا ہے
میرے من میں فقط اک محبوب رہا ہے

کافی

دل میں ہر دم یار سچے کی　　قربت خلوت راحت ہے

پرت پورت سیرت وفا　　نت صورت منجن کی یافت ہے

دل محل مینارا جسم　　اندر بولے ہو ہو اسم

بے رنگی رنگیں قسموں قسم　　ہر کینہ روپ سہاوت ہے

اپنی صورت آپ دکھاوت　　انا احمد آپ کہاوت

بلی میم محمد چاہت　　کلمہ پاک پڑھاوت ہے

کہیں گورو گوبند لچھمن رام　　کہیں کفر کہیں اسلام

کہیں حسنؑ حسینؑ امام　　شرف شہادت پاوت ہے

وَھُوَ مَعَکُم ہر جا حالی　　فِی اَنفُسِکُم خاص خیالی

راضی رہنا روح دمالی　　نَحنُ اَقرَب سلامت ہے

کافی

آ مِل سوہنا یار اساں وَل ہووَن باغ بہاراں
رو رو رہیاں زار تُسیں ہوئی شن سُن پکاراں

مالک میرا توں سرتاج اے
میں لج تیری توں رکھ لاج اے

اللہ کافی محمد شافی گناہ معافی
بخشیں بخشن ہار بے حد میرے عیب ہزاراں

وحدت والا جام پلاویں
عاشق اپنا چا گل لاویں
کیتا گھائل برہوں مائل میں وچ حائل
حسن دا سردار اک پل دل توں نہ وساواں

دل تے دوڑے عشق دا گھوڑا

درد ہجر کر دور وچھوڑا

قرب کمالت بک سلامت عین عنایت

نینہہ لگا نروار سر سجن توں تن من واراں

آہن تساں وچ لکھ امیداں

دیدار ملا کے ہوون عیداں

اندر چھاتی اسم ذاتی حق حیاتی

ویکھ ایہو اسرار خیال راضی روح سنواراں

کافی

تیرا جلوہ ہے ہر جان میں
تیرے حسن پہ شیدا جہان ہے

دیکھی عجب اعلیٰ اعظم
سبحان تیری شان ہے

کوئی اک نہیں عاشق تیرا
لکھاں ہوئے تجھ پر فدا

تیرے عشق میں سب کچھ ختم
میرا دین دل ایمان ہے

سب کا تو ہی مقصود ہے
میرا معنیٰ محبوب ہے

تو بولتا مجھ میں میاں
تجھ سے بنا انسان ہے

ہوتا رہے درد جگر
رہوں مست تیری یاد میں

میرے حق میں تو جو چاہیتا
سو مانگتا دربان ہے

ہو بایقین دیکھا جدھر
آیا مجھے تو ہی نظر

اندر باہر موجود حق
رہا لامکانی دھیان ہے

کیا خوب ہے صورت سجن
ذاتی سمائی خیال میں

وحدت لطافت مل گئی
راضی ہوا رحمان ہے

ہوتا رہے درد جگر
رہوں مست تیری یاد میں

میرے حق میں تو جو چاہتا
سو مانگتا دربان ہے

ہو بالیقین دیکھا جدھر
آیا مجھے تو ہی نظر

اندر باہر موجود حق
رکھے لامکانی دھیان ہے

کیا خوب ہے صورت سجن
ذاتی سمائی خیال میں

وحدت لطافت مل گئی
راضی ہوا رحمان ہے

کافی

میرا ساہ سر دل جان تُو
میری زبان تُو گفتار ہے
ہر حال خلوت خیال میں
میری دید تُو دیدار ہے

میرے جسم اسم صفات میں
تیری سمائی ذات ہے
سبھے صورت معنی اثبات تُو
وِچ سوچ سمجھ وِچار ہے

میرا عشق حُسن سنگار تُو
میرا رُوح محبت پیار ہے
رگ رگ اسی راز میں
میرا تُو حقیقی یار ہے

معلوم ہوا جو بولتا
تو ہی میرے اندر عیاں ہے
زاہد کہیں عابد ہوا
مست کہیں میخوار ہے

آدم نے کہا لَا اِلٰہَ
تُو نے کہا صفی اللہ
ظاہر باطن ہو حق بقا
ہادی میرا نروار ہے

میرا نورِ مظہر مدام تُو
ہے درد فراق وصال میں
میری بنتِ الٰہی شان تُو
راضی تیرا اسرار ہے

کافی

اے دل تیرا سچا سبحان اللہ سوا کوئی نہیں
جس نے کیا پیدا جہان تجھ سے جدا کوئی نہیں

آیا نظر قرآن میں نحن اقرب انسان میں
مالک ملک ہے اک خدا دوجا بقا کوئی نہیں

یوں حق سمجھ ہوتا ہے سو جو چاہتا کرتا ہے وہ
بیخود ہو رہ مسکین تو ایسا مزا کوئی نہیں

ہر دم شکر کر صبر رب راضی ہووے گا اجر
دیکھا ہے ایسا با وفا جو دوسرا کوئی نہیں

کافی

یار پیارا میرا ازلی توں ہیں محرم حال دا
عشق اندر لائی آتش برہ بانبھن بال دا

درد ہجر وچ مار عاشق کی تیرے ہتھ آونا
آپو جانیں دے بقا سب ذاتی قرب وصال دا

بے کسی نت بیقراری ہن سجن دے ہے مزید
جانی جندڑی سول سہندی دل دکھاں وچ جال دا

راضی جگ وچ پل مسافر
دم گزر جو کر رہیا
نَحْنُ اَقْرَبُ توں ہیں نیڑے
دور کیوں میں بھال دا

مناجات

بن کے پھیری دار فقیر منگاں — در داتا دے خیرات مِلے

کراں طواف تساڈا سائیں — سخی سخاوت ذات مِلے

سرتاج یٰسین دے سہرے گاواں — نال درود سلام پہنچاواں

ویکھن باجھوں کیویں جیواں — وصل معراج دی رات مِلے

توں حسن حسین جاں نی پیارا — علی عثمانی جگر پارا

قُطب ربانی قادر قرارا — ہو ظاہر صُورت ذات مِلے

میرے دُور کرو سب ظلم ظلمت — طفیلے سچے شفیع مُحمّد

صدقہ علی اللہ صمد — نت عشق لذّت جذبات مِلے

رب رحمت دا خاص خزانہ — سب تساڈے ہتھ سمیانہ

راضی ہو کے پھر پلانا — پیالہ وحدت پاک مِلے

مناجات

گنج بخش کیتا ہے فیض سخا ملیا عشق سچا اللہ دا

داتا دان دتا ہے دیدار مینوں سر وحدت خوب خمار مینوں
لگا یار سجن دا پیار مینوں مٹھا ہر دم نور نگاہ دا

آیا یار آدم دے اولے وچ بیٹھا آپ بولے اس چولے وچ
الفقر فقیری لوٹے وچ ہویا سیر سارا سر شاہ دا

اہیں حیرت دے وچ حیران ہاں میں
ہوندیاں نحن اقرب مستان ہاں میں
وچ حبل الورید غلطان ہاں میں
راضی راز رہیا بے پرواہ دا

کافی

دلبر تیرے دیدار تے راضی مستانہ ہو گیا

دارالفقر امین پور جنت آستانہ ہو گیا

ہووں تیرا سچ سجن دل نظر دے وچ سجن

لوں لوں رگ رگ رچ سجن یار یگانہ ہو گیا

واہ واہ جانی جادو کیتوئی وچ پیار قرب قابو کیتوئی

اپنا فقیر سادھو کیتوئی شکر گزرانا ہو گیا

فیض فاروقی ہویا مگر عشق تیرے کیتا اثر

ویکھ حسن نوری نشر سر نذرانہ ہو گیا

دلبر تیرے دیدار تے راضی مستانہ ہو گیا

دارالفقر امین پور جنت آستانہ ہو گیا

منقبت

یا غوث الاعظم اعلیٰ شان
اس عاجز ادمیں تے دھر دھیان

سن فریاد خدارا ہو قریب
آ درس وصل دے عین عجیب
کر بے نصیب دے نیک نصیب
ہووے حل مشکل کل آسان

طالب تیرا غریب کہاوے
باجھ تیرے دس کس در جاوے
محی الدین ہوندیاں کیوں غم کھاوے
پھڑ پیر میراں محبوب سنبھال

اے دِل ہویا گھائل میرا
آہن پا فضل دا پھیرا
نام مُرید پُکارے تیرا
عبدالقادر شاہ جیلانیؒ

تسیں مُردے زندہ کر دے
جن ملائک تیں تھیں ڈردے
لکھاں رہندے دردے بردے
ہیں غلام دوئیں جہان

ایسی کر توں دستگیری
رہے حشر تک فیض فقیری
حال بقا وچ رُوح اخیری
راضی ویکھاں ربّ رحمان

کافی

جے توں ہوویں ربّ دا یار

مَیں مرن توں پہلے مار

عشق اللہ دا بھیت نرالا

نہیں زبان آکھن والا

جنھ سر آیا کرے نہ ٹالا

کئی خُونی کیتے خُون ہزار

عاشق مرن توں مول نہ ڈردے

ہر دم قدم اگیرے دھردے

کم عشق دا پُورا کر دے

رہندے مست الست بے اختیار

اپنی صورت آپے تنہا نیں
رومی راز رموز پچھانی
جیویں شکل برف ہے اصل پانی
غیر ویکھن توں ہو بیزار

فانی سمجھ جسم دا اولا
ہر جاہ ویکھیں مُرشد مولا
وسدا دِل وِچ دلبر ڈھولا
ہور باجھ سجن سب وائے وسار

درد دکھاں تے راضی رہنا
صبر شُکر وِچ کجھ نہ کہنا
یار دے طرفوں سختیاں سہنا
چاہ برہوں دا سر تے بار

کافی

اگ عشق دا تاپ تکھیرا
دل جگر پیا جلے میرا

دلبر باجھوں دم نہ آوے
دور جاناں تاں غم نہ جاوے
چڑھیا سورج تے سبھ اڈاوے
دکھ عذاب انھیرا

تن اندر وچ دکھدا دھواں
ویکھ ملیو سے عشق اگوہاں
راہ اُنہیں دا اصل سوہاں
درد قرب نیں نیڑ ہوں ودھیرا

زامنِ سجن دی انوکھی ریتے
ہر کوئی ہارے کوئی نہ جیتے
پوری یار نے کیتی پریتے
بدھ نیہوں دا گانا بَسہرا

اگ عشق دا تاپ تکھیرا
دل جگر پیا جلے میرا

کافی

مرن توں پہلے مر ضرور　　ہر جا ویکھیں عین حضور

تیغ برہ دی جھل جفا وچ　　تائیں ملسی یار وفا وچ
واصل ہویا نور صفا وچ　　چڑھ سولی تے ہو منصور

خودی والی کڈھ توں خامی　　دل وچ پاویں ہم کلامی
کُلِّ شَیْءٍ محیط مدامی　　ذرا نہ جانیں دلبر دُور

قتل کرن ہے کم عشق دا　　تیغ مرن وچ ہے دم عشق دا
درد ہتھیار ہے غم عشق دا　　عاشق مرد ہوویں مشہور

آپ سنجانیں شک نہ آنیں　　صورت سجن دی صاف سنجانیں
نال لطافت جیویں پانی　　راضی وحدت وچ مشکور

کافی

ذکر اللہ دا نور نزول باقی باتاں سب فضول

آپ کولوں جد ہوویں فانی تیرا تیں وچ بوے جانی
ہر جا نظرے ذات حقانی وحدت اندر کر وصول

لا الٰہ سمجھ صفاتی الا اللہ کر اثباتی
جاں میں پائی اندر جھاتی آپے کیتا یار قبول

مرشد مینوں سر سمجھایا عشق اساڈے حصے آیا
ظاہر باطن اکو پایا بھلا عشق دا درد رنجول

کتھے مومن کتھے کافر کتھے یونس کتھے صابر
کتھے احمد علی حیدر راضی ہویا رب رسول

کافی

میں گھر آیا ڈھولا یار ۔ عام کوں ہے کر اولا یار

یار سکھایا راز ربوبی ۔ شفیع محمد کشف قلوبی
ذات الف دی مکھ محبوبی ۔ میم دا پایا چولا یار

مرشد ہادی سر سمجھایا ۔ وحدت اندر دلبر پایا
کلمہ حق دا عشق پڑھایا ۔ بھیت حقیقی کھولا یار

میں وچ ماہی لاکھ جھوکے ۔ عام نہ جانن جاہل لوکے
دل دے اندر حائل ہو کے ۔ سب مکایا رولا یار

عاشق رہنا ہو نمانا ۔ باجھ سجن دے کجھ نہ جانا
جدھر آکھے اودھر جانا ۔ ہر دم راضی مولا یار

کافی

نہ کجھ ہاں میں نہ کجھ کر دا   نہ وس میرے وچ کجھ نظر دا

اندر باہر واحد رَبّے   ہاتھ سجن گیاں باتاں سبے

ہر کیہہ صورت دلبر لبھے   جیویں تصویر نظارہ مصور دا

درد برہوں نے کیتا نکماں   اندر عشق بیٹھا کر جیماں

پٹ پٹ کھاندا ماس لقماں   پیا پیندا خون جگر دا

ہو مسکین فقیر نماناں   ظاہر باطن اللہ جاناں

ہوس جو صاحب نوں بھاناں   تابع جگ ہے کل امر دا

عاشق چڑھ سولی تے ملدے   مرن کولوں جو مول نہ ٹلدے

راضی یار دا بھیت نہ سلدے   پیالہ پیندے بھر زہر دا

نہ کجھ ہاں میں نہ کجھ کر دا

نہ وس میرے وچ کجھ نظر دا

کافی

الف اکّو رکھیں یار، اپنے وچ ویکھیں یار

چوہدیں طبقیں توں سمایا، محبت رب دی مست بنایا
عین الحق آکھیں یار، اپنے وچ ویکھیں یار

میں وچ میرا ماہی رہندا، خودی تکبّر شان جھیندا
اے سر سارا سچے اہیندا، وحدت نال سکھیں یار

عشق الٰہی دامن گیرے، اسم ذات صفات فقیرے
سینے اندر ساہ سدھیرے، الاھو لکھیں یار

سوز برہ دا بھید نرالا، عاشقاں دے سانبھن والا
رانجھن جھن وچ سب توں اعلیٰ، جگر کباب پکیں یار

کافی

ہے تاں کون آکھیندا ہر اک میرا حکم منیندا
جے بن صورت لبھدا دلبر پھر بندہ کون بنیندا

ہے ہمیشہ ہر جا حاضر ظاہر باطن اول آخر
صورت مورت مولا ساہدر مقصد اک جنیندا

ہے سب آپ جلیل جباری کتھے قہاری کتھے غفاری
سبحان لطیفی نور نظاری وحدت وچ وڑیندا

میں توں والی رمز رلائی شوق شمس دی کھل لہائی
کر منصور اناالحق وائی سولی آپ چڑھیندا

پتلی نوں پا تند نچاوے آپے گاوے آپ بجاوے
راگ سریلا ساز سناوے راضی خیال لڑیندا

کافی

جاں جسم کولوں ہو بیزار — انا الحق دا نعرہ مار
آکھیا مرشد سچے مولا — فانی سمجھ جسم دا اولا
ہور نہ کوئی پھولیں پھولا — ہر دے ہر دا کر بیوپار
طالب طلب اصل نہ چھوڑیں — قرب الٰہیں پر دم لوڑیں
وحدت دے وچ دوئی جا بوڑیں — اپنا سارا سٹ اختیار
غیر خدا نہ جانیں کوئی — ظاہر باطن ہے اوہو ای
جو یسمع یبصر سوئی — عشق نے کیتا حق اظہار
اندر عشق جا دھم مچائی — ہو ہو نال خیال خدائی
اِک ہے اک دی لگی وائی — مست ہویا میں ہوشیار
عاشق کھیڈ برہوں دی بازی — ذکو شکو دے وچ رہ توں راضی
آپے بن دا جا ہیں قاضی — جیویں چاہے کردا یار

کافی

رکھ اللہ دا اک خیال کھیڈ عشق دی خوب دھمال

اپنی صورت بندہ بن دا واہ واہ حسن محمد وندا
مطلب سارا کن آکھن دا ظاہر ہویا جگ جمال

عرش چھوڑ زمین تے آیا کلمہ جوڑ قرآن پڑھایا
آپے دوزخ بہشت بنایا کافر مومن کر بحال

عاشق معشوق دی کرداباتے باطن ذات ظاہر صفاتے
سورج چن وچوں دن راتے واصل ہویا وحدت نال

کتھے پلاوے پیالا زہر دا کتھے سر نیزے تے چڑھدا
عاشق قتل ہزاراں کر دا ملک مالک دا ہے سب مال

ہر جا وسدا دل وچ دسدا ہور نام نہ آوے کسے دا

لے اہیندا او سہی اسدا ہر دم رہندا آپ سنبھالے

کدے جدائی کدے وتھ نہ وائے بے سر آیا حیرت جائے

ملیا راضی یار کمائے سودا کیتا عشق دلالے

کافی

جو ہیں میرے عیب گُناہ بخش مہر کر پاک اللہ

تیری عنایت باجھوں سائیں ڈکھڑے سہندی جان سدائیں
مالک میں توں جیت نہ چائیں لاہ اندھیرا سخت سیاہ

جیویں میرا لکھیوا ای لیکھ اینہاں لیکھاں کیتا اندر چھیک
آپ سنبھالیں اپنا ویکھ ہے رحمت دا توں دریا

عشق تیرے نے حال ونجایا درد برہ چا گھیرا پایا
دل وچ محبّت مچ مچایا سرسے نہ تیں بن راضی ساہ

جو ہیں میرے عیب گُناہ بخش مہر کر پاک اللہ

کافی

ہوونا میرا میں جو چاہیا — احد واحد نام دھرایا

نہ میں اورے نہ میں پرے — ظاہر ہویا ذرّے ذرّے
کُنْ فَیَکُوْن حُکم سرے — سب وچ میں سمایا

ہوش حواسوں کر کے فانی — میں ہی آکھیا لَنْ تَرانی
بیرنگی ذاتی رُوح روحانی — نوری ویس بنایا

خلق میری کُل مُحتاج — عرش فرش تے میرا راج
میں دریا میں اَمواج — رازی صورت میری دا سایہ

کافی

جان پچھان صحیح کر عاشق
خیال حقیقی نال دھیان

جتھوں آیا اُتھے جانا
رُوح جسم وِچ ہے مہمان

جیویں ہونا حق نے چاہیا
ظاہر صُورت بن انسان

اندر باہر سب سمجھ ہے
کڈھ خودی چھڈ شک گمان

سر دی بازی لا کے آخر
جان عشق وچ کر قربان

راضی یار نوں ویکھ ہمیشہ
منہ والا مل میدان

کافی

گم کر اپنا نام نشان   گیان گورو وچ رکھ دھیان

آدم دا کر اولا آیا   فی انفسکم قرب وددھایا
باطن اپنا بھیت چھپایا   ظاہر ہویا سر انسان

کس دے کیتے ٹکدا چھپے دا   کی پرواہ کسے دی رکھ دا
ہر جا حاضر ہووناں رب دا   عشق وکھایا عین عیان

درد برہ جا کیتا فراق   صورت اپنی تے ہویا مشتاق
اُتے افلاک اِتے خاک   کتھے ہویا لامکان

سمجھ صحیح کر توحید یگانہ   آپ نوں مول نہ جان بیگانہ
تور میں دی ہے بات بہانا   جان جسم دا چھڈ گمان

واحد وحدہٗ لاشریک اے
سمجھ اے معنی لطیف باریک اے
نحنُ اَقرب نت نزدیک اے
کل یوم ھُوَ فی شان

نہ تمنا نہ تمکین
ہادی کیتی اے تلقین
فثم وجہ اللہ تے رکھ یقین
اے اوسدا ہے سبحان

آپ ہو عاشق عشق کماوندا
اپنا حسن معشوق بناوندا
سوز گداز دا غمزہ لاوندا
راضی آکھیا اللہ مان

گم کر اپنا نام نشان
گیان گورو وچ رکھ دھیان

کافی

نہ کوئی میری ذات صفات　　نہ نام ہمارا نہ درجات

نہ میں چار عناصر گویا　　نہ میں مومن کافر ہویا
عشق نے غیر اندر کا دھویا　　یہ ہے بخشش نیہوں نجات

ہم کو برہ لگائی ٹھوکر　　زخمی کیا دلبر ہوکر
دونوں جہاں اسی کے نوکر　　جس کا عشق اللہ کے ساتھ

نہ میں ورد وظائف پڑھتا　　نہ میں دوزخ جنت ڈرتا
عاشق صادق سولی چڑھتا　　جیسے منصور ہوا اثبات

عاشق حقیقی مول نہ مرتا　　سر خدا کے آگے دھرتا
گرد سجن کے ہر دم پھرتا　　دل ہر کرتا حق تجلات

نہ میں انگ لگائی بسمی   نہ میں قسمی نہ میں جسمی

نہ میں دین مذاہب رسمی   نہ رنگ جگت ارسات

جوگی جو اس پنتھ میں آوے   گرہو گر کی بات بتاوے

سادھو سنیاسی سو کہاوے   جو مرے نہ مرنا جات

اب کیا جانوں میں کون ہوا ہوں   محبت میں مفتون ہوا ہوں

ہم گم صنم میں گون ہوا ہوں   راضی ہے سوز کیا وصلات

کافی

دل میں محرم یار دم دم بھال نگاہیں

جُھر جُھر دل دیاں لگیاں اکھیاں   نیہڑا لا کے ویکھن سکھیاں
پار توڑے اُروار پرجاں تیریاں جاہیں   دل میں محرم یار دم دم بھال نگاہیں

جندڑی مٹھڑی دیداں کٹھڑی   ہجراں پھٹڑی نہ مڑ چھٹڑی
سوز فراق دی مار سر توں لہندی ناہیں   دل میں محرم یار دم دم بھال نگاہیں

تیں بن ماہی ماہی کوکاں   گھر کھیڑیاں نوں ساڑاں پھوکاں
رو رو بے اختیار دردوں نکلن آہیں   دل میں محرم یار دم دم بھال نگاہیں

آ ہن رانجھن میرا سائیں   ہیر نمانی چا گل لائیں
رانجھن ہو دلدار ہتھ رے جوڑاں باہیں   دل میں محرم یار دم دم بھال نگاہیں

کافی

دردمنداں دے دیرے او یار   آویں پا ویں پھیرے او یار

سکھ تساڈی روز ازل دی   دل وچ رہندی تانگھ وصل دی
ویکھاں راہ چو فیرے او یار   آویں پا ویں پھیرے او یار

سمجھ سودائی مست دیوانہ   مارے مینوں لوک بیگانہ
طعنے مہنے تیرے او یار   آویں پا ویں پھیرے او یار

چنگا توڑے گندا مندا   جیہا تیہا ہاں تیرا بندہ
عیب نہ ویکھیں میرے او یار   آویں پا ویں پھیرے او یار

جوگی ویکھیں راضی ساگی   برہوں کیتا حال بیراگی
عشق بدھے سر سہرے او یار   آویں پا ویں پھیرے او یار

دردمنداں دے دیرے او یار   آویں پا ویں پھیرے او یار

کافی

ساڈے دل وچ دلبر یار دِسدا　　نیڑے نَحنُ اَقرب نروار دِسدا

اَنا احمد آپ الکھ وَن والیا　　ملکھ محمد ہو کے وکھاون والیا

کر نور حُسن دا ہنگھار دِسدا　　نیڑے نَحنُ اَقرب نروار دِسدا

کتھے مُوسیٰ تے کوہ طور ہویا　　کتھے سُولی تے منصُور ہویا

کتھے نوک نیزے تے اظہار دِسدا　　نیڑے نَحنُ اَقرب نروار دِسدا

وچ وحدت عاشقاں حق پا لیا　　جیندیاں مر کے دوئی والا ڈکھ ٹالیا

الو اکھ ہے سب دا اختیار دِسدا　　نیڑے نَحنُ اَقرب نروار دِسدا

کتھے داتا ہو دستگیر آیا　　کل ولیاں دا سر پیر آیا

بن مُرشد میرا غمخوار دِسدا　　نیڑے نَحنُ اَقرب نروار دِسدا

راضی غیر خدا نہیں کوئی لبھدا　　ویکھیا ہر شے وچ ہے ہوونا رب دا

لگا عشق الٰہی اسرار دِسدا　　نیڑے نَحنُ اَقرب نروار دِسدا

کافی

کیہں لائیوں وو یار کیہں لائیوں
دام زلف دا گل پا گیوں وو یار

دم دم تساڈی سک ستاوے
اگ عشق دی جان جلاوے
دے کے درد وچھوڑے والا چٹ چا گیوں وو یار

برہ دیاں سر تے چڑھیاں گھٹاں
سہ نہ سکدی ہجر دیاں سٹاں
سوز فراق دا پھٹ دکھا گیوں وو یار

جے توں آویں کراں بسم اللہ
ہووان سجن توں صدقے ساہ
دل خیال وچ سینے سما گیوں وو یار

تیں بن دلبر رو رو رہیاں
ہوش حواسوں بیوس پیاں
صورت راضیں نین وکھا گیوں وے یار

کیہہ لگیوں وے یار کیہہ لگیوں
دام زلف دا گل پا گیوں وے یار

کافی

سکھ ریت پریت نبھاون دی
اتھے آون دی اُتھے جاون دی

اتھے رب ریجھاون آئے ہاں
کامل عشق کماون آئے ہاں
سُولی سر چڑھاون آئے ہاں
سر شاہ سجن توں وارن دی

ہے صُورت سنبھان شریعت دی
ہے رمز عیان طریقت دی
سب مطلب حال حقیقت دی
نال ہادی خیال ملاون دی

صافی سمجھایا مرشد سائیں
نال اساڈے دل ملاویں
توں میں دے وچ فرق نہ پاویں
راضی یار دا درشن پاونڑ دی

سکھ ریت پریت نبھاونڑ دی
اِتھے آونڑ دی اُتھے جاونڑ دی

کافی

اللہ مٹھا کھوہ کھنا دے   پانی پاک پلائیں یار

پیون سیتی سرد ہووے دِل سینہ   لذت دار بنائیں یار

جیڑے جناور راہی مسافر   پی کر دیون دعائیں یار

گھر فقر دا خاص امن پور   وسدا ویکھ سدائیں یار

عاشق اپنا راضی رکھیں   روح رمز رلائیں یار

اللہ مٹھا کھوہ کھنا دے

پانی پاک پلائیں یار

کافی

عشق حُسن دی لگی لڑائی
دونواں لایا زور اکھوڑ
رب حُسن دا شان ودھایا
وِچھوں نیہوں نچوڑ
فوج حُسن دی کیتا ہَلہ
رب دوناں دا کرے شل بھلا
عشق وچارا پاگل پلا
اگوں کھڑا ہتھڑے جوڑ
عشق نمانا ہویا نتانا
آکھے ہارن باجھوں جتیا نہ جانا
ایہو کم حُسن نوں چنگا بھانا
صُلح کرن دی پئے گئی لوڑ

طرح طرح دے ناز اُوّلے

تاب حُسن دا کوئی نہ جھّلے

نال نیازاں سر رکھ تھّلے

ناطہ عشق نبھایا توڑ

عشق عاشق دے دل وچ بہندا

حُسن اکھاں وچ راضی رہندا

رکھن ترس کدی نہ کہندا

تخت شہانہ آئے چھوڑ

کافی

جان کرن قربان عشق جنہاں نوں لگے لگے
دل وچ یار یگان بحر حقیقی وگے وگے

درد برہ وچ عاشق رہندے سوز سجن دا ہردم سہندے
مر کے جیون مردان موت کولوں ہو اگے اگے

فَقَدْ عَرَفَا رَبَّہٗ عارف جانن صورت اپنی آپ سنجانن
نال ماہی ہر آن تن اساڈا تگے تگے

راضی نیڑے نَحْنُ اَقْرَبُ ظاہر باطن مولا مطلب
وحدت سر سبحان غیر دے بھولے جگے جگے

کافی

یاد رہیا دِن رات سجن میرے نت سجے کھبے
دل اندر پا جھات یار حقیقی لبھے لبھے

الست بربکم عشق آکھایا قالو بلیٰ دا قول سکھایا
ہر صورت وچ آپ کم کریندا سبھے سبھے

آپ رکھ دا نام آدم و نفخت فیہ نال معکم
آکھ ایہو کلمات رُوح بنا وچ دبے دبے

بندہ بن وچ آپ بہندا آپ آکھیندا آپ سُنیندا
ہر جا صاحب ذات راضی کتھوں آئے امام اَبے

کافی

بھیت باطن ہویا ظاہر راز حق رُکن دا نہیں
آندا جاندا ہر گلی وچ یار کِتھے لُکن دا نہیں

فِی اَنْفُسِکُمْ عین عیانی الانسانی سر سُبحانی
بحر وحدت دل دے اندر وگ رہیا سُکن دا نہیں

احد وچ احمد عین علی ہے صورت ساڈی حسن حسین
آپے نوں آپے سجدہ کردا غیر کوئی جُھکن دا نہیں

راضی رہبر راہ وکھایا ہر جا حاضر حق سنجان
دُکھ دوئی دا وہم وجودی خیال دم چُکن دا نہیں

بھیت باطن ہویا ظاہر راز حق رُکن دا نہیں
آندا جاندا ہر گلی وچ یار کِتھے لُکن دا نہیں

کافی

جان جانی دے کر حوالے — لاخوف ہو عاشق رہیں

فنا باجھوں بقا والا — بھیت نہ پایا کہیں

عشق لگا حیران ہویا — خبر نہیں میں کون ہیں

جو کوئی آپ سوئی جانے — بے حال چا کیتا جھیں

ویکھ ظہورا یار سجن دا — بھل گئی اپنی پچھان

جو چاہندا سو ہو رہیا — سب سمجھ توں چپ کر بہیں

ہے اہو اندر باہر — کڈھ وچوں توں آپ نوں

وچ لطافت خیال ہر دم — وحدت بنا واصل نہیں

آیا اصل اعتبار وچ — اولا لتھا انسان دا

بے مثل صورت کمال — لا مکان لا شک یقین

فثم وجہ اللہ جا بجا — موجود عاشق جان دے

لا الٰہ دی لا چھری — نفس امارہ نوں کہیں

راضی تیڑے ساہ کولوں رمز روحی کر صحیح
توحید پیالہ جس نے پیتا کیتا غیر کل تارک تھیں
جان باہو دے کر حوالے
لا خوف ہو عاشق رہیں
فنا باجھوں بقا والا
بھیت نہ پایا کہیں

کافی

اللہ قلندر باطن ظاہر حاضر ناظر

تن قلندر ویس بنایا من وچ اپنا آپ چھپایا
ثابت عشق نے کر دکھایا آیا پا نورانی چادر

آ لگا جد عشق پیارا تد میں ہویا بے اختیارا
راضی رب نے پالنہارا مالک پروا حافظ ناصر

کافی

اے یار تیرے عشق میں جفا بھی ہے وفا بھی ہے
مرنا بھی ہے جینا بھی ہے نقصان بھی ہے نفع بھی ہے

ملنے کی طاقت نہ رہی دل شکستہ ہو گیا
دستور تیرے درد میں فرقت بھی ہے رضا بھی ہے

میری رہی اس بھید کی کیسے تو مجھ سے چھپ رہا
حسن صورت بے مثل ظاہر بھی ہے صفا بھی ہے

عاشقوں کا اک فقط محبوب ہی ہے مقصود ہے
تو مرض محبت کی دوا دارو بھی ہے شفا بھی ہے

ہونا تیرا ہر جا سجن ہر ہوں کیا ثابت قدیم
راضی ربانی روح کو قربت بھی ہے شرفا بھی ہے

اے یار تیرے عشق میں جفا بھی ہے وفا بھی ہے
مرنا بھی ہے جینا بھی ہے نقصان بھی ہے نفع بھی ہے

کافی

صُورت سجن دی ویکھ کے عاشق ہکا بکا ہو گیا
وچ محبت مجنُوں وانگوں پُختہ پکا ہو گیا

واقف کیتوئی اپنے گھر دا قادر قلندر اندر دا
ہر دم ہادی حق نظر دا غیر غرقا ہو گیا

دَما تشاؤں دی سمجھ اشارت هَلْ اَتٰی وچ ہویا ثابت
باطن اللہ ظاہر چاہت مُرشد مَکّہ ہو گیا

عشق سنائی آواز ہُو دی تیری سب جا ہے مشہُودی
دھوپو وحدت نال وجُودی صاف ورقا ہو گیا

توں جس نُوں چاہیا یار بنایا اِکو جیہا کر وکھایا
خیال میرے وچ توں سمایا راضی تیرا ترکا ہو گیا

صُورت سجن دی ویکھ کے عاشق ہکا بکا ہو گیا
وچ محبت مجنُوں وانگوں پُختہ پکا ہو گیا

درود سلام

پڑھاں درود صلوٰۃ محمد — پاک ہے تیری ذات محمد

رب سچے نے کیتا ظہورا — نور حسن تجلات محمد

باطن اللہ ظاہر صورت — حق وصل تسلات محمد

انا احمد بلا میم — دور ہوئی فرقات محمد

امت سب دا بھارا چایا — آپ معراجدی رات محمد

اندر باہر ویکھاں ہر دم — پادل نظر وچ جمات محمد

روز الست سمایا سینے — عشق اصل اثبات محمد

اتھے اتھے مولا میرے — وس تیرے ہر بات محمد

نال میرے نت راضی جانا — ساتھ ساہ دے قربات محمد

پڑھاں درود صلوٰۃ محمد

پاک ہے تیری ذات محمد

کافی

جان لیو جب پریتم پیارے — تم ہو سب میں ایک رے

میں تجھ میں گم ہو جاؤں رے ساجن — تو مجھ میں گم ہو دیکھو رے

درشن دے موہے پرسن کر دیو — راکھیو اپنے ساتھ رے

مکھ سوں گونگھٹ اٹھا کے پیا — پکڑ لو ہمرا ہاتھ رے

اگ برہوں میں جل گیو جیئڑا — لاگو کلیجے سیک رے

کرپا کیجیے دیال داتا — سانچے نام کا دیجیے دان

تو مات پتا تو مرا میتا — تو اللہ تو بھگوان

دکھ سکھ بہتر سنگ ہو راضی — کروں وینتی ماتھا ٹیک رے

جان لیو جب پریتم پیارے

تم ہو سب میں ایک رے

کافی

سادھو سمرن خاص کرتے ہیں

نام رام کی پوجا رے

ہر میں ہر کی ذات پرکھ کر

ایک سمجھ نہیں دوجا رے

بھگت بھجن میں بھگتی کرتا

اپنے آپ میں سُوجھا رے

صُورت رُوح بناوت مُورت

کام اسی میں رُوجھا رے

مٹھ مکان ہے اسی کا

مسجد مندر گرجا رے

گنگا تیرتھ مکّہ مدینہ

مولا من میں کھوجا رے

سن منڈل میں سرتے سنبھل کر
میں معنیٰ میں مرجا رے
جیتا کرے پھر نہ مارتے
لامکانی ہو جا رے
سانس سانس کے راضی دیکھتے
پریم نگر کا کوچہ رے
جوگی بن کر بین بجاوتے
گر سر گیتے سمو جھا رے

کافی

سادھو سُن مکھ ساتھ سجن کے

پریم گلے میں ہونا رے

آگ عشق میں جان جلا کر

دِلبر کا دِل کھونا رے

اگم منم کی لگن لگی ہے

ہسنا کیا پھر رونا رے

سُولی چڑھنا سیس کٹانا

خُون سے ہاتھ رنگونا رے

گورو کرت ہے قُطب قلندر

پارس لگ ہو سونا رے

رُوپ رام کا رَاضی دَھرنا

وَحدت سے دوئی دھونا رے

کافی

تجھ بن کبھی کوئی نہیں صورت نظر میں آئی رے
دلو مگھٹ موہن سر باندھیو مکھ سے بنسی بجائی رے

ہر گھٹ بستے احد ازلی اور نہ سوجھت کو
سانس سریر موہے آوت جاوت قدرت اللہ ہو
کیتک نام لیو دھر اپنے ہر ہر بات بنائی رے

کارن ہار تجھ کو مانت کہت سنت سب دیکھت جانت
ہمرے مالک تم ہو داتا موہے جھولی بھیا پائی رے

اے کن کار کریو اب کرپا درشن بخش دیو مہاراج
پوجت الکھ پوجاری رامن ہو سادھن سنگت یکتائی رے

کافی

ہم نے دیکھی ہے دل نظر میں صورت خیال تیری
ہر جا جمال جانی قدرت کمال تیری

برسے ہے کیا ہے بے خود آئی جو موج مستی
کھیلتا ہوں عشق میں قلندر دھمال تیری

تیرے کرم سے مولا ہو گئی مراد پوری
وحدت ملی ہے مجھ کو قربت ہر حال تیری

محبت مدام کر دی سینے اندر صفائی
راضی کو بس رہی رحمت سنبھال تیری

ہم نے دیکھی ہے دل نظر میں صورت خیال تیری
ہر جا جمال جانی قدرت کمال تیری

کافی

جد درد عشق حاصل ہویا

تد شدہ ہنرے سارے سمجھ

احد احمد ذات اِک ہے

کثرت وحدت کُل رہے

پردہ بندہ ہے پردہ اللہ

غیر خُدا ہو گُم گیا

الانسان سر حقانی

سائیں ہتھ بات کہے

آدم عزرائیل آپے نہ جانے

ہمہ اوست وِچ تحقیق

خود خلیل خود محمّد

سر پیغمبر آپے دمے

کافی

عشق تیرے حسن پر کر دیا شیدا مجھے

درد دلبر مل گیا یہ ہوا فائدہ مجھے

الست بربکم سن لیا جب روح نے

قالو بلیٰ کے واسطے تو نے کیا پیدا مجھے

محو محبت نے کیا سوز میں سوزاں ہوئے

نسیان ہے غمگان ہے ملنے کا دے وعدہ مجھے

رہا دیکھ تو سب حال میرا کہنے کی کچھ حاجت نہیں

راضی ہے خدائی خیال کا بر ہے سکھایا قاعدہ مجھے

عشق تیرے حسن پر کر دیا شیدا مجھے

درد دلبر مل گیا یہ ہوا فائدہ مجھے

مدح غوث الاعظم محبوبِ سبحانی
شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

کوئی خالی نہ رہے تیرا سائلین
یا سیّد سخی بادشاہ محی الدین

توں رہبر حقیقی راہ دا
کر بزمل نور نگاہ دا
ہووے دور دکھ سرساہ دا
منں واسطہ اللہ دا
دے زیارت باطن ظاہرین
یا سیّد سخی بادشاہ محی الدین

تیرے جیہا سارے جگ وِچ

نہ ہویا ہوسی ہور میراں

بے زوریاں دا توں زور میراں

جیویں شیخ سناں گیا سَور میراں

ایویں مَیں بَدکار اُتے کر غور میراں

اپنا سگ سمجھ گدا مسکین

یا سیّد سخی بادشاہ محی الدّین

مئے وحدت دا جام پلا پُر دستی

کر بے خود مستی الستی

ہووے فنا میری سب ہستی

قول قالو بلیٰ ہے تسکین

یا سیّد سخی بادشاہ محی الدّین

سُن پُکاراں عَبدُالقادِر
ڈھک عیب میرے پا ہتھیں چادر
توں محبوب سُبحانی ربّ دا ماہر
اولاد اِمام علیؑ حیدر
تیرا نانا مُحمّدؐ مُرسلیں
یا سیّد سخی بادشاہ مُحی الدّین

تینوں اللہ کیتا ہے تے حاکم
دائم قائم غوثِ اعظمؒ
جل تھل نانگ بلائیں خادم
سبھے جن ملائکے آدم
عرش فرش ہوئے تابعین
یا سیّد سخی بادشاہ مُحی الدّین

تیرا طالب غریب مرید ہاں
بیٹھا در تے عاجز عریض ہاں
نت نازک حال ضعیف ہاں
توں طبیب میں مریض ہاں
ہو شفیع شفا کر فیض مبین
یا سید سخی بادشاہ محی الدین

توں مظہر نور الٰہی دا
توں پیر ہے کُل خدائی دا
دے دان داتا جو چاہی دا
وِچ قبر حشر مُکھ مُصطفائی دا
راضی ویکھو آکھاں اَلحمدُللہ رب العالمین
یا سید سخی بادشاہ محی الدین

دُعا

مہربانی تیری کے انتظار میں بیٹھا ہوں نگاہ کرم کی آس کر
ہو یگانہ یار تو درد دوری ناس کر

تو سمیع تو لطیف تو کریم شان اعظم ذات رحیم
سبحان صورت حق قدیم نور میں نرمل مجھے محبت اپنی یہ خاص کر

تو جو چاہتا کر ڈالتا مخلوق سب کو پالتا
تیرے سوا کوئی نہیں مالک مجھے سنبھالتا

شکر نکلے روح سے صبر میں دل راس کر
ہاتھوں سے بنایا انسان کو قدرت کمال سے

اپنا حسن ظاہر کیا جلال و جمال سے
اب کل میں قائم ہے تو ہی جب دیکھتا ہوں پاس کر

حکم تیرا چل رہا ہے بادشاہ کبریا
تو ہی میری ابتدا تو ہی میری انتہا ہر حال راضی با رضا

دیکھ پوری پیاس کر

کافی

سدا ہے مینوں تیرا شوق شفیع — عشق ونجایا غیر سب ہستی کر نفی

اوکیں جا بے جتھ توں نہیں — وچ لطافت چھپ رہیا

اندر باہر آپ آکھیوں — نحن اقرب و فی

آپ انا الحق الاویں — روپ کر منصور دا

حکم تیرا چل رہیا — کل روح بدناں وچ خفی

اتے بھی توں اتے بھی توں — قادر قلندر جا بجا

خیال ہر دم نال ہے — ہادی سخی راضی رفی

سدا ہے مینوں تیرا شوق شفیع

عشق ونجایا غیر سب ہستی کر نفی

شعر

عشق اول نیست کردن — یار ما تفرید

تا شود حق الیقین — قابل توحید

کافی

دوست دِلبر کے سوا　　دل کہیں لگتا نہیں
اِس درد سے جاؤں کہاں　　یہ بھی ہو سکتا نہیں

محو محبت میں محض　　حیراں سر گرداں ہوں
بن سجن فراق میں　　اپنی خبر رکھتا نہیں

یا اِلٰہی کر کرم　　دیدار دے محبوب کا
تیرے فضل سے عاشقوں کو　　رہنا ہے صبر یکتا نہیں

برپے کیا بے خود مجھے　　آتش لگائی عشق نے
معلوم ہے تجھ کو اے صنم　　راضی بس میں کچھ رکھتا نہیں

دوست دِلبر کے سوا　　دل کہیں لگتا نہیں
اِس درد سے جاؤں کہاں　　یہ بھی ہو سکتا نہیں

دُعا

یا ربّ سچّا رحمت تیری کب سے مجھے مل جائے گی
ہر حال میں جو مصیبت سر پہ آئی ٹل جائے گی

قرآن میں فرمان ہے لَاطَقْنَتُوْا وعدہ وفا
بخش دے میری خطا ظلمت سبھی چل جائے گی

بندہ بنایا اس واسطے غفار کہلانے کے لیے
رَبَّنَا ظَلَمْنَا آگے تیرے دل سے نکل جائے گی

ہر عیب سے ہر دم پناہ مانگتا ہوں بے بہا
پھر روح راضی میں اے خدا تیری رضا مل جائے گی

یا ربّ سچّا رحمت تیری کب سے مجھے مل جائے گی
ہر حال میں جو مصیبت سر پہ آئی ٹل جائے گی

کافی

چودھویں دے چن ویکھاں نہ تیہہ[٣٥] دے اُنتیہ[٢٩] دے
تیرے سجن برہوں مینوں وات پائے شیہنہ دے

حسن ہادی والے زلف دے پئے پیچ گل
نین نیناں نوں لڑن ناگاں وانگوں نیہنہ دے

اُبرو تیرے کجکماں تیر الف دے لگے
بجلی مثل چمکن جیویں بادل برسن مینہہ دے

محبوباں دی چال اُلٹی عشق حق سمجھا رہیا
عاشقاں نوں مار ایویں طرف اپنے گیہنہ دے

راضی کیتا سبھناں اصل وچ محبت محو کر
بعض دل زوری لُٹن دھاڑے مارن ڈیہنہ دے

نعتِ شریف

سب سے ہے تو افضل سدا یا محمد مصطفےٰ
اللہ کا تجھ پر سلام کہتا رہوں صلےٰ اعلیٰ

تیری مثل کوئی نہیں دونوں جہاں میں اے غنی
میری بھی کر مشکل کشا ہر حال مولا مرتضےٰ

آگے تیرے فریاد ہے صاحب میرے دکھ درد کی
جب تو سنے تب رب سنے ہو شفیع اب دے شفا

تو بھی کریم رب بھی کریم میرے لئے کافی کمال
جوش رحمت میں جلوہ دکھا سبحان صورت حق بقا

در تیرے کا سگ ہے راضیؔ ترس کر طالب اوپر
بخش دے ہر دم حضوری عاشق سچا اپنا بنا

نعتِ شریف

محبوبِ پاکِ ربِّ احمد عجیب اعلیٰ
نورِ جمالِ حق دا حسنِ کمال والا

جاری سخا جو ازلی مشہور ہے محمدؐ
میرا بھی درد کرنا غم دور ہے محمدؐ
اِتے اُتے اُمّت سب دا رکھیں سنبھالا
نورِ جمالِ حق دا حسنِ کمال والا

اللہ دے زیارت ہر حال کر حمایت
تیرا عشق کامل رحمت رہے عنایت
توں پُر پلایا دِلبر توحید دا پیالہ
نورِ جمالِ حق دا حسنِ کمال والا

تیرے لُطف کرم دی ہر دم ہے لوڑ مینوں
پھڑ بانہہ مولا میری ساری ہے لاج تینوں
راضی ہے فقیر اپنا ویکھیں سدا سنبھالا
نور جمال حق دا حسن کمال والا

محبوب پاک رب دا احمد حبیب اعلیٰ
نور جمال حق دا حسن کمال والا

کافی

مُرشد دے میخانے وِچوں مَیں وحدت دا جام پیتا
دِل وِچ مُدام عشق نے حق دا ہنگام کیتا

فانی ہوئی جو ہستی محبّت نے چاڑی مَستی
بر سَر خُدا پرستی آیا احوال الستی
کر کے حال خستی صاحب انعام کیتا

باطول بنا کے سر تے برہ برسات لائی
رِم جھم عجیب پَر دَم کِن مِن چا لات لائی
بجلی چمک رہی سے تجلّی تمام کیتا

نینہ دے نشے نہایت مخمُور کر دکھایا
ہوش حواس سارا کافور کر دکھایا
لا نیخ نال دِلبر قُدسی کلام کیتا

واہ واہ مِلی فقیری ــــ ہے پیری کِتھے اُمیری
داتا دا بن گدا گر پایا ــــ اے فیض دستگیری
مسکین ہو کے راضی سب نوں سلام کیتا

مُرشد دے میخانے وچوں میں وحدت دا جام پیتا
دل وچ مدام عِشق نے حق دا ہنگام کیتا

کافی

کامل قدرت ہر کیہنہ صورت   نظرے خاص خدا

کُل دا مالک سچا خالق   واحد ذات بقا لائق بخشش لوا

لَا تَقْنَطُوْا دا سچا وعدہ   آیا خوب تیہا

اِنَّهٗ یَغْفِرُ ذُنُوْبَ جَمِیْعًا   کیتا قول نبھا باقی بخشش بقا

آپ علیم حکیم سخی ہو   بے حد عین عیان

تو ہے دارو دَرد میرے دا   درشن دیویں دوا ظلمت مرض مٹا

عشق کمال مکمل ہووے   خبر حسن دا پا

عاشق اپنا مائل کر کے   بیخود مست بنا وحدت وچ سدا

ہر دم حال اندر دا محرم   ہم دم یار اکھا

دو جگ اندر ویکھ سلامت   راضی وچ رضا کر لطف عجیب عطا

کامل قدرت ہر کیہنہ صورت
نظرے خاص خدا

کافی

ایہو یار کیتا احسان

بخش بقادی صورت ہادی

اگ عشق دی جی جلایا

برہوں اندر وِچ بانبھن لایا

درد کیتا دیوان

بخش بقادی صورت ہادی

لگے سجن دی سک سوائی

بُھل گئے مائی بابل بھائی

چھوڑیم وطن جہان

بخش بقادی صورت ہادی

مرن توں پہلے مار گھتیو نے
دھڑ توں سر چا دھار کیتو نے
چیڑھ سُولی تے سیلان
بخش بقادی صُورت ہادی

عشق اللہ دا ہویا کامل
راضیؐ مُرشد ہر دم شامل
بن رہیا دِل جَان
بخش بقادی صورت ہادی

ایہو یار کیتا احسان
بخش بقادی صُورت ہادی

کافی

اساں حق نوں جاتا حق وے
کڈھ آپے اپنا شک وے
سٹ دوئی دور کر غیر نوں
بنت دیدار یار تے رکھ وے

سانوں عشق نے یار وکھالیا
سوہنا سینے صاف سما گیا
کھول وحدت والی اکھ وے
کڈھ آپے اپنا شک وے

پایا ربّ حال فقیر وے
کر صدقے شاہ سریر وے
ہویا عاشق پورا پک وے
کڈھ آپے اپنا شک وے

اے دُنیا فانی گھر وے
چھڈ مرن توں پہلے مر وے
جے توں ملنا نال الله وے
کڈھ آپے اپنا شک وے

راضی ہے مسکین الله دا
وچ محبّت مست نگاہ دا
ویکھیا سچّا سمجھ نہیں وکھ وے
کڈھ آپے اپنا شک وے

کافی

ڈُٹھا نال یقین بے شک ہے

سب حق ہے حق ہے حق ہے

ہے الف میم دا مِلن الوکھا

اندروں آپنے سمجھیا سوکھا

دے اشہد وَجھُواللّٰہ ہے ہو کا

یار دِتی ہُن پک ہے

سب حق ہے حق ہے حق ہے

بن جوگی بین بجائی

کہہ کُن فَیکُون سُنائی

خلق خُدائی وہم مچائی

خُود بادل خُود برق ہے

سب حق ہے حق ہے حق ہے

آپے مُحَمّد آپے علی ہے
قطب قلندر صفت ولی ہے
ذات خفی صفات جلی ہے
دیندا نوری ناری چمک ہے
سب حق ہے حق ہے حق ہے

سے سے اپنے نام دھریندا
راضی اسم دا بلک رکھیندا
آپے سکھیندا آپے پڑھیندا
سری الف اک سبق ہے
سب حق ہے حق ہے حق ہے

کافی

ہستی حجاب ہے فرقت عذاب ہے
محبت میں محبوب کی قسم مرنا ثواب ہے

عاشق دل فدا ہو دیتا ہے سر عشق میں
یار کی خاطر جگر کرنا کباب ہے

رکھتا نہیں اپنی خبر ہے گم صنم کی دید میں
بارش برہ کی جوش سے ہوتا حباب ہے

ایک تجلی سے طور جلایا موسیٰ گرا بیہوش ہو
جلوہ گر دو جگ اندر حسن حق نواب ہے

سوز سینے میں رہا دلبر کا ہر دم درد ہے
معشوق راضی ہے اپنی رازیں کھولا نقاب ہے

کافی

ظاہر بھی آپ ہو باطن بھی آپ ہو
عاشق کا پھر اے صنم دل کیوں بیتاب ہو

برہ لگا کے مجھ کو حیران کر دیا
بیکسی اس درد کی ویران کر دیا
دے سوز میں ایسا صبر جو بے حساب ہو
عاشق کا پھر اے صنم دل کیوں بیتاب ہو

دونوں جہان میں تیرا ہنگام ہو رہا
میرے اندر بھی عشق سے ماتام ہو رہا
پلا اپنے مشتاق کو وصلِ شراب ہو
عاشق کا پھر اے صنم دل کیوں بیتاب ہو

راضی رہے تجھ سے سدا محبوب آشنا
آپ بھی خوش ہو کمال مجھ سے باشنا
شکر ہے درمیان میں فانی حجاب ہو
عاشق کا پھر اے صنم دِل کیوں بیتاب ہو

ظاہر بھی آپ ہو باطن بھی آپ ہو
عاشق کا پھر اے صنم دِل کیوں بیتاب ہو

کافی

آویں ماہی میرا آویں ماہی
تیرے نیناں سجنا میرے دل گھائی

اکھاں دسدیاں راہواں تیریاں نے
نکلن دردی آہواں میریاں نے
تیرے باجھوں سوہنا میں ہاں بیواہی
آویں ماہی میرا آویں ماہی

اگ عشق اندر وچ لائی اے
رہیا یاد نہ بیلی بھائی اے
ہر ویلے سجنا لگی تیری واہی
آویں ماہی میرا آویں ماہی

سدا خیال راضی دا ہوندا اے
دِل درد ہجر دے روندا اے
جانی تیرا جلوہ ویکھیا ہرجائی
آویں ماہی میرا آویں ماہی

آویں ماہی میرا آویں ماہی
تیرے نیناں سجنا میرے دِل گمائی

کافی

اَج آونا جانی میرا جیوے جانی
لکھیا خط وصلدا میرے یوسف ثانی

جیہندے کارن پئے دُکھڑے جالاں
تک تک راہواں روز پاواں پھالاں
ویکھاں سجن سوہنے دے نین نُورانی
اَج آونا جانی میرا جیوے جانی

درد فراق پیا جگر جالے
رُوح رات دِنے دِل یار سنبھالے
صُورت سُبحانی پاک پیشانی
اَج آونا جانی میرا جیوے جانی

میرے نال برہوں نت لڑدا اے

دِل سوز ہجر وِچ سڑدا اے

ہے خیال راضی دا عشق حقانی

اج آونا جانی میرا جیوے جانی

کافی

اَج یار آوے گل نال لاوے
دیوے پیار سجن دُکھ ہو دور جاوے

مِلے سجن سچّا میرا دل جانی
وِچ وصل اصل کرے ہجر فانی
جاں لاں کیویں جُدا سکے سخت ستاوے
اَج یار آوے گل نال لاوے

پئے دکھدے چاک فراق دے پھٹڑے
برہوں ماس کھانداپیندا خُون ڈھکڑے
ہاڑے ربّ نوں پاواں روندا رُوح رہجاوے
اَج یار آوے گل نال لاوے

اندر عشق سارا سرشاق کیتا

درد پھٹے سینہ جگر چاق کیتا

تیرے در دا سائیں راضی فقیر کہاوے

اج یار آوے گل نال لاوے

کافی

ماہی یار آیا دیدار وکھایا
سجن سینے لایا ربّ قُرب ودھایا

جس خاطر پٹ کر لاندی سان
نت پیر فقیر مناندی سان
اج آسو ہنے درد فراق مٹایا
ماہی یار آیا دیدار وکھایا

میں تاں کوجھی کسے نہ کم دی ہاں
تاں بھی گولی تیرے دم دی ہاں
تساں نال وفا مینوں پیار سکھایا
ماہی یار آیا دیدار وکھایا

پھِر چیتے نہ میں توں چائیں توں
جانوں جیندیاں چھڈ نہ جائیں توں
تیرا خیال میرے دِل وِچ سمایا
ماہی یار آیا دِیدار وکھایا

راضی مرد پریت نبھاوندے نے
صادق سچا عشق کماوندے نے
کر سر فدا عاشق نام دھرایا
ماہی یار آیا دِیدار وکھایا

کافی

میرا سجن سائیں تینوں دیواں دعائیں
ہوویں سلامت سوہنا روز قیامت تائیں

سن سوز برہوں دیاں باتاں نے
دن درد دُکھاں وچ راتاں نے
اک تیرے سوا سب وسریاں وائیں
میرا سجن سائیں تینوں دیواں دُعائیں

تیری سِک نے خُوب ستایا اے
نت ہجر دا سُول سوایا ہے
اک پل پرے جان چھڈ نہ جائیں
میرا سجن سائیں تینوں دیواں دعائیں

رہیا دِل وچ خیال خدائی سنیہے

ہُن کیہہ یار جُدائی سنیہے

رُوح راضی تیرا رکھے ربّ سدائیں

میرا سجن سائیں تینوں دیواں دُعائیں

میرا سجن سائیں تینوں دیواں دُعائیں

ہوویں سلامت سوہنا روز قیامت تائیں

کافی

ماہی یار عشق دا ماریو ئی تیر اولڑا
زخمی دل جگر دا دارو کیوں نہیں کریندا

ماہی من میرے وچ تیرا خیال جو رہندا
جدا کیوں جالاں ہجر سوز نہ سہندا

ماہی وس رہیوں توں میرے وچ ارادے
وچھڑے ہن ملاوے ایہہ کم خدا دے

ماہی لامکانی ہویوں حق میانی
پاسے پل نہ ہوویں دلبر دل دا جانی

ماہی ہے تساں تے نمانی دا ننگڑا
راضی رب ریجھاواں سکھا آپ ڈھنگڑا

دُعاءِ التجا

یا خدا صدقہ محمدؐ مصطفیٰؐ کر مدد میری سدا مُشکل کُشا

برسے کے بیمار بہت لاچار بے اختیار کو
دے دوا دیدار ہو حق شفیع کافی شفا

بخش دے مولا میری جو ہے خطا
تیرے سوا کوئی نہیں حاجت روا

عشق کی آتش لگی بے خواب دل بیتاب ہے
اتنا مجھے پوچھو سخی راضی تجھے کیا مل گیا

یا خدا صدقہ محمدؐ مصطفیٰؐ کر مدد میری سدا مُشکل کُشا

کافی

دِلبر خاطر دَرد قبولیم

سُکھ چھڈیا دُکھ سہنا اے

مَیں غلامی یار سجن دی

قربت نظر وچ بہنا اے

عشق نے بابہ برہوں چا بالی

ساڑ سڑا گھر کیتس خالی

جانی آپے وسے وِچ والی

خاص اوہو اِتھے رہنا اے

ہر حال میں تو یاد ہے

فرقت میں سُن فریاد ہے

تیری رضا میری نجات ہے

عاشق نوں گل دا گہنا اے

جان جسم سر ساہ دا سائیں

اپنا کر مسکین منائیں

راضی روز قیامت تائیں

حمد و ثنا سچ کہنا اے

دلبر خاطر درد قبولیم

شکوہ چھڈیا دکھ سہنا اے

من غلامی یار سجن دی

قرب نظر وچ بہنا اے

کافی

محبت وچ مسکین ہو اللہ ہو اللہ

تیرے کیتا نیہوں نمانا

کدی جلالی کدی جمالی عجب تیری ہے شان نرالی

ہو ہو کراں آمین ہو اللہ ہو اللہ

حسن تیرے دا ویکھ تجلا ہر دم آکھاں سبحان اللہ

عشق ملیا تسکین ہو اللہ ہو اللہ

برہ اندر دل دھم مچائی تیں بن باقی بات بھلائی

آیا حق یقین ہو اللہ ہو اللہ

وحدت دے وچ حال خیالی راضی صورت یار سنبھالی

ایہو قبولیم دین ہو اللہ ہو اللہ

محبت وچ مسکین ہو اللہ ہو اللہ

تیرے کیتا نیہوں نمانا

کافی

تیرا یار لگڑا ڈاڈھا عشق اولڑا
ہوویں نال ہر دم دِلسبر سولڑا

گل پاواں پلڑا چُماں پیر تیرے
مندے عیب سارے کر معاف میرے
منں نال اللہ دا جاویں چھڈ نہ کلہڑا
ہوویں نال ہر دم دِلسبر سولڑا

تساں باجھ سے سے ہے سول جِندڑی
چنگی بھاویں مندڑی اپنی سمجھ بندڑی
نہیں ویکھیا ڈھولن تیرے جیہا بھلڑا
ہوویں نال ہر دم دِلسبر سولڑا

دامن لگی نوں سجن نہ وچھوڑیں
سچا پیار پا کے مکھڑا نہ موڑیں
مستی وچ تھاندے پکارے پپہلڑا
ہوویں نال ہر دم دلبر سولڑا

تیرے درد دکھڑے دل نوں ستاندے
رت تن جگر دی پیندے سکاندے
نبھا نیہوں رانجھے کر سدا ساتھ رلڑا
ہوویں نال ہر دم دلبر سولڑا

کافی

یاری یار لا کے چھڈ گئے اکیلے
ڈکھڑے دلتوں ڈاڈھے اویلے

سک سخت دل نوں سجن دی ستاندی
ڈھولے باجھ ہر گز نہ کوئی بات بھاندی
وچھڑیا ماہی ہن اللہ میلے
ڈکھڑے دلتوں ڈاڈھے اویلے

رہی تڑپ جندڑی مچھی وانگ مٹھڑی
برہوں دی کٹھڑی پھٹڑی نہ چھٹڑی
ول ول وصل دے لوں یاد ویلے
ڈکھڑے دلتوں ڈاڈھے اویلے

بخت بھالے میرے منہ توں مُنہ مڑ گئے
ظالم زلفاں دے کالے ناگاں لڑ گئے
ہُن منتر نہ لگن دے اندر عشق دے کھیلے
ڈکھڑے دلوں ڈاڈھے اویلے

دل وچ لگے ہُن درداں دے جھیڑے
ویکھناں جے چوفیرے آوے یار نیڑے
کراں کیویں راضی ونجن رتاں دے بیلے
ڈکھڑے دلوں ڈاڈھے اویلے

کافی

ڈکھے ڈیہنہ آئے بائیوں تساڈے
ڈاڈے وقت نبھدے او کیہ اساڈے

واہ واہ یار لایا نیہڑا اویڑا
لگا نال دل دے درداں دا جھیڑا
سجن کرکے کلہڑا ٹر گئے دراڈے
ڈاڈے وقت نبھدے او کیہ اساڈے

کیتا عشق محبت مست دل دیوانہ
سودائی سک وچ ہر دم حیرانہ
برہوں وڈھینڈا اندر وانگ واڈے
ڈاڈے وقت نبھدے او کیہ اساڈے

سوانی سنے ماڈی دردانی دی ماری
رانجھن وپاری جندڑی آزاری
مینجھ بنڑ نیر وچ گذے کونج کاڈے
ڈاڈے وقت نبھدے اوکھے اماڈے

ڈکھ ڈیہنہ آئے باجھوں تساڈے
ڈاڈے وقت نبھدے اوکھے اماڈے

کافی

میرا ماہی مٹھڑا سجنڑ سر دا تاج اے
پالیں ننگڑا فقر دا رکھیں یار لاج اے

تیرا امر حق میرے وچ بولے
دل نال دلبر گجھے راز کھولے
عاشقاں نوں بخشیا بر ہوں سوز داج اے
پالیں ننگڑا فقر دا رکھیں یار لاج اے

حاضر ناظر توں ہے جل تھل شہر وچ
ہر شے ہے ہر دم تیری نظر وچ
بجلی بدلاں وچ گجدا توں گاج اے
پالیں ننگڑا فقر دا رکھیں یار لاج اے

سب دا محافظ توں ہیں آپے سائیں
سچا عشق کامل کماون سکھائیں
راضی رب نال محبت سنواریں جو کاج اے
پالیں ننگڑا فقیر دا رکھیں یار لاج اے

میرا ماہی بھتڑا سجن سر دا تاج اے
پالیں ننگڑا فقیر دا رکھیں یار لاج اے

کافی

کوئی آکھے بہت بُرا ہے کوئی آکھے بندہ نیک
لگا تیرا برہوں الستی مولا میرے عیب نہ ویکھ

کوئی آکھے پاگل ہونا کوئی آکھے واہ سیانا
جو کوئی سمجھن میں ہاں سوئی رنگ ہزاراں اللہ ایک

درد محبت مال مہانگا کوئی خریدے سادھو نانگا
نیہوں نصیب جنہاندے ہویا لکھے ربّ تنہاندے چنگے لیکھ

کوئی آکھے ہے امیر کوئی آکھے خاص فقیر
عاشق سچا راضی رہنا سوز صبر دا سہنا سیک

کوئی آکھے بہت بُرا ہے کوئی آکھے بندہ نیک
لگا تیرا برہوں الستی مولا میرے عیب نہ ویکھ

کافی

وڑ وحدت دے وچ بہندے نے
نہیں سچ آکھن تو معشوق ملدے
کلمہ حق دا کہندے نے
وڑ وحدت دے وچ بہندے نے

بے انت دا انت کسے نہ پایا
ہر صورت وچ بے صورت سمایا
جیویں بحر سمندر پانی اکو
وچوں وہن ہزاراں وہندے نے
وڑ وحدت دے وچ بہندے نے

عشق کمایا اصل درویشاں
دم خیال دے نال ہمیشہ
سری روحی نفسی اخفا
نت اسم اعظم دالیندے نے
وڑ وحدت دے وچ بہندے نے

لامکان تے لاون ڈیرے
عرشوں اگیرے پاون پھیرے
چاڑھی عشق دی چڑھدے ہر دم
پل پیر پچھاں نہ لیندے نے
وڑ وحدت دے وچ بہندے نے

لائے درد اندر وِچ دونیے نے
ایہہ راہ دے عاشق سونہیں نے
برہوں دے کھٹڑے دِل شکستہ
سہے سوز سجن دا سہندے نے
وڑ وحدت دے وِچ بہندے نے

کدھاں پاون موج وصل دی
کدھاں اگ فراق دی بل دی
توڑے منے یا نہ منے یار
تاں بھی راضی رضا تے رہندے نے
وڑ وحدت دے وِچ بہندے نے

کافی

نت عشق دے رنگ نیارے نیں

روز الستی چاہے عوشاقاں

بار برہوں دے بارے نیں

نت عشق دے رنگ نیارے نیں

عشق دیاں باتاں بلے بلے

عشق دی ٹھوکر کوئی نہ جھلے

شاہ شہاں نوں عشق مریندا

میں جیہے کون بچارے نیں

نت عشق دے رنگ نیارے نیں

حق دی بات نہ بولے کوئی
جو بولے چڑھدا سُولی سُوئی
سالک یار دا بھیت نہ کھولن
پئے مست مریندے نعرے نے
نت عشق دے رنگ نیارے نے

جس نوں لگا عشق الٰہی
اُس نوں ہوئی سب آگاہی
مسئلہ قدیمی دِلبر دِل وِچ
پائے پیچ پریت دے پیارے نے
نت عشق دے رنگ نیارے نے

ظاہر باطن دِلبر جانی

سرِ سُبحانی اسم شانی

رانی حُسن جمال سجن دے

ویکھ سدا چمکار نے

بنے مشق دے رنگ نیارے نے

کافی

میرا مالک توں مختیار اصل — میرا یار سجن غمخوار اصل

تیں بن جانی جیوے نہ کوئی — آپے ہیں سدھ سمجھوئی

جسم اِسم دا لُک رکھیوئی — ہے تیری صورت سب سنگھار اصل

آویں جاویں اپنے خاطر — ہر شے اُتے ہر دم حاضر

برہ دی بازی بن بازی گر — کھیڈ رہیوں سر بار اصل

توں نبی علی توں حسن حسین — اِکو شکل عین تے غین

لا مقصود فِی الدّارین — اللہ ہُو دِلدار اصل

توں سن دا جو کجھ کہندا — عِشق حُسن وِچ راضی رہندا

درد ہجر دِل سوز ہے سہندا — مست کیتوئی بے اِختیار اصل

میرا مالک توں مختیار اصل
میرا یار سجن غمخوار اصل

کافی

کُھن پُچھن دی جا نہ کائی	تیرے یار اگے نت زاری
اپنے دے وِچ گم کر مینوں	دِلبر دے دِلداری
توں تاں میرے اندر وسدا	باہر ویکھاں ناہیں دِسدا
ہُو ہُو سبھے اظہاری	دِلبر دے دِلداری
کلمہ حق دا حق ہر دم آکھاں	باطن بولیں ظاہر ویکھاں
صاحب صورت پیاری	دِلبر دے دِلداری
واہ واہ مالک تیری بے پرواہی	کِتھے شاہ تے کِتھے سپاہی
برہوں لگوئی باری	دِلبر دے دِلداری
راضی رکھیں خیال یگانہ	اور پرے دا چھوڑ بہانہ
ہادی سبھے نرواری	دِلبر دے دِلداری

کُھن پُچھن دی جا نہ کائی
تیرے یار اگے نت زاری

کافی

دلبر دے باجھوں دھاڑ وے
ہے ہے رڑاں بڑ زار وے
سوزاں سٹیا دل ساڑ وے
برہوں چاڑھیا بخار وے

ڈاڈھی یار دی لگڑی تانگ ہے
وسریم سارے سکھ سانگ ہے
ہووے نہ توں میں وانگ ہے
زخمی جگر پھٹے پھاڑ وے

سکھ چھڈ گئے دکھڑے ویر ہے
تھئے درد سنگتی سیر ہے
رگ رگ وچوں گئے چیر ہے
کیتی سولاں چوفیرے واڑ وے

آکل نہ لدھڑی ول ماہی
فراق دی پا گل پھاہی
سکنی وتڑی نہ پل ساہی
کوئی ترس نہ آیوئی تاڑ وے

میں ہوواں جے خوش نصیب
ویکھاں کوں نت سوہنا قریب
بیمار دا توں ہے نت طبیب
ہر مرض جاوے چھڑ تاڑ وے

میرا کوئی نہیں تیں بن سجن
بٹھڑا موہن توں من نہ من
کریاد رانجھن نت رات دن
تیرے عشق چھڈی جند جھاڑ وے

کافی

اے دَم مُسافر جان دُنیا کوں ٹُکانا اے

اتھے کوئی رہنا ناہیں سب قبراں وچ وڑنا اے

تیرے خویش قبیلے تے گھر بار دُنیا والے کوڑے یار

جنہاں نال توں پایا پیار تیرے کم کسے نہ آنا اے

اے جگ گھر پرایا اے توں اپنا سمجھ بنایا اے

تینوں نفس نے لالچ لایا اے ہیں پاگل بن دا سیانا اے

ایہے پُتر دھیاں تے نونہہ جوائی جنہاں کیتے کریں کمائی

جھوٹا جوڑیں پیسہ پائی تیرے پلے کجھ نہ پانا اے

رکھ یاد خدا نوں چھڈ غافل غفلت پڑھ کلمہ پالے رب دی رحمت

تاں شفیع محمدؐ کرے شفاعت ہن دن حشر وچ آنا اے

آکھ اللہ دا راضی فقیر ہادی مرشد داتا پیر

پنجتن پاک دستگیر بانہہ پھڑیا کول بہانا اے

کافی

اے یار حقیقی دِلدار الستے
تینوں لائق کل القابے آکھاں

تینوں نور زمین آسمان اندر
آفتابے حسن مہتابے آکھاں

تینوں حاکم حُکم حکماتے آکھاں
ذاتے صفتے اثباتے آکھاں

حق موجود ہمیشہ حیاتے آکھاں
تینوں طہور وصل شرابے آکھاں

تینوں دُلدُل تے ہسوار آکھاں
لاسیف اِلّا ذوالفقار آکھاں

تینوں خُونی کاتے قہار آکھاں
ول رحیم رحم شتابے آکھاں

تینوں کُفر آکھاں اسلام آکھاں
گُر گوبند لچھمن رام آکھاں

تینوں پنجتن پاک امام آکھاں
تینوں سارے کھول حجاب آکھاں

کیا رُوح امر آغاز آکھاں
دل جان اندر دا راز آکھاں

وِچ برہوں سوز گداز آکھاں
تینوں درد فراق بیتاب آکھاں

توحید کیتی تفرید فنا
وحدت وِچ تقلید فنا

ہوئی ناقص عقل عنید فنا
سب نشاں بیان تے آب آکھاں

انکار کہتے اِقرار کہتے
غمخوار کہتے بیزار کہتے

اوتاد کہتے اَبرار کہتے
ابدالے نقیبے اقطابے آکھاں

کہتے احمد حسینؓ علی اَللّٰہَ
کہتے مُرشد شفیع وَلی اَللّٰہَ

پھر صُورتے غنی جَلی اَللّٰہَ
رَاضیؐ ویکھن وَا اسبابے آکھاں

کافی

میرا یار قدیم قربارتے وی توں

میرا پیار محبت چاہت وی توں

میرا عشق وفا و صلاتے وی توں

میرا سنگھار حُسن تجلاتے وی توں

میرا فہم و ہم دھرم بھرم وی توں

میرا نور حیاء شرم وی توں

میرا بھاگ بخت کرم وی توں

میرا حِلم عِلم حالاتے وی توں

میرا ذِکر فکر شُکر صبر وی توں

میرا نطق نظر تے سب قدر وی توں

میرا سوز فراق تے آہ اثر وی توں

میرا دارُو درد نجاتے وی توں

میرا خفی جلی دل جان وی توں

سر ساہ جسم جہان وی توں

میرا موجود حق سبحان وی توں

میری صورت مورت ذات صفات وی توں

کتھے گدا کتھے سلطان ہے

سب توں ہی دلبر جانی ہے

بن شفیع محمد دی شان ہے

ہر شکل نفی اثبات وی توں

میرا لطف وی توں میرا قہر وی توں

میرا مکہ مدینہ شہر بحر وی توں

میرا داتا مظہر دارین دہر وی توں

میری حرکت سکونت کل خیالات وی توں

میرا روپ رنگ بیرنگ وی توں

میرا میکھ سنگھار ڈھنگ وی توں

میرا انگ سنگ ننگ وی توں

میرا مطلب موت حیات وی توں

سبھ رانجھن رہپ تاں دوست بنے

کیا خوب عجب ہمہ اوست وَنے

نہ تاں بے پرواہ سدا بے پوست وَنے

پھر سمع بصر و صدات وی لتوں

میرا یار قدیم قربات وی توں

میرا پیار محبت چاہت وی توں

میرا عشق وفا و صلات وی توں

میرا سنگھار حسن تجلات وی توں

کافی

میرا مطلب مقصد حسن کمال

نور جمال جلال بھی توں

میرا حال خیال خود وصال

وہم کل اشکال وی توں

اک دائم قائم دلبر جانی

تیرے باجھوں باقی فانی

اعظم شان عین عیانی

لیسَ کَمِثلِہِ مثال بھی توں

میرا غم الم جان جہان

دھرم ایمان نام نشان

ضمن ضمان قرب مکان

دھیان اندر مشغال بھی توں

ہر صورت مورت ذات صفات

ظاہر باطن حق حیات

اندھیرا چانن ڈینہاں رات

میرے دُکھڑے پندھ کشال بھی توں

میرا عشق اللہ ساہ پساہ

جسم ارواح سنج صباح

درد انبوہ آہ آگاہ

راہ کو راہ دے نال بھی توں

میرا بولن بالن سب کجھ سمجھن

سُنن ویکھن آون جاون

آپے پالن آپے سنبھالن

مہر محبّت مال بھی توں

میرا ناز نیاز تے نور فیاض

ہردم ہادی حق ہمراز

راضی آغازی دید دراز

لا شک لازوال بھی توں

میرا مطلب مقصد حسن کمال

نور جمال جلال بھی توں

میرا حال خیال خود وصال

وہم کل اشکال بھی توں

کافی

سری سر ہو سمجھ سارا اِکو اللہ نظر آیا
حُسنِ حق سب نور ازلی عجب جلوہ نظر آیا

نکل ہستی حجابوں سے گرا جب بحرِ وحدت میں
دونوں جگ میں ظاہر باطن خدا ہر جا نظر آیا

کیا مدہوش محبت نے خیال مست دل بیخود
عاشق معشوق الستی عشق سبھی مولا نظر آیا

سُنی خلوت جلی جانی وَفِی اَنفُسِکُم ہوا ہمدم
وہی جانے جو کرتا ہے تماشا کیا نظر آیا

اوّل آخر اندر باہر جو چاہتا وہ بن جاتا
کھلی اب آنکھ عبرت کی اُٹھا پردہ نظر آیا

کافی

سری سر ہو سمجھ سارا اکو اللہ نظر آیا
حُسنِ حق سب نُورِ ازلی عجب جلوہ نظر آیا

نکل ہستی حجابوں سے گرا جب بحرِ وحدت میں
دونوں جگ میں ظاہر باطن خُدا ہر جا نظر آیا

کیا مدہوش محبت نے خیالِ مستِ دل بیخُود
عاشق معشوق الستی عشق سبھی مولا نظر آیا

نعمِ خلوتِ جلی جانی وَفِی اَنفُسکُم ہوا ہمدم
وہی جانے جو کرتا ہے تماشا کیا نظر آیا

اوّل آخر اندر باہر جو چاہتا وہ بن جاتا
کُھلی اب آنکھ عبرت کی اُٹھا پردہ نظر آیا

اُلٹے سیدھے چال ساجن کی کبھی دشمن کبھی دلبر

کبھی نہ نہ کبھی ہاں ہاں یہی پھیر چا نظر آیا

راضی ہے کھیلے برہوں بازی پہن کر میم کا بُرقعہ

نظارہ نیہوں کا واہ واہ کہاں بردا کہاں بادشاہ نظر آیا

سری سرہو سمجھ سارا اکو اللہ نظر آیا

حُسنِ حق سب نُورِ اَزلی عجب جلوہ نظر آیا

کافی

کوئی تیں بن سائیں نہ میرا اے
میں ویکھیا چار چوفیرا اے

توں محرم راز محبوب ازل دا
پرور پاک دلبر دل دا
دے فضلوں بقا جام وصل دا
ایویں کرن نتھی سخا کم تیرا اے

توں کامل طبیب ہے درد اندر دا
توں دارو مرہم پھٹے جگر دا
توں ہر دم ہادی حق نظر دا
تیرا نت نت شان اچیرا اے

ڈاڈھی عشق نے آتش لائی
ہے سک دیدار دی روز سوائی
کیتا سوز برہوں چا مست سودائی
ہویا حال بے حال ودھیرا اے

شل توں ہوویں راضی یار
دکھ عذاب حجاب اتار
میرے مالک سارے کم سنوار
رکھ خیال دے نال بسیرا اے

کوئی تیرے بن سائیں نہ میرا اے
میں ویکھیا چار چوفیرا اے

کافی

دے درشن ڈھولن ماہی یار
میرا والی وارث واہی یار

پردے اندر بول رہیوں توں
اوہلے ہو کے کول رہیوں توں
میں ویکھاں ڈھونڈاں ہر جائی یار
میرا والی وارث واہی یار
تیرے جیہا کوئی ہور نہ لوڑاں
میرے جیہے تینوں لکھ کروڑاں
سب تیری ہے بادشاہی یار
میرا والی وارث واہی یار

ویکھ نصیب دا ماڑا حال اے

کر عنایت جام وصال اے

ہو نال سدا ہمراہی یار

میرا والی وارث واہی یار

مل ہُن جانی دلسبر آ کے

دل نہ سہندا درد فراق اے

پل سول نہ دیندے ساہی یار

میرا والی وارث واہی یار

سوز ہجر تے دکھ غم ہزاراں

برہ دیاں سخت دِلوں نے ماراں

ڈاڈھی کیتوئی بے پرواہی یار

میرا والی وارث واہی یار

پہلے آپ یاری لایوئی

پھر مکھڑا کیوں چھپایوئی

گھٹ گل وچ عشق دی پھاہی یار

میرا والی وارث واہی یار

تھی راضی سجن کرھال بھلائی

بھول نہ میری کوئی برائی

ایہا ریت چنگیاں دی آہی یار

میرا والی وارث واہی یار

کافی

کیہے گناہوں یار میتھوں
کیوں گیوں مُکھ موڑ بے

کوئی ترس نہ آیوئی اک تل
محض زاری کیتم ہتھ جوڑ بے

قہری کیہا کسیتوئی قہر
جندڑی پئی تڑپاوندی
بس دے کیتے کنڈ دے گیوں
روندا کُرلاندا چھوڑ بے

بے درد ہولیوں درد دے بے
کلھڑا چھڈیوئی سُنڑ سجن
راضی ریت پریت نبھاویں
جانی جاویں نہ سنگت توڑ بے

کافی

دل درد کیتا در ماندا ہے
کوئی دم نہ درداں واندا ہے
ہائے ہائے کراں دلبر بنا
پل صبر قرار نہ آندا ہے

ٹھنڈڑے ساہ نکلن آہیں سجن
دے پیار گل پا باہیں سجن
تیرا حُسن کمال جانی جمال
ماہی موہن من بھاندا ہے

ویں پئے دُکھڑے نس گئے سُکھڑے
جندڑی مکی سک نہ کُھڑے
لگا اولڑا سول نت
جیٹرا پیا تڑپاندا ہے

بے حال دی فریاد سُن
کر ترس میں ول آتوں ہُن
بے کسی وچ بل بیٹھا
ایہو کم اصل مرداندا ہے

چھڈ ظلم ستم آ یار ہُن
کر ہجر فنا آزار ہُن
لایا بانبھن اندر برہوں غضب دا
نہیں سینے سوز سماندا ہے

سُنجی سیج پئی نظر قہر
کھاون پیون ہو گیا زہر
ہو راضی ڈھولا مُکھڑا وکھا
توں سخی کریم کہاندا ہے

کافی

ڈاڈھا سوہنا مٹھڑا عشق لگم
اللہ دی قسم رسول دی قسم

ایسی لذت عشق چکھائی
خمر طہوروں روز سوائی
ہستی کیتس صاف بھسم
اللہ دی قسم رسول دی قسم

عشق افضل حکمت جانی
عشق کریندا پتھر پانی
سخت دلانوں چھٹ کرے نرم
اللہ دی قسم رسول دی قسم

عشق پیغمبر پیر منوائے
عشق نے ہاتھیں شیر نوائے
دو جہاناں تے عشق دا ہے قدم
اللہ دی قسم رسول دی قسم

ہر جا جلوہ عشق وکھایا
عشق نے چا کوہ طور جلایا
سارا مظہر عشق بڑھم
اللہ دی قسم رسول دی قسم

عشق دے اُلٹے کم اویڑے
عقل وہم وچ سمجھن کیہڑے
ہے عجب عشق دی ریتی رسم
اللہ دی قسم رسول دی قسم

عشق ہے ہادی نور ازل دا
حسن حقیقی مول وصل دا
عشق دے عاشق سہن ستم
اللہ دی قسم رسول دی قسم

عشق جو چاہے کر وکھیندا
عشق دی مرضی خود خدا منیدا
کئی سر کیتے عشق قلم
اللہ دی قسم رسول دی قسم

واہ واہ گجھڑے راز عشق دے
ناز نیاز بے انداز عشق دے
ہم گفتے اندر ایں عشق صنم
اللہ دی قسم رسول دی قسم

آں شود دل شیدائے عشق
آتش پر جگر کردما سودائے عشق
سوز و گدازم مسنم تر چشم
اللہ دی قسم رسول دی قسم

عشق حیرت وچ حیران کیتا
ہوشوں حواسوں بروے دھیان کیتا
عشق مست کیتا راضی خیال ودم
اللہ دی قسم رسول دی قسم

کافی

سجن سچا یار ازلی ہمارا ہے تُو
مجھے جان و دل سے پیارا ہے تُو

جہاں شمس و قمر کو نہ دیکھا و ہاں
میرا چاند سُورج ستارہ ہے تُو

مدامی حقیقی ہادی حال محرم
ملا محبت میں محبوب نظارہ ہے تُو

مہربانی تیری کا شکریہ کیا
کہ ہر صُورت ہر دم سہارا ہے تُو

عاشق عشق معشوق سب آپ ہو سجان
حُسن نورِ حق موجود سرجن ہارا ہے تُو

راضی رُوح وحدت سے یکتا ہُوا خیال
جو انسان میں خُود اُتارا ہے تُو

کافی

مَیں حُسن میں تجلات کون پچھانے میری ذات

میں عاشق ہاں مُشتاق عشق معشوق میں اخلاق

نہ میں دن نہ مَیں رات کون پچھانے میری ذات

لامکان تے میرا ڈیرا نہ میں روشن نہ اندھیرا

نہ ہجر نہ وصلات کون پچھانے میری ذات

نہ میں جن پری غلمان نہ شیطان نہ اِنسان

نہ حرکات نہ سکنات کون پچھانے میری ذات

نہ میں آواں نہ میں جاواں نہ کجھ کھاواں نہ کجھ پیواں

سر سُبحان میں اثبات کون پچھانے میری ذات

رستہ میرا سدھا صاف راضی رُوح دے نہیں خلاف

ہے گجھا راز تے گجھی بات کون پچھانے میری ذات

مَیں حُسن میں تجلات کون پچھانے میری ذات

مناقب

یا ہادی حیدر علی اطہر ازل میرا مولا امام
سُن سخی فریاد دل کی حل مُشکل کر تمام

جو بھی سائل آیا در پر خالی کبھی چھوڑا نہیں
ہے سدا جاری سخا ساقی پلا وحدت کا جام

بخش زیارت تا قیامت میں جب ہوں تیرا گدا
سب فقر کا سرتاج تو ہے یدُ اللہ فوق ایدیہم مدام

ہر حال صُورت مُستفیض رہوں دیکھتا وجہ اللہ کی
عاشق حقیقی عشق میں رکھ وصال صبح و شام

حشر میں مجھ سے پوچھ ہوگی تو یہ کہوں گا سچ صفا
مُصطفائی مُرتضائی میں ہوں غلاموں کا غلام

قسمت مجھ کو ملا آپ سے شوکت پہ گناہ

بدلے میرے تقدیر دینا شیر خدا کا یہ ہے کام

بیکار ناقص نادار بیہودے توجہ خاص خود

ہو اللہ راضی سے مانتا میں سے آپ ہمدم دائم کلام

کافی

موت دے مال دا خریدار ہر کوئی
عشق حقیقی مال دا طلبگار کوئی کوئی

کسے نوں بدن دی آتش تے تازگی پسند ہے
کسے نوں یار نوں سر دے کے آزادگی پسند ہے
سچے اللہ دے دیدار دا ماشقار کوئی کوئی
موت دے مال دا خریدار ہر کوئی

کوئی دنیا دا کُتا کوئی جنت دا طالب
عشق انہاں دونہاں تے ہویا نہ غالب
محبت خدا وچ ہے مست یار کوئی کوئی
موت دے مال دا خریدار ہر کوئی

برہ درد دِلبر دا باقی نہ ہوندا

وفادار عاشقاں دا دل عاقی نہ ہوندا

راضی خیال وحدت وچ پاوے اسرار کوئی کوئی

مورت دے مال دا خریدار ہر کوئی

عشق حقیقی حال دا طلب گار کوئی کوئی

کافی

میں نہ جاناں عشق تیرا ڈھنگ کیہا رنگ ہے
لٹے خدا دی ذات نوں توں پا کیتا تنگ ہے

کتھے نیزے سر چڑھاویں کتے آرے نال چیراویں
کتے پُٹھی کھل لہاویں کتے رانجھا جھنگ ہے

جس نوں لگوں سوئی جانے تیری چال انوکھی یار
شاہ شہاں دے دل وچ وڑ کے کیتا ننگ ملنگ ہے

عاشق ہمیشہ راضی رکھنا ہادی حقیقی نال خیال
روز ازل دا گل میرے وچ پایا وحدت ونگ ہے

میں نہ جاناں عشق تیرا ڈھنگ کیہا رنگ ہے
لُٹے خدا دی ذات نوں توں پا کیتا تنگ ہے

کافی

عشق اللہ نے کیا وحدت میں یگانہ مجھے
محبت میں مخمور سدا مستانہ مجھے

جب دکھایا یار نے جلوہ ذات کا
تب ظاہر حسن فانی آیا نظر انہ مجھے

پرواہ نہیں ہے ہم کو حسن و مجاز ناز کی
محبوب حقیقی پلا دیا شراب معرفت کا پیمانہ مجھے

راضیؔ ہے مطلب ہمارا سوز و گداز میں
عشق میں بیشک کرے ملامت زمانہ مجھے

عشق اللہ نے کیا وحدت میں یگانہ مجھے
محبت میں مخمور سدا مستانہ مجھے

کافی

خاطر خاص پنہلڑے دے
پئی سہندی سول سالونڑے دے
جندڑی نانی روز ازل دی
ہتھ آگئی برہوں بھلڑے دے

غم دے کھاواں روز نہوڑے
دھکڑے دھوڑے ڈکھڑے ڈوڑے
سک سکایا ساہ نہ چھوڑے
وس پئی ہاں عشق اولڑے دے
خاطر خاص پنہلڑے دے

راتیں سمجھ قبر کرلاواں
درد حشر دے وانگ نبھاواں
جیندیاں مویاں کیچ نوں جاواں
رُخ ویکھاں یار بروچلڑے دے
خاطر خاص پنہلڑے دے

شہر بنبھور نوں بھٹھ لا ساڑاں
ہوتیں بناں سب دِسم اُجاڑاں
اے تن کیتا نیہوں نتاڑاں
مِل ماہی وِچ آتھلڑے دے
خاطر خاص پنہلڑے دے

دِلبر آوے چا گل لاوے
ہوون تت دے بخت سوائے
پک پیاری دی رُوح وِچ پاوے
رل پیوان جام وصلڑے دِے
خاطر خاص پنہلڑے دِے

دکھیم اہو اک خاص خیال اے
کر راضی رب دے جان حوالے
ہر دم محبت وحدت نال اے
سن چیدے سخن سچلڑے دِے
خاطر خاص پنہلڑے دِے
پئے سہنادے سول سانولڑے دے

کافی

اس عشق دے میدان وچ کوئی مرد بے سر آوندا
اوہ دیدار حق دا پاوندا جو جان بازی لاوندا

جوگی بیراگی بن فقیر دُکھڑے سہن عاشق اثیر
برہوں کیتے حالوں زہیر اللہ جنہاں نوں چاہندا

سالک ویکھن نال خیال نور حقیقی حسن کمال
اللہ جمیل ویحب الجمال آپ نوں آپے بھاوندا

جنہاں چھڈیا شک گمان اُنہاں ویکھیا سب سبحان
ایہو فرق کڈھیا فرقان ظاہر باطن اک اکھاوندا

لگا ازلی شوق شدید راضی یار دا عشق مزید
وحدت اندر کر تمہید حق باطل دا شک مٹاوندا

کافی

جے نہ کیتا توں کرم ایویں مفت مرویساں صنم
تیرے ہجر فراق دا اے درد نہیں ہوونا ختم

آطبیبا دے دوا دیدار اپنے پیار دے
باجھوں وصل دلبر نہل چھٹنے نہیں دل دے زخم

پھڑ چھری برہوں قصائی وڈھ ٹک چالائی سینے اندر
بے پیر ظالم عشق نت چوٹاں مریندا بے رحم

کی فائدہ ہویا مینوں لانیہوں ڈاڈھے نال ہن
سہہ نہ سکدی سول جندڑی ہر دم ہزاراں دکھڑے غم

بس بس سجن تیری ڈٹھم محبت دتا وحشی بنا
پردہ اُٹھا مُکھڑا وکھا تیرے حسن دی تینوں قسم

کیویں کراں سک سوز وچ جل بل رہیا جیڑا جانی
ہے مست راضیؔ حال بے خود بھل گیا کل کار کم

کافی

دسّاں کیہہ درد اندر دا

توں سائیں سب کجھ جانن والے

تیں بن کوئی سدھ نہ ہوئی

پھر پردہ کی درمیان والے

تیرے کولوں سب تینوں منگدا

اس منگن توں میں مول نہ سنگدا

توں ہے مالک ننگی ننگ دا

ایویں ہوون سجن مہربان والے

آپے عشق دیدار دا لایا

حسن جمال دا شوق سوایا

ڈاڈھا ہجر فراق دے سول ستایا

دل تانگھ وصل دل تانگھن والے

ہو راضی فضل نال کرم کما

دم یار یاری دا توڑ نبھا

کر نرمل نور نظر وچ آ

تاں ماراں مشاہدہ حق سبحان دا اے

دساں کیہا درد اندر دا

توں سائیں سب کجھ جانن دا اے

تیرے بن کوئی سدھ نہ ہووے

پھر پردہ کی درمیان دا اے

کافی

مجھ کو تیرا برہ لگا دل درد گھائل کر دیا
نہیں پوچھتا کچھ حال دلبر ایسا ہی مائل کر دیا

حسن صورت تازہ والا آیا نظر جلوہ جمال
عقل عقابر حیران ہو گئے ہوش زائل کر دیا

ساقورہ رافضی صاحب سجن گاتا رہوں گن گیت یہ
کیسا عجب دیدار کا دل دار سائل کر دیا

کافی

ہر شے دا مالک آپے اللہ اور نہ ویکھیا کوئی یار
لکھ چوراسی بولیاں بولے ہر کینہ صورت سوئی یار

ہر جا حاضر حق قدیمی ان احمد بلا میمی
رُوحی راز رموز الہامی سری سر ایہوئی یار

دل وِچ خیال سمایا سائیں وحدت نال حقیقت پائیں
اندر باہر اک اکھائیں راضی ہے سب اوئی یار

کافی

ہر شے تے حاضر ہر دم مولا سچ اکھیندا اے
کدھاں کیویں کدھاں کیویں کئی کئی رنگ وکھیندا اے

جو کوئی اوّل سو کوئی آخر جان پچھان تم دِل وچ دلبر
رکھ یقینی پاک نظر برہوں دی چوٹ چکھیندا اے

کتھے نوری کتھے ناری ہے ہر صورت شکل پیاری ہے
سب مُلک مکان سرکاری ہے حق اپنا نام رکھیندا اے

گھتے عشق دیاں ازلی ڈوراں لاندا یار عجیب نکوراں
نت ساہ دے نال سجن نوں سوراں پیا ہجر وصال سکھیندا اے

اَنَا اَحمد شان الٰہی ہے بِاللہ میم مُحمّد ماہی ہے
لا یُدرکہُ الابصار گواہی راضی روز تکیندا اے

کافی

ترس نہ کیتا ڈھولن ماہی

کوہندا وانگ قصائی سائیں

پی کے جام جمال وصالوں

ہویا حال فنائی سائیں

آپ ونجایم آپ پایم

آپے یار برہوں دا چایم

ہر رنگ رچایا رنگی

سائیں وچ صفائی سائیں

تیرے قرب دیدار دیاں باتاں

سن سمجھ کے پاواں جھاتاں

باجھوں یار حقیقی عاشق

چین کدی نہ پائی سائیں

جس گھڑی توں نظر نہ آویں

اس گھڑی جل مرجاں بھاویں

توں توں رگ رگ درد سجن دی

پل پل پیڑ سوائی ہے

عشق ہے لگڑا دل نوں کیہڑا

تیں بن جانے جانے کیہڑا

راضی ویکھ توں تن من اندر

باہ برہ بھڑکائی ہے

ترس نہ کیتا ڈھولن ماہی

کوہندا وانگ قصائی ہے

پی کے جام جمال وصالوں

ہویا حال فنائی ہے

کافی

جو کریں کراویں کردا جی
توسائیں میں ہاں بردا جی

عاشق ہو کے عشق کمایا
درد برہوں دا بار اٹھایا
سچ سنایا سچ اکھایا
تو محرم راز اندر دا جی

توں قدیم میں محدث
توں کریم ذات مقدس
نکل گئے سب حرص ہوس
جد توں دل وچ خیال نظردا جی

میں وِچ قدرت تیری ہوئی

تیں بِن ناہیں مُورت کوئی

اگ عشق دی سخت لگوئی

جالیوئی خُون جِگر دا جی

آپے اپنے حُسن تے راضی

جیت لیوئی سر دی بازی

واہ واہ تیری اُلفت سازی

کیتوئی ناز فقر دا جی

جو کریں کروائیں کردا جی

تو ں سائیں میں ہاں بردا جی

کافی

میں در تیرے دی بردی یار
پئی توبہ زاری کردی یار

لڑ تیرے جو لگڑی ہاں
توں مالک میں بندڑی ہاں
تیں باجھ نہ اک پل سردی یار
پئی توبہ زاری کردی یار

کوئی قاضی مُلّاں کوئی باہمن پنڈت
کسے نوں دوزخ کسے نوں جنّت
جو مرضی تیں دلسبر دی یار
پئی توبہ زاری کردی یار

توں ہساویں توں رواویں

پُتلی نچدی جیویں نچاویں

ہے تند تیرے ہتھ ہر دی یار

پئی توبہ زاری کر دی یار

توں حال اندر دا جانیں جانن ایں

نہ کجھ آکھن تے نہ کجھ مانن ایں

تیری بے پرواہی توں ڈر دی یار

پئی توبہ زاری کر دی یار

رکھ راضی اپنی رحمت دے وچ

محبّت قربت وحدت دے وچ

سب صاحب ذات نظر دی یار

پئی توبہ زاری کر دی یار

کافی

نہیں سجن سوا کجھ بھاندا ہے
پیا ہجر ہڈاں نوں کھاندا ہے

واہ واہ میرے نال جو ہوئی
وِچ وچھوڑے جیندیاں موئی
یار پکار نہ سُنڑ دا کوئی
کر بیوس برہوں ستاندا ہے

ہر دم تانگھ اُڈیک ملنڑ دی
سک سینے وِچ ماہی موہنڑ دی
سوز سمائی رت تنڑ منڑ دی
سر درد انبوہ سولاندا ہے

سخت فراق دے پئے کشالے
سو سو جندڑی دُکھڑے جالے
دِلسبر باجھوں کون سنبھالے
جو ازلی دوست دِلاندا ہے

نگڑا عشق الو کھڑا روگ اے
ایہو ہار سنگھار تے ایہو جوگ اے
راضی یار دِی گولڑی ہوے
رہساں جیویں رہاندا ہے

نہیں سجن سوا کجھ بھاندا ہے
پیا ہجر ہڈاں نوں کھاندا ہے

کافی

تُوں ہیں خضر تے توں ہیں کُل سب توں کیتا ہنگامہ ہُے

ظاہر باطن آکھن اللہ، توں ہیں بیدا و نہہ مسالح

تُوں دریا تُوں ہیں پُل سب توں کیتا ہنگامہ ہُے

تُوں قادر تُوں تقدیر امیر فقیر شاہ وزیر

تُوں ہیں باغ عطر گل پھل سب تُوں کیتا ہنگامہ ہُے

تُوں کلمہ تُوں قرآن دین ایمان جان جہان

سمیع بصیر نظر گُن کُمل سب تُوں کیتا ہنگامہ ہُے

اندر باہر تُوں ہیں تُوں بولے چولے اللہ ھو

حق حق پایا رُوح رُسل سب تُوں کیتا ہنگامہ ہُے

تُوں عاشق تُوں معشوق کمال حُسن تُوں عشق سلوک

ہووے راضی یار نہ بُھل سب توں کیتا ہنگامہ ہُے

کافی

ٹُٹے لُٹے دل جانی جندڑی پریت لگا کے پیارے یار
آپے توڑے آپے جوڑے آپے ڈوبے تارے یار

آپے ہے ہادی رہبر ہردا کدھاں شاہ تے کدھاں بردا
عاشق ہووے عشق دے لیندا خوب نظارے یار

جو ہے اَحَد سو ہے اَحمَد ایہو آکھیا کلمہ وَاحد
آپ پچھان کرا کے اپنا پل نہ سجن وسارے یار

سب وچ سائیں آپ سمایا وحدت حق دی حق دکھایا
احمد بول سناوے راضیؒ میم دا گھنڈ اتارے یار

ٹُٹے لُٹے دِل جانی جندڑی پریت لگا کے پیارے یار
آپے توڑے آپے جوڑے آپے ڈوبے تارے یار

کافی

رات دنے تیری مورت سائیں
کر یاد رہیاں نت دل وے یار
سوز برہوں نے بہت ستایا
آ سجن ہُن مل وے یار

حال اندر دی سُدھ تینوں ساری
روز ازل دی آہی
کی آکھاں کی ہویا مینوں
دیندا عشق آرام نہ پل وے یار

درد ہجر بُھل جاوے سارا
جے درشن دلبر دیویں
ترس غریب تے آونا چاہیدا
سُن دُکھاں دی گل وے یار

حل ہووے ہر مشکل میری
راضی تیرے وسالوں
دل وچ اگ محبت والی
بھڑکی اُٹھی جھل جھل وے یار

رات دِنے تیری صورت سائیں
کر یاد رہیاں نت دِل وے یار
سوز برہوں نے بہت ستایا
آ سجن ہُن مِل وے یار

کافی

اب تو آنا چاہیے نہ کوئی بہانہ چاہیے
جہاں تو ہے وہاں میرے دل کو ٹکانہ چاہیے

اس حال میں اس خیال میں بس ہے کیا بے چین دل
مکھ سے اٹھا پردہ سجن درشن دکھانا چاہیے

آپ ہی اپنے عشق کا جادو لگایا ہے مجھے
تیرے وصل سے یہ ابھی ہوشیار مستانہ چاہیے

للہ ہم پر رحم کر اے صاحب سچے محبوب یار
تو ہمارے ساتھ ہر دم راضی سے یگانہ چاہیے

اب تو آنا چاہیے نہ کوئی بہانہ چاہیے
جہاں تو ہے وہاں میرے دل کو ٹکانہ چاہیے

کافی

ڈاڈھا روگ جندڑی نوں سجناں دا لگڑا
کیتا عشق تن من سر ساہ تکڑا

سجن یار ہر دم دُکھڑے کراون
باجھوں یار سُکھڑے ہرگز نہ بھاون
میں بھی نبھاواں او بھی نبھاون
ناتا نیہوں ازلی برہوں دا جھگڑا

باتاں عجیب تیریاں رمزاں لطیف ہن
گجھڑے درد اندر دے واہ واہ کثیف ہن
بناں دیدار دلبر دُکھڑے تکلیف ہن
رگ رگ دے وچ ہے سوزاں دا رگڑا

سڑ سڑ ہجر وچ مر مر نہ جیواں
باجھوں یار ماہی پیالہ موت پیواں
راضی ہے ویکھ ڈھولن خوشحال تھیواں
ماہئیں میں تیرے در دا ہاں سگڑا

ڈاڈھا روگ جندڑی نوں سجناں دا لگڑا
کیتا عشق تن من سر ساہ تکڑا

کافی

تیری شان عزت کی تجھ کو قسم یا اللہ ہو مجھ پر مہربان
تو نہ بخشے تو کون بخشے پر خطا کر امن امان

ما غریبم گناہ گارم امیدوارم لطف تو
غفار تو ستار ہے سبحان سچا بے گمان

ازلی عنایت وصل سے مجھے مخصوص کر مسکین نواز
کرم کرنا کام تیرا مالک ہو میرا نگہبان

دیکھتا سنتا ہے تو جانتا جو ہو رہا
درد سوز بے قراری ہے آپ کو لاہل بیان

برہے کیا بے تاب دل دیدار بن عاشق اداس
ملے نہ جب تک یار رانجھن سوجھے نہ کچھ سرت جان

کافی

حال فقیراں تے ماڑیاں غریباں تے ترس کماونا

دکھڑا جدائی دا درد مٹاونا

تیرے نال میلڑے ہوون ہر ویلڑے

گھنڈڑا اٹھاونا مکھڑا وکھاونا

اپنی توں گولڑی پالیں وچ جھولڑی

دل نال دل جانی جُڑ جُڑ لاونا

عشق کمال وچ حسن جمال وچ

سد سد سجناں کول بہاونا

کوڑی توڑے کچی سائیں صاف کریچی سائیں

لگڑی پریت پیارا توڑ نبھاونا

رل مل سوہنا ماہی من موہنا

راضی یار ہوونا پل نہ بھلاونا

کافی

میں ایاں کو جھوں
تو سیانا سوہنا پن سجناں
اے سر ہم تیرا ساہ بھی تیرا
سب تیرا ہے تن من سجناں

منتظر ہاں روز و شب
فضل کمال کرم دیں
میتھوں کوڑی پرکھ نہ سائیں
ربّ ہے پریت و فا منم دیں
یاری دا دم توڑ نبھا
ہووے ظاہر باطن درشن سجناں

درد عشق دی لذّت پاواں

نت یار دے حسن نگاہوں

ایہو شوق شدید ازل دا

مُڑ لگا دل جاہوں

اپنے نور جمالوں جانی

بخشیں مقام امن بجاں

صدقے ہووں نام تیرے توں

توں جنہاں نوں چاہیں

وچھڑیاں نوں محبوب ملاویں

چاہ اوہ سارے لاہیں

دیدار بقا وچ رکھ رانجھا دلسبر

تیری محبت لگی لگن سجناں

کافی

اندر یار تے باہر یار ہر جا، یار دا اظہار ہے

گونوگون ہے بحر سمندر جس دا پار نہ اروار ہے

وحدت رب دی صورت سب وچ رب ہی رب وکھایا

سمیع بصیر عین الٰہی نیناں نور سمایا

رنگارنگی روپ سجن دا سنگھار سار اسرار ہے

کدی شاہی بے پرواہی کدی زہد کریندا زاری

اپنا ہویا آپ پوجاری آپے قرآن تے آپے قاری

جیویں چاہے بنے بناوے رکھدا کل اختیار ہے

کتھے لڑدا جنگ جدالی کتھے سخی کتھے سوالی

ہر پتے ڈالی دسدا ذرا نہ دسدا خالی

راضی موجود اللہ ہم دم انحد سر جھنہار ہے

اندر یار تے باہر یار ہر جا، یار دا اظہار ہے
گونوگون ہے بحر سمندر جس دا پار نہ اروار ہے

کافی

مار نہ وِچ وچھوڑے یار
دے دُکھ ہجر دے تھوڑے یار

میں تیری گولڑی توں میرا سائیں
وصلوں فضلوں ہِم خیال کرائیں
دِل درشن تیرا لوڑے یار
دے دُکھ ہجر دے تھوڑے یار

وہم دلیلاں لکھ ویچاراں
ہتھ تیرے وِچ نکے مہاراں
جیویں چاہے موڑے یار
دے دُکھ ہجر دے تھوڑے یار

منگے تینوں مسنگتی تیری

نہ پچھ نیکی بدی میری

کر احسان قرب دے ڈوڑے یار

دے دُکھ ہجر دے توڑے یار

تُسیں حُسن کمال دے صاحب ہو

تیں جیہا سوہنا ویکھیا نہ کو

جو جوڑ جمال دی جوڑے یار

دے دُکھ ہجر دے توڑے یار

راضی عشق دے کم اُلٹے اویڑے

برہوں لائے اندر جھیڑے

ڈاڈے دیندا نہوں نہوڑے یار

دے دُکھ ہجر دے توڑے یار

کافی

تُو ہی یہاں ہے تُو ہی وہاں ہے
یہ جانا کہ ہر گھر بس رہا تُو بے گُماں ہے

تُو خُدا احد آپ مُحمّدؐ بن آیا
وھو اللّٰہ فی السماء فی الارض سمایا غیر نہ دیکھا کہاں ہے

تُو ہی یہاں ہے تُو ہی وہاں ہے

تُو درد تُو درماں ہے تُو جگر تُو دل جاں ہے
سر روح راز نہاں ہے

تُو ہی یہاں ہے تُو ہی وہاں ہے

خود عاشق ہو خود محبُوب طالب طلب خُود مطلُوب
خود حال فقر میں راضیؔ خود ہی شاہ شہاں ہے
تُو ہی یہاں ہے تُو ہی وہاں ہے

کافی

کہا مجھ کو الٰہی عشق عاشق فریاد نہ کرنا
یار کا رکھ درد دل میں آہ افراد نہ کرنا

خوب آتش عشق میں بنے جب کشتہ جگر
پھر خود طبیب خود درد ہے تو بر ہے برباد نہ کرنا

محبوب کی مرضی بنا کچھ نہ عاشق چاہیے
دم قدم ہو یاد ساجن بات بے داد نہ کرنا

رستی رضا کو پکڑ فقیرا الکھ جگائے رہنا
سارا مظہر مولا ہے شک شبہات نہ کرنا

راضی اندر بیٹھا دلبر بیچ خیال سمایا
بجز ربی عنایت کے غیر خواہشات نہ کرنا

کافی

مالک تینوں معلوم ہے

جو کجھ دل وچ میرے اللہ

ہویا ہو رہیا جو ہوسی

ہر بات سدا ہتھ تیرے اللہ

بدیاں والا دفتر کالا

نیکی کجھ نہ کیتم

توں غفار ستار ہے مطلق

میں وِچ گناہ گھنیرے اللہ

حساب کریں دُکھ نہ مُکے

بخش دیویں سُکھ پاواں

منگاں تیرا رحم یا ربّی

سر دھر در وڈیرے اللہ

صدقے اپنے پیاریاں دے

تُسی راضی اللہ سائیں

مار عاشقاں نال اُٹھاویں

پیا چاں یار دے پیرے اللہ

مالک تینوں معلوم سبّے

جو کجھ دِل وچ میرے اللہ

ہویا ہو رہیا جو ہوسی

ہر بات سدا ہتھ تیرے اللہ

کافی

دیداں ملا کے دل لُٹیا اساڈا

یار نے سینے لا کے

عشق حُسن دی کھیڈ ہو رہی
میں گئی یار سب کھٹیا اساڈا

یار نے سینے لا کے

مان تے گمان گیا وسر جہان گیا
قدماں دے وچ سر سُٹیا اساڈا

یار نے سینے لا کے

راں مل رانجھن سوہنا اک ہو گیا
پا کے پیار چیتا چٹیا اساڈا

یار نے سینے لا کے

خیال مالکوس

کون کرے تجھ بن مہربانی

رس بھری پریم کی نورانی نظریا ہری بنانی

تری یاد مورے من میں دن رین رہے رام

گرکی ہوئی کرپا مجھ پر آسانی

سرجھن کے سیوک سادھو پوجاری بے انت پاوت صورت سلطانی

سب کا پالنہار دیا وان داتا راضیؔ مانت بھگوان دانی

کون کرے تجھ بن مہربانی

شعر

برا بھلا جیسا بھی ہوں

راضیؔ بندہ ہوں تیرا یا خدا

ہر حال خیال فعل میں

تو نہیں مجھ سے جدا

کافی

تیں بن دلبر کوئی نہ تینڈا درد منداں دیاں کوکاں

تو تاں ویکھیں جانیں میں نوں نظر نہ آویں لابھوں کتھوں کاں

عرشوں فرشوں تے چا سٹیوئی مار نیناں دیاں نوکاں

میں بیراگن دَر دَر پھردی کملی ہو وچ لوکاں

تیرے طرفوں سب کجھ جاناں جگ سارے دیاں ٹوکاں

اگ برہوں دی صبر نہ دیوے محبت لایاں موکاں

رگ رگ راضی صاحب عشق اندر وچ سوزاں لایاں چوکاں

تیں بن دلبر کوئی نہ تینڈا درد منداں دیاں کوکاں

شعر

تیرا حسن عشقم منم فدا شد

راضی صاحب چشم یار دیدم نور خدا شد

کافی

دل سائیں دی بکّی وچ بکدا ایں ہاں بندا اللہ اِکّ دا

میرے پرور پاکّ پیارے داتا درشن دان وفا کرتا

توں سمجھاویں میں سمجھ لواں سرحق دا

ازلی عنایت رحمت شفقت با سچ سخاوت بخشش محبت

آوے لطف عجیب عشق دا

توں ڈھاویں توں بناویں توں سچا سچ کہاویں

سچ لکایاں نہیں لکدا

رکھ اپنا خیال میرے وچ راضی مستی ہو کھیڈاں حق دی بازی

سر سوائے اللہ نہ ٹکدا

کافی

اِکو الف عشق پڑھایا — ب تے دی بات بُھلائی
میں اللہ دا اللہ میرا — دوجی خبر نہ کائی

اندر میرے دِلبر بولے — کون پچھانے وِچ وِچولے
جس نوں جلوہ دِتا ڈھولے — سو مستی ہویا سودائی

عشق جنہاں دے حِصّے آیا — بار برہوں سر انہاں چایا
یوسف ہتھوں ہٹ وکایا — نال زلیخا لائی

عشق دے ہوئے سچے وعدے — پورے کردا کم قضا دے
حسن حسین جیہے شہزادے — خاطر رب شہادت پائی

سرمد سر تلی تے دھریا — مرد منصور سولی اُتے چڑھیا
یار عشاقاں دے وچ وڑیا — شمس کھل لہائی

عاشق پاون بھیت زبانی	وحدت اندر حق سُبحانی
اندر باہر میں میانی	رہیا رانجھن فرق نہ رائی
اکو الف عشق پڑھایا	ب تے دی بات بجائی
مَیں اللہ دا اللہ میرا	دُوجی خبر نہ کائی

کافی

اوکھا بل دا مُرشد کامل

سوکھا بل دا رب ہے

نال یار اللہ محمد شفیع

عین علی عجب ہے

الفوں اگے حرف نہ کوئی

اکو کثرت وحدت ہوئی

جیہڑا ڈھونڈے اپنے رب نوں

ہوندا دل وچ حاصل مطلب ہے

جس دل اندر عشق الٰہی

سو دل ویکھے ہر جا ماہی

مُرشد حق دا راز سمجھایا

لاہیا غیر غضب ہے

اندر آپے تے باہر آپے
بے گھر آپے تے ہر گھر آپے
جان چاندی تے عشق سہاگہ
ہویا جسم جذب سے ہے

آپے خالق خلق اُپائی
آپے بنیا ماں پیو دائی
جو سی پہلے او ہن لبھدا
راضی اللہ کل تن سب ہے

او کھا ملدا مُرشد کامل
سو کھا ملدا رب سے ہے
سچا یار اللہ محمد شفیع
عین علی عجب سے ہے

کافی

میری ذات بھی توں میرا اسم بھی توں میرا کل جز جان دم بھی توں
میرا کرم کریمی نور لطیفی محسن منعم بھی توں
میرا حال مقام قرب قیام آغاز انجام علم حلم بھی توں

یا ہادی کر حمایت اپنی خاص عنایت محبت اپنی
میرا کلمہ قرآن دین دھرم بھی توں

تیری ذات نے جمل جلال ہو سبحان اعظم شان ہو
کون نے انسان ہو آدم بھی توں لادم بھی توں

تیری وحدت حق کمال ہو تو خالق خلق خیال ہو
تو مالک حسن جمال ہو میرا ازلی ابدی محرم بھی توں

میرا سجن بھالن ویکھن آکھن سیر بلا ہے آون جاون
نَحنُ اَقرَبُ بھی توُں وَفِی اَنفُسِکُم بھی توُں

میرا درد عجب قرار عجب دیدار عجب سینگار عجب
آحد بھی توں احمد بھی توُں لاج حیا شرم بھی توُں

میرا سوز صفا ہک وفا نور حیا نظر بقا حق الحقا جابجا عین بقا
رازِ اللہ آپ گواہ حِکمت حَاکم حُکم بھی توُں

مُناجات

اساں پاک وطن وِچ رہنا
دل نال سجن دے بہنا

جیوے داتاؒ دلبر جانی
جیہندا فیض ہے عام روحانی
گھن وحدت حق سبحانی
اساں اللہ ہی اللہ کہنا

اِتھے علی ہجویریؒ آیا
گنج بخشؒ ہو داتا کہلایا
کٹ کفر پاکستان بنایا
مُلک مدینے دا گہنا

داتاؒ جان دا حال فقیراں
محبت کردا نال ضمیراں
راضی رکھدا وانگ وزیراں
او ہر سوہنے توں سوہنا

اساں پاک وطن وچ رہنا
رل نال سجن دے بہنا

کافی

میرا مالک داتا

توں صاحب سب دا سچّا

دل وِچ درد برہوں دا

دُکھ دُکھ بانہیں مچّا

تیرا عشق سمایا تن من اندر

لطف الٰہی قرب قلندر

الغوں میم ہویوں خود مظہر

باقی کجھ نہ بچّا

یار الستی آپ پچھانوں اپنی ہستی

نہ خودی رہی نہ خود پرستی

وحدت والا

ہے

اے طریقہ اچّھا

وحدت دے وِچ گُم جو ہویا

نُور حقیقی وِچ سمویا

اوّل آخر تُوں ہی ہویا

ہور نہ پاویں دُجا

خاص خیال سدا رکھ راضی

سر سُبحانی حق دی بازی

شفیع مُحمّد دم درازی

رگ رگ لُوں لُوں رَچا

میرا مالک داتا

تُوں صاحب سب دا سَچّا

دل وِچ درد برہوں دا

دُکھ دُکھ بانہیں نچا

کافی

بشتی تساڈے اگاں لائیاں   تن من اندر سائیں
فضل نظر وچ رکھو ہمیشہ   اپنا کرم کمائیں

دے درد عشق وچ درشن دلبر   ترس پوے شل تینوں
آپے اپنا جام وصل دا   پُر پلاویں مینوں
رنج رساماں چھوڑ سجن   ہن دل دیاں سُن دمائیں

درد برہوں دیاں آہیں باہیں   واہ واہ تُساں لائیاں
سٹر فنا ہویا نسیر اندر دا   سر وحدت سچ سنائیاں
سوز محبت رکھ سلامت   یاری یار نبھائیں

اسم اللہ پاک محمد   ذات ویکھاں ہر ویلے
توں محبوب مدامی ہادی میرا   باقی چھٹے گئے جیلے
اندر الف بمیم مظاہر   مین ملے ہر جائیں

توں صاحب سب دا خالق اکبر رازق رب ہے مطلق پرور
آپ جنہاں تے رہیے توں راضی اپنا یار بنائیں

عشق تساڈے اگاں لائیاں تن من اندر سائیں
فضل نظر وچ رکھ ہمیشہ اپنا کرم کمائیں

کافی

ایک ہے مالک سب کا خالق   دونوں جہان کا داتار ے
لکھ چوراسی بھیت بناوے   جو چاہے سو ہو جاتا رے

کلستار قدیم کارن ہارا   کل پر قادر سو جت نیارا
ہر جا حاضر خود اظہارا   سب کچھ آپ سکھاتا رے

انحد آحد سنتا کہتا   جس کو ملنا اس میں رہتا
آوت جاوت اٹھتا بیٹھتا   کس کو خبر بتاتا رے

ساقی توحید سدا حق پایا   الکہہ الستی راز بتایا
نین نظر میں صنم سمایا   سری سر سمجھاتا رے

سانس سر بیر میں سادھو مانت   یہاں وہاں ہر صورت مانت
دلبر ہمراہ ہر گن گاوت   نچتا ناچ نچاتا رے

سچ کی سنگت سچا جانیو — چیلہ گرو یگانہ
چار تت نہ پوجے کوئی — پانچواں تیسر نشانہ
اکو احد اکو احمد — محمد بات بتاتا رے

وہی پوشیدہ وہی ہے ظاہر — عشق عاشق پر ہو گیا قادر
بے کنارا مہا ساگر — راضی پریتم پریم لگاتا رے

ایک ہے مالک سب کا خالق — دونوں جہان کا داتا رے
نکہ چوراسی بھیت بتاوے — جو چاہے سو ہو جاتا رے

کافی

اک بات سمجھن سمجھائی ہے — سب صورت ذات سمائی ہے

دل دا مالک دل وچ رہندا — سوا اللہ رکھ خیال نہ کہندا
عشق ہے بھاگ سہاگ اساڈا — جس دم وچ ذات وکھائی ہے

رب دی شان عظیم قدیمی — آپ قہار تے آپ رحیمی
میرا صاحب سچا سائیں — تیری وحدت سرکشائی ہے

توں حاضر ہر دم عین عیانی — یار ازل دا محرم جانی
وفا محبت سچی فقیری — عطا الٰہی پائی ہے

کیویں جاناں توں اتھے ہے — تے اتھے ناہیں
ایہہ دل خانہ سچے رب دا — یاد رکھاں ہر گاہیں
اک تیرے نال خیال بیگانہ — والی وتی نہ پائی ہے

شاہ شان شجاعت تیری ذرّے ذرّے تے ظاہر ہے
جیسا چاہیں بناویں اپنا توں خالق ہر دا ماہر ہے
حق حقیقی دل تحقیقی توحید پچھان کرائی ہے

رنگ رنگ رنگیں سنگ اپنے رکھ رضا وچ راضی
توں ہیں درد توں ہیں دارو واہ واہ سوز گدازی
جو مرضی مالک مولا کریم دی سو فی ہر دے لائی ہے

اک بات سمجھ سمجھائی ہے سب صورت ذات سمائی ہے

کافی

میں کمینہ پُر خطا ہاں
توں مالک ہے میرا چنگا یار
حال سارے دی سُدھ تساں نوں
نت بخشش ورشن منگاں یار

ہوندیاں نیڑے نَحنُ اَقرب
نظر کتھے نہ آویں
دَر دَر دِلبر کیوں پیا ڈھونڈھاں
جے آپے چا گل لاویں
نام تیرے توں صدقے ہوواں
سر سُولی تے ٹنگاں یار

ملا ازل دا عشق کیتوئی
سوز ہجر دا درد دلتوئی
پٹھیاں کھلاں عشق لہیندا
نیہوں نچاندا ننگا یار

خیالاں دے وچ خیال تساڈا
تن من مُلک سبھے مال تساڈا
ویکھ فقیری حال اساڈا
راضی دامن تیرے لگا یار

کافی

بنا دیکھے تجھے دیکھا حقیقی شان وحدت میں
یہی نوبت بین الحق کی لگا نعرہ محبت میں

تجھی سے ہے بقا ذاتی — ظہورا نور الٰہی
تو ہی سنتا تو ہی کہتا — خالق خود خاص خلقت میں

اندر اللہ باہر اللہ — عشق اللہ جان اللہ
سر اللہ خیال اللہ — ہادی حرکت سکونت میں

تو ہی تو ہے جا بجا — ایک اللہ بادشاہ
ہو بہو مشہود راضی — ہوا اظہار الوہیت میں

بنا دیکھے تجھے دیکھا حقیقی شان وحدت میں
یہی نوبت بین الحق کی لگا نعرہ محبت میں

کافی

پُر نورت یار سمایا اے　　سبھ جائی وچ دسدا آیا اے

جان جسم دا جامہ جوڑیا　　اگوں جسم مٹا کے چھوڑیا
نوری ناری روپ سجن دا　　ہر دم حسن ہویا اے

ہوکے شاہ تے چاکر کہاندا　　لوکاں دے وچ آپ لکاندا
رانجھن ہیر دا عشق کماندا　　تخت جوگی بن وچ آیا اے

الف نام اللہ دے ویکھو سیؤ　　لکھیا نام چھپیندے
بیعت حقیقت پر دل اندر　　عاشق ستی سُنیندے
پیالہ وحدت عشق الست　　باری یار پلایا اے

آپے مُرشد آپ مُریدے　　قاضی قاتل آپ شہیدے
ذرے ذرے وچ اوہو دسیدے　　راز رب ایہو فرمایا اے

کافی

اللہ میرا حال جانن داہے نی سیّو اللہ میرا حال جانن دا

دِل لُٹیا دِلدار وو

اس دے نوں کی میں آکھاں ۔ ویکھ رہیا ماہی یار وو

پار کنارے وطن ماہی دا ۔ پار کنارے وطن ماہی دا

دَم دَم اللہ یاد چاہی دا ۔ دَم دَم اللہ یاد چاہی دا

نال کرم اللہ آپ کریندا ۔ ڈُبدے بیڑے پار وو

اگ برہوں دی تن من ساڑیا ۔ اگ برہوں دی تن من ساڑیا

ہستی والا چولا پھاڑیا ۔ ہستی والا چولا پھاڑیا

زاہدؔ ہر جا رہندا سائیں ۔ کردی میں دیدار وو

اللہ میرا حال جانن داہے نی سیّو اللہ میرا حال جانن دا

دل لٹیا دلدار وو

اس دے نوں کی میں آکھاں ۔ ویکھ رہیا ماہی یار وو

کافی

ماہی میرے وِچ وَسدا ہائے نی سیّو ماہی میرے وِچ وَسدا
کھول دے دی دید وو

آپے مریندا تیر نشانہ کر دا دند شہید وو

آپے اپنا ہویا عاشق آپے اپنا ہویا عاشق
احد احمد اِکّو ہے لاشک احد احمد اِکّو ہے لاشک
آپے مصر دا حاکم ہو کے وِکدا مُلّھ خرید وو

نوری ناری ناہیں بنن دا نوری ناری ناہیں بنن دا
کسے نہ پایا بھیت سجن دا کسے نہ پایا بھیت سجن دا
جیویں چاہے ہو کے رہندا راضی وچ توحید وو

ماہی میرے وِچ وَسدا ہائے نی سیّو ماہی میرے وِچ وَسدا
کھول دے دی دید وو

کافی

تسیں میرا دل ویکھدے ہاے وو یار تسیں میرا دل ویکھدے

سُن دے دل دی بات وو

درد دیدار دا لا کے ڈھولا ہویوں چُپ چپات وو

میں اپنا سجن سیانے میں اپنا سجن سیانے
تُساں باجھوں کوئی نہ جانے تساں باجھوں کوئی نہ جانے
حُسن جمال دے خالق ازلی پاک تساڈی ذات وو

جیسا چاہیا آپ بنایا جیسا چاہیا آپ بنایا
اپنا رنگی رنگ رچایا اپنا رنگی رنگ رچایا
عشق محبت شور مچایا برہوں لائی ہاے ہات وو

سوز رہے شل سدا سلامت
سک وچ سوہنا بخشے زیارت
نعت ہے یہ سک الٰہی

سوز رہے شل سدا سلامت
سک وچ سوہنا بخشے زیارت
درد وفا دا ساتھ وو

منگاں ہر دم خیر تساڈا
کوئی نہ ہویا ویر تساڈا
لحظے دے وچ آہن ماہی

منگاں ہر دم خیر تساڈا
کوئی نہ ہویا ویر تساڈا
آکھاں سر ملوات وو

توں میں اکو ہو ویکھو راضی
جیویں جانو رکھو راضی
تن من اندر وس رس سائیں

توں میں اکو ہو ویکھو راضی
جیویں جانو رکھو راضی
ہور نہیں حاجات وو

تسیں میرا دل ویکھدے ہائے وو یار تسیں میرا دل ویکھدے
تن دے دل دی بات وو
درد دیدار دا لا کے ڈھولا
ہویوں چپ چپات وو

کافی

منّ واسطہ اپنے ناں دا منّ واسطہ اپنے ناں داوو یار

میں ایانی عاجز نمانی بدحالی بیراگنی کوجھی کانی
تیری یاری مستانی تیری یاری مستانی وو یار

یار سچّا توں سچ کہاوندا درد حسن دیاں رمزاں لاوندا
دل نوں کھاندا جاندا دل نوں کھاندا جاندا وو یار

سوز محبت سینہ ساڑے جندڑی روگنی پاندی پاڑے
سجناں باجھوں سب اُجاڑے سجناں باجھوں سب اُجاڑے وو یار

لکھاں ہیراں سوہنیاں سسیاں عشق نے ماریاں بکھیاں تسیاں
برہوں کیتیاں بے وسیاں برہوں کیتیاں بے وسیاں وو یار

میرے ناں اصل وچ تیری ہوئی   تیرے بن سائیں سمجھے نہ کوئی

آپ ہو راضی رکھ لج لوئی   آپ ہو راضی رکھ لج لوئی وویار

مَن واسطہ اپنے ناں دا   مَن واسطہ اپنے ناں دا وویار

کافی

سب سکھاں تے لذتاں کوڑیاں
اک یار دا درد لذیذ لگا
اگ برہوں وچ ساڑن دی
کر عشق عجب تجویز لگا

حالوں قالوں غیر خیالوں
درد کیتا کل فانی ہے
درد ملاندا اللہ نال
درد ہی دل دا جانی ہے
درد عشق نوں عاشق جانن
جنہاں ازلی عشق عزیز لگا

نہ سُتیاں حاصل ہوندا اے
نہ جاگیاں نیڑے آوندا اے
درد مَنداں دے اندر وَسدا
ساجن سِینے لاوندا اے
ہے درد اُچّا اِکو دلبر والا
جیہڑا جگر دا بَن تعویز لگا

ہاں میں الٰہی عِشق دا بندہ
عِشق بِنا ہے ہر کوئی اندھا
عِشق نے کِیتا سارا دھندا
نہ کوئی پھیر ہے نہ کوئی پھندا
راضی رَبّ کولوں عشق ملیوے
سر مُرشد مُستفیض لگا

کافی

تیرے حسن جیہا کوئی حسن نہیں
تیرے رنگ جیہا کوئی رنگ نہیں
توں سنگ ہوویں سدا سنگ جاناں
تیرے سنگ جیہا کوئی سنگ نہیں

میرا بھاگ سہاگ تے دین ایمان
توں دردِ عشق توں دل جان
اے حق باحق حقیقی یار
مینوں تیرے بنا کجھ پسند نہیں

تیرا نام پیارا لگدا اے
توں راکھن ہارا جگ دا اے
توں راضی رہیں میں راضی ویکھاں
اس ڈھنگ جیہا کوئی ڈھنگ نہیں

کافی

کجھ نہیں میں کجھ نہیں — سائیں تیرے سوائیں کجھ نہیں
یار حقیقی اِک توں سمجھدا — تیں بن ساجن سُدھ نہیں

تُسیں تاں میرے خالق ہو — خالق کُل دے مالک ہو
مَن موہنے بے حد سوہنے — حاذق ہر دے پالک ہو
درد دِلاں دے ہم دم دِلبر — توحید تیری وِچ بُعد نہیں

اللہ محمد نام ہے تیرا — لامکاں مقام ہے تیرا
مالک مُلک مکان دا — ہوون حق مُدام ہے تیرا
سُن محبوبا تن من اندر — کیوں جاناں توں خود نہیں

اصل عنایت با جمالت
بخشش بقا دیدار سلامت

سوز سمورا درد ہدایت
سیجھ محبت وصل وصالت

راضی ہوویں کرم کماویں
ہور وسیلہ شُد نہیں

کجھ نہیں میں کجھ نہیں
سائیں تیرے سوا میں کجھ نہیں

یار حقیقی اک توں سمجھدا
تیں بن ساجن سدھ نہیں

کافی

ساجن تیری صورت مورے دل میں سمائے
دل میں سمائے موہے عشق دکھائے رے

اک تو صنم تیری سک ستائے
دوجا برہوں ہڈ بکھائے
ہڈ بکھائے اگ کون بجھائے رے

اگ عشق جند جان جلائے
سوز ہجر تن تیز تپائے
تیز تپائے مورا خون سکائے رے

جب چاہے عشق تب یار ملائے
عاشق کرکے سیس کٹائے
سیس کٹائے راضی حق کہائے رے

حمد

عجب شان وحدت ہے سبحان اللہ

تیری حمد بے حد ہے سبحان اللہ

احد ذات احمد ہے سبحان اللہ

مٹھا نام محمد ہے سبحان اللہ

توں عاشق توں محبوب مقصود ہر دا

عشق عین حق تُو حسن خوب کر دا

انت ظاہر انت باطن

اَنتَ رَبکَ احد ہے سبحان اللہ

توں رسولاں دا رہبر ولیاں دا والی

یتیماں غریباں فقیراں دا پالی

سب درداں دا درمان سب دا توں سلطان

شہادت سخاوت ہے سبحان اللہ

وصل وچ ہجر وچ وسیں دل جگر وچ
قبر وچ حشر وچ اندر وچ نظر وچ
توں مظہر حقیقی محبت ہے سبحان اللہ

محرم حال ہادی سچا یار توں ہے
ہر آفت توں آزاد کرن ہار توں ہے
حکمت حقانی رحمت ربانی
قادر تیری قدرت ہے سبحان اللہ

ہو اللہ راضی دے دیدار باقی
الفت الٰہی بخش جام ساقی
جلالت جمالت شفقت ہے سبحان اللہ

عجب شان وحدت ہے سبحان اللہ
تیری حمد بے حد ہے سبحان اللہ
احد ذات احمد ہے سبحان اللہ
مٹھا نام محمد ہے سبحان اللہ

کافی

آپے اپنا رحم کرم کر — بن تیرے نہیں وسیلہ یار
درد برہوں چا بیوس کیتا — ہن کیہا کراں میں حیلہ یار

نیکی بدی ویکھ نہ میری — دان کریں تاں ہووے نہ دیری
ذات غفور رؤف ہے تیری — مار مُکا سب دُشمن ویری
توں ہر دا محسن مالک اللہ — میرا سچا رب جلیلہ یار

صدقہ اپنے محبوب سچے دا — کل خطا کر معاف سائیں
جانی جان حقیقی ہادی — بخش احوال انکشاف سائیں
عشق تساڈا واہ واہ لگا — دل ہویا دردیلا یار

ہوئی فنا سب خواہش میری — تیرے باجھ محبوبا
ہاں اصل احسان فضل دا — میں محتاج محبوبا
کر عنایت عطا مشاہدہ — وحدت نور جمیلا یار

میرا رُوح بھی تُو ہے چاہ بھی تُو ہے   اَحمَد مُحَمّد اللہ بھی تُو ہے
پار اروار ملّاح بھی تُو ہے   سوز سینے وِچ آہ بھی تُو ہے
نار نُور تُوں پاک ہے راضی   تُوں ہی رنگ رنگیلا یار

آپے اپنا رحم کرم کر   بن تیرے نہیں وسیلہ یار
درد برہوں چا بیوس کیتا   ہُن کیہا کراں میں حیلہ یار

کافی

مُسلم کہیں اللہ اللہ
ہندو کہیں ہری ہری
اچھّے نام اُسی کے سب ہیں
بات سُنو رے کوری کوری

کوئی کہے واہ گرو جی
کوئی کہے بڑا بھگوان
کوئی کہے گیتا گیان
کوئی کہے پڑھو قرآن
اپنے آپ کو کوئی نہ جانے
کایا کوٹ کی ذری ذری

سب میں سوجھت اکو احد
آپ سمایو واحد ہے
نیت پریت میں سادھو سمجھیں
ہُو ہُو سر پر شاہد ہے
جس کو پریم لگایا پربھو
دیکھا اُسی نے رام ہری

کوئی نرگ جائے کوئی سورگ جائے
مجھے کسی سے کام نہیں
بن درشن مدن موہن کے
چاہت چین آرام نہیں
میں تو یار کے برہے کیا
پُن پاپ سے بری بری

ہمرے سچے گرنین پورے — سُرجن یار ساجن سورے

نام کی جوتی جگاوتے سادھو — سُنتام الکھ حضور اے

رانجھے من میں ایک بستے ہے — جس بن گھڑی نہ ٹہری ٹہری

مُسلم کہیں اللہ اللہ — ہندو کہیں ہری ہری

اسچے نام اُس کے سب ہیں — بات سُنو رے کھری کھری

کافی

بُتھوں آیوں کِتھے جانا   اِتھے کیوں توں رہندا یار
اُتے کون تے ہیٹھاں کون   کون اے باتاں کہندا یار

کس دُکھ دیاں آہیں بھردا ایں   کیویں جیوندا تے کیویں مَردا ایں
بندہ اپنا آپ بنا کے   وَڑ اندر وِچ بہندا یار

اپنے آپ نوں ویکھن کارن   شیشہ دِل بنایا اے
ویکھن کِیتے خلق آپائی   کُن فَیَکُونْ سُنایا اے
آدم مولا بندہ ناہیں   تیرا چرھدا نہ کوئی لہندا یار

توں نوری ہے نہ ناری ہے   تیری ذات قدیم نیاری ہے
حُسن ازل دا دِل دریا   پیا وحدت والا وہندا یار

ہر شے ہوئی لاالٰہ   باقی ہے توں آپ اللہ
سب دا سچا بادشاہ   لا یحتاج بے پرواہ
تیرے باجھوں توبہ اللہ   کون کسے نوں سہندا یار

عشق حقیقی حق پرستی   حسن جمال تے درد پرستی
اوّل آخر روز الستی   کل وچ کل ہے تیری ہستی
تیری ذات پاک دے باجھوں راضی   جو بنیا سو ڈھندا یار

کتھوں آیوں کتھے جانا   اتھے کیوں توں رہندا یار
اُتے کون تے ہیٹھاں کون   کون اے باتاں کہندا یار

کافی

اے دُنیا کوڑی ٹھگ بازی ہے
کوئی پنڈت تے کوئی قاضی ہے
کوئی سادھو سنت سناسی ہے
کوئی حاجی نیک نمازی ہے

اِک اَبا تے اِک نانا ہے
اِک اماں تے اِک ماماں ہے
اساں یار دا نیہوں نبھانا اے
ہُن دُکھاں کیتا سیانا اے
سکھ دے سارے بھیناں بھائی
کوئی چاچے تے کوئی ماسی ہے

نفس شیطان تے دُنیا تِنّے
رل گئے چور تے کُتّی
جیہڑے حق دے راہ توں روکن
مار تنہاں سر جُتّی
اللہ پاک پناہ تیری
اینہاں لُٹی خلقت سُتّی
اِک حقیقی یار بنا
سب فانی حُسن مجازی ہے

موت کسے دی جان نہ چھوڑے
کون تقدیر الٰہی موڑے
رضا خدا دی من فقیرا
فقر دے چشم توں جوڑے
فقر فی اللہ نور اللہ دا
صفت صفا توں ناجی ہے

بندہ اپنے خیال بناوندا اے
کوئی بیٹھا تے کوئی بھوندا اے
جو رب چاہے سو ہوندا اے
روح راگ سچا پیا گاوندا اے
رب دے عشق وفا وچ ویکھیا
کوئی شہید ہویا کوئی غازی ہے

میرا اللہ توں مینوں کافی ہے
توں شفقت والا شافی ہے
اے وحدت واحد وافی ہے
ایہو حال صوفیاں دا صافی ہے
محبت والیاں درد دلاں تے
رہندا اللہ راضی ہے

کافی

آ طبیبا دے دوا — لگا سخت ہجر دا درد ہے
سوز فراق دی اگ سینے وچ — ساڑ کیتا دل سرد ہے

توہیں جانے حال حقیقت — دانا بینا سچا یار
علاج میرا وس تساڈے — عشق ڈاڈھا مرض ہے

ہے وچھوڑا وڈا دوزخ — روز میرے واسطے
مل محبوبا چھڈ جدائی — ایہو مرض تے ایہو غرض ہے

ہاں ازل دا عاشق تیرا — راز محرم ڈھولنا
یار کہاون یاری لاون — کرم کماون فرض ہے

اللہ راضی کر محبت — رکھ ہمیشہ نال وفا
بخش زیارت یا محمد — ہر دے ہر دم ورد ہے

کافی

سِدھے رستے چلیں فقیرا — تیرا رب سچا نت ساتھی ہے
سر جھکا رکھ صاحب اگے — ویکھ الف اثباتی ہے

سچ آکھیں سخن زبانوں — عشق حقیقی دین ایمانوں
پر حالوں ہر خیالوں — فرقانوں تے قرآنوں
چھاتی وچوں جھاتی وچوں — سارا مظہر ذاتی ہے

ہے سب یار دا اپنا بھیت — بد کرے چاہے نیک
کدھاں وانگ خزاں دیاں گُھلدیاں — کدھاں بہاراں پھگن چیت
عجب لگا اے برہوں اولا — نہ یہ موت حیاتی ہے

جان جسم دا لاہ حجاب — ایہو سے پردہ ایہو عذاب
میں توں ہاں توں میں ہاں — نہ پچھ کون گناہ ثواب
اپنی شان پچھان ہو راضی — اللہ نام تیرا نجات سے

سدھے رستے چل فقیرا — تیرا رب تیاں تے ساتھی سے
سر جھکا رکھ صاحب اگے — ویکھ الف اثبات سے

کافی

رب دی مرضی من فقیرا   رب دی مرضی من
اللہ باقی بندہ فانی   سکھ فقیری فن فقیرا

فنا بقا دی رمز پچھانیں   چھوڑ خودی والا خانہ
جان جسم نوں گال عشق وچ   تاں ملے یار یگانہ
وحدت حق وچ گم ہو عاشق   سر دھریں نظرانہ
سوز سہاگ دا پہن کفن   ہو محبت نال دفن فقیرا

اے سر ساہ ہے اللہ دا   رکھ خیال حقیقی
میں اللہ وچ اللہ میں وچ   باقی باتیں ودھیکی
میں تیرا توں میرا   یاں دی شان شفیقی
قربان ہوون کل نام تیرے توں   درد وصال دے ذہن فقیرا

ظاہر باطن ہے موجود — ہیں وِچ تیرا ہادی
ہستی وچوں نکل کے باہر — حاصل کر آزادی
راہ عشق دا ہے نرالا — غمی ہے نہ شادی
نفس شیطان نوں دُشمن جانیں — دُنیا گندی رن فقیرا

اِک ذات کیتے کئی ذاتاں ہوئیاں — اِک بات کیتے کئی باتاں
اِک دن کیتے کئی دن ہوئے — اِک رات کیتے کئی راتاں
اِک دے اُتے بے شماراں — ہوون درُود صلواتاں
وَھُوَ اللّٰہ فِی الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰت — یار ہویا ہم تن فقیرا

ہوون وِچ میں نہ ہویا — نہ ہوون وِچ ہویا
دل اکھاں وچ دلبر وَسدا — آپ کریندا جویا
حُب حبیب حقانی ہر دم — داغ درُوں دھویا
آپے ناراض تے آپے راضی — کتھے لڑدا کتھے امن فقیرا

کافی

دردا ں دے وِچ عید ہمیشہ انہاں عاشق دردمنداں دی اے
راحت رنج نوں عشق نہ جانے نہ حاجت تاج شہاں دی اے

دلبر کولوں درد ملیوے عشق کماون کیتے
پاڑی ہتھوں محبّت والے زہر پیالے پیتے
سوز ہجر دی پیڑ اولی چِم دل جگر نوں کھاندی اے

اسیں مُسافر اُس وطن دے جتھے یار اساڈا رہندا
سک وچھوڑا خوب ستاندا اے برہوں کتھے نہ بہندا
اُلٹی چال سجن دی ویکھی عقل حیران ہو جاندی اے

رانجھن او محبُوب اَللّٰہ دا اَللّٰہ شاں ملاوے
رب دیوے دیدار ماہی دا صُورت پاک وکھاوے
نہ تاں جیندے موئے یار انباندے اے جند جان جنہاں دی اے

کافی

خالق اپنی خلق بنائی — پیار ربّ سچّے دی ویکھ وڈیائی
نور الٰہی کیتی روشنائی — سما گیا وچ کل خدائی

الف آپے ہویا میم — آپے تونگر آپے یتیم
آپے منعمؐ آپے نعیم — کمال حکمت پر دا حکیم
چا رُوح بدن وچ پائی — انا احمد بات سُنائی

آپے کر دا چا گمراہ — آپے ہویا خود ہمراہ
جو ونے کرے سب آپے اللہ — باقی ساری کوڑی صلاح
راضی یار میرا ہے پرجائی — ظاہر باطن نال سچائی

خالق اپنی خلق بنائی — پیار ربّ سچّے دی ویکھ وڈیائی
نور الٰہی کیتی روشنائی — سما گیا وچ کل خدائی

دیوان
درد عشق
ترتیب:
سائیں خیال اللہ

کافی

تُساں جانو بھاویں جانو
میں تاں تُساڈا بندہ یار
تیرے رحم کرم تے حال ہے میرا
ہور مُکا گل دھندہ یار

تُسیں پاک تے بے عیب ہو
حاضر ناظر لاریب ہو
سب آپ ہیں اپنا زیب ہو
سائیں واہ واہ دلغریب ہو
آپ ہیں انسان بنا کے
مُول نہ جانیں مندا یار

تُسیں اچھے بے حد سچے ہو
بیرنگ رنگاں وچ رچے ہو
کدیں رُسدے ہو کدیں پرچے ہو
میرے تاں ہر دم وِچے ہو
اول آخر اللہ محمدؐ
تیں بن میں ہاں اندھا یار

ظاہر باطن حق سبحان
میرے سچے رب رسول اللہ
میں ایمان توں دانا
دوست مدام محبوب اللہ
رُوح بے اختیار اختیار تیرے وچ
رہیا نہ کوئی سندھا یار

میرا درد عشق کمال تساں — میرا حال احوال خیال تساں
میرا سوز ہجر وصال تساں — میرا حسن ازل جمال تساں
میرا اگلا پچھلا مرنا جینا — توں ہی توں ہے بن دا یار

میرے سر حقیقی شان تساں — نام تساں نشان تساں
قرآن تساں ایمان تساں — میرے رب تساں رحمان تساں
میری سوجھ سنجان تے دھیان تساں — دل نحن اقرب من دا یار

میرے سمیع علیم بصیر تساں — تدبیر تساں تقدیر تساں
میرے داتا تساں دستگیر تساں — مرشد ہادی پیر تساں
میں فانی توں باقی مولا — ہو راضی خداوندا یار

تساں جانو جیویں جانو — میں تاں تساڈا بندہ یار
تیرے رحم کرم تے حال ہے میرا — ہور مکا کل دھندہ یار

کافی

بھانویں دکھ دیوو بھانویں سکھ یار
تاں بھی سجن میرے ہو سکے یار
کر درشن دل نہ رجے یار
نہ نین نمانے تھکے یار

میں تاں محض تساڈڑی گولڑی ہاں
توڑے کملی کو جھلڑی بھولڑی ہاں
کدی ہسدی تے کدی روندڑی ہاں
تیرے نام توں صدقے ہوندڑی ہاں
گھن قول عشق دے پکے یار

اصل حال محرم دلدار دل دے
سدا سر دے سائیں تسیں ہو ازل دے
بِنا زاری میرے دعوے نہ چل دے
اپنے فضل کمالوں عیب سارے چاڑھ کے یار

ہجر وچ گزر گئی عمر سب اجائی
سک سوز برہوں اندر اگ مچائی
پانی پا وصل دا جے نہ بجھائی
تن من پیا سڑ داشل آپ سلامت رکھے یار

تیرے در تے مرساں نوکر در دی رہساں
در چھوڑ مالک دا کتھے بھی نہ ویساں
جو مرضی محبوباں دی سو قبول مینساں
مو توں سخت درد ہجر دا تیں بن تن نہ تگے یار

جاگاں ہم دے نال نالے رلاواں
راہ تیرے دے نال ہو جاواں
پریت وناں دے گاون گاواں
تاں باہو جم آواں وچ مدینے مکے یار

مکی رات گئی ہن فجر ہوئی
دن حشر آیا ویلے قبر ہوئی
ربّ رحم والی اک نظر ہوئی
جیہڑی خبر نہیں او خبر ہوئی
ہو راضی سانول سچے یار
وچ وحدت کثرت دے مکے یار

مناجات

داتا دُلارے دلبر محبوب لاج پرور

للہ آپے اپنے مسکین تے مہر کر

سب کا محمد مولا کر معاف خطا جو آہی

بے کیف بخش درشن اپنا حسن الٰہی

پُر نور نین سائیں تن من ہووے منور

درداں بھریا سوزاں سڑیا ہاڑے پاواں تیرے در کھڑا

برہوں لڑیا دکھاں پھڑیا ہے فراق دا صدمہ بڑا

ہُن ہو راضی صلے نام خدا دے زیارت سجن عمر بھر

داتا دُلارے دلبر محبوب لاج پرور

للہ آپے اپنے مسکین تے مہر کر

کافی

آئی موج وحدت دریا دی ہے
وڈی شان سچے اللہ دی ہے
لائی برہوں آتش باہ دی ہے
ہے رمز حقیقی راہ دی ہے

ہے خیال ہویا ہتھ خیالی دے
ہے حال ہویا وس والی دے
ہے رنگ لالاں دی لالی دے
ہے باغ نے مرشد مالی دے
سب ہستی آپ خدا دی ہے
ہے بازی سر کلاہ دی ہے

بسیرا مصطفیٰ یا مرتضیٰ
ہو حامی حسن حسین بادشاہ
ہُن حال فقیر دے نال نبھا
اپنی صورت آپ وکھا
سکّاں درشن دید نگاہ دی اے
اے فریاد اس ارواح دی اے

جیویں راضی ہوویں یار
نت نظر نیناں وچ آویں یار
سٹ دوری ہجر مٹاویں یار
اک لحظہ چت نہ چاویں یار
تیری رحمت جا پناہ دی اے
تیری محبت فرحت ساہ دی اے

کافی

تیرا عشق عجب ہے ذرد عجب
تیرے نام دا وِندا وِرد عجب
تیرے برہوں دا لگڑا مرض عجب
تینوں یاد رکھن ہے فرض عجب

توں میرے دل وِچ آویں
میں سانبھاں تینوں سینے وچ
عطر گلاب دی خوشبو ہے
تیرے پاک پسینے وِچ
ملکہ مظہر الٰہی حسن عجب
کر قبول نیاز ہے عجز عجب

تیری شان بڑی ہے ذات بُلند
روح جسم دا کھولو بند
اَلحَمد پڑھاں تے شکر کراں
راضی ہویا خداوند
ہر بات کولوں بہتر ہے
دے اپنا سائیں درس عجب

تیرا عشق عجب ہے درد عجب
تیرے نام دا ونڈا وِرد عجب
تیرے برہوں دا اگڑا مرض عجب
تینوں یاد رکھن ہے فرض عجب

کافی

الله کرے شل میں گھر آویں — ہنڑ ہجر وچھوڑا نئیں سہنڑیں
پاگل کملی وحشی کر کے — چھینا لیونی چھٹے سہنڑیں

میں وِیں تیرے وچ ہوں ہاں — نادار نمانی ناقص پاپی
سوزاں ساڑی بے کس ہاں — تیرے در دی پیاسی خالص پاپی
برہوں مہریندا دل کرلاوندا — کوئی ترس نہ آیوئی اک چھٹ سہنڑیں

تیرے حسن تے فدا دیوانی ہوئی — مست الست مستانی ہوئی
نت ہیبت سخت حیرانی ہوئی — تیں بن جندڑی فانی ہوئی
اپنی وفا وچ یار سچا — میرے مندے نصیب پلٹ سہنڑیں

توں ویکھ رہیا ہیں ویکھ نہ سکاں — کس کم دتیاں ایویں اکھاں
کیویں تینوں راضی رکھاں — کی آکھاں تے کی لکھاں
جیویں سکھاویں جیویں مناویں — کرم کما دکھ کٹ سہنڑیں

کافی

میں آپ بدکار ہوں بدتر — مجھ سے ہر ایک ہے بہتر

میرے اللہ تو چاہے — تو میری معاف کردے ہر خطا
اپنے محبوب پاکؐ کے صدقے میں — رکھ کرم کی مجھ پر نظر

گناہوں میں گزری ساری عمر — نیکی کبھی کی ہی نہیں
فضل فرما میرے حال پر — رکھ لاج تو ہے لاج پرور

رحمت تیری کا — کھلا رہتا ہے دروازہ ہمیشہ
دلدار دل کا تو ہے مالک — تجھ کو میری ہے سب خبر

راضی ہو یا ربّ — میرا رہنما مشکل کشا
دیدار اپنا دے الٰہی — عشق سچا تا حشر

میں آپ بدکار ہوں بدتر — مجھ سے ہر ایک ہے بہتر

حمد

اللہ پاک ذات وحدہٗ

لاشریک قدیم ہے توُ

بے حد حمد ثنا دے لائق

صاحب شان عظیم ہے توُ

بخش گناہ سب نام محمدؐ

سچا ربّ رحیم ہے توُ

نال فضل کر کرم الٰہی

میرا ہادی حق حکیم ہے توُ

خالق کل خلق دا مالک

سمیعؑ بصیر علیم ہے توُ

یاد اپنی وچ رکھ یگانا

ہو راضی کافی کریم ہے توُ

نعت شریف

ثانی نہیں کوئی تیرا — یا محبوب رب العالمین
تُو خاص مظہر ذاتِ حق ہے — صاحب سید المُرسلین

آنم احمد بلی میم — دل میرے کیتا قبول
تُو ہے حُسن اللہ دا — شہنشاہِ عاشقین

جلال اللہ جمال اللہ — باکمال ہو بے مثال
کُل آسیاں دا آسرا — تو ہے شفیع المُذنبین

راضی فقیر اصل ہے — تساڈا سگ سائیں
اپنا بخش دیدار ہمیشہ — تیرا سائل ہاں میں مسکین

نعت شریف

میں تو محبت محمد میں مستانہ ہوا ہوں
بجز یار سب سے بیگانہ ہوا ہوں

دیا درد مجھ کو انعام دلبر
عشق سوز بخشا تمام دلبر

اپنے دل سے بیزار نشانہ ہوا ہوں

نہ یہ عشق فانی نہ وہ یار فانی
رہا دیکھ مجھ میں وہ دلدار جانی

جہاں تو ہے وہاں میں ہوں
تجھ سے یگانہ ہوا ہوں

گاہے روتا ہوں گاہے ہنستا ہوں
گاہے مرتا ہوں گاہے جیتا ہوں

گاہے کہتا ہوں اسرار کی باتیں
گاہے چاہت چپ چھپاتا ہوں

ہیبت حسن جمال پر حیرانہ ہوا ہوں

غیر سے توبہ ہماری
دوری سے تیری پناہ

نور ہدایت عطا عنایت
وحدت عین اللہ

ساقہ سا جن سمجھ راضی
عاشق انسانہ ہوا ہوں

میں تو محبت محمد میں مستانہ ہوا ہوں
بجز یار سب سے بیگانہ ہوا ہوں

دُعا

مجھے محبت میں محو کر دے
دِل نظر میں آپ اپنا نُور بھر دے

طالب تیرے دِیدار کا
ہے اصل سارا جہان

عجب بہ ہے مچ مچایا
یار تیرے گِرد گر دے

تو ہے میرا دین وایمان
تُو ہے میرا رُوح راز

سوز سا جن دیا مجھ کو
سمایا درد بیچ ہر دے

لُطف ازلی کرم فرما
سجن تیرے بن نہیں کوئی

راضی رکھ سدائیں سائیں
قُرب وصال اَجر دے

کافی

اساں تیرے کیتے سجن سُکھ تے آرام چھڈیا
چھڈی اے دُنیا عقبیٰ کُفر تے اِسلام چھڈیا

لہو ہویا پانی ساڈا روٹی جگر دے ٹکڑے
سُکھاں کولوں چنگے ساں نوں سچے سجن دے دُکھڑے
یار تیری دِید کارن جنت مقام چھڈیا

ڈاڈھے نال نیہوں لگا وَس کوئی نہ چلے
جو لکھیا لوح قلم دا سو پیا ساڈے پلے
منن کے رب دی رضا خاص تے عام چھڈیا

ہسن کھیڈن برہوں بُھلایا درد محبت حال ونجایا
ننگ تے نموز دا خیال خام چھڈیا

عِشق حقیقی نماز پڑھائی — میں مٹائی خودی گنوائی
عشق ہے امام میرا — ہور امام چھڈیا

محرم راز توں ہے دِلجانی — لا گل اپنے کر مہربانی
تیری یاد ہوا — کُل کام چھڈیا

رہ نال ہمیشہ راضی سائیں — لجپال سچا رکھ لاجاں سدائیں
لے کے نام تیرا — اپنا نام چھڈیا

اساں تیرے کیتے سجن — سُکھ تے آرام چھڈیا
چھڈی دُنیا عُقبیٰ — کُفر تے اِسلام چھڈیا

کافی

اساں تیرے پچھے پچھے   دین تے ایمان چھڈیا
چھڈی مندر مسیتی   کلمہ قرآن چھڈیا

وڑ کے مسیتاں پڑھن   نمازاں چھڈیاں
چڑھ کے منبر تے دیون   اُچیاں اذاناں چھڈیاں
ویکھ کے چہرا تیرا   بُلند مقام چھڈیا

عشق اولڑا جنھے سر آیا   بار برہوں دا اُٹھان بر سر چایا
رکھ کے سر قدماں وچ   اساں اپنا شان چھڈیا

خیال خدا وچ راضی روح رلیا   بہہ کے اِتھے اساں لوہا یار دا ملیا
چھڈے دنیا دے دھندے   تے دونوں جہان چھڈیا

اساں تیرے پچھے پچھے   دین تے ایمان چھڈیا
چھڈی مندر مسیتی   کلمہ قرآن چھڈیا

دُعا

اس نفس کمینے ظالم کولوں — دے پناہ کریم اللہ
اگلے پچھلے بخش گناہ — رحم کر یا رحیم اللہ
محمد پاک محبوب دا صدقہ — جو دوست میرا دلدار سائیں
تیں بن کون سُجھدا نائیں — یار سچا غم خوار سائیں
میں بندہ بدکار توں صاحب ستار — رب غفار قدیم اللہ
ہُن واسطے علیؓ حسنؓ — حسینؓ دے
بے چین دل نوں — چین دے
دیدار عین و عین دے — وچ رضا تسلیم اللہ
راضی ہو رکھ نال یگانہ — اپنے لطف کمالوں
تیرے سوا کجھ نہ ویکھاں — غفلت غیر خیالوں
مالک حقیقی کل داتوں ہے — بصیر سمیع علیم اللہ
اس نفس کمینے ظالم کولوں — دے پناہ کریم اللہ
اگلے پچھلے بخش گناہ — رحم کر یا رحیم اللہ

کافی

جے توں ملیں تاں جیساں
نہ تاں فنا فیراق تھیساں

ایویں ہجر دے وچ مریساں
سہہ درد عشق دیاں ٹیساں

رکھ فقیر دا خیال توں
سن یار سچا لجپال توں

پیا لطف نگاہیں بھال توں

توں ماریں مر مٹیساں
توں اٹھاویں میں اٹھیساں

تیرا نام جپیندا رہساں
پیا اللہ اللہ کہساں

تینوں راضی ویکھ منساں
اَلحَمدُ لِلّٰہ پڑھ ساں

صبر دیویں تے صبر کریساں
توں زہر پلاویں پیساں

جے توں ملیں تاں جیساں
نہ تاں فنا فسیراق تھیساں

ایویں ہجر دے وچ مریساں
سہہ درد عشق دیاں ٹیساں

کافی

کس توں آپ لکاندے ہو — سب توں وچ چھپاندے ہو
حق موجود کہاندے ہو — پھر کیوں رولا پاندے ہو

حاضر ناظر ذات تساڈی — سمیع بصیر صفات تساڈی
دل وچ ہر دم یاد تساڈی — بھلدی نہیں بات تساڈی
احمد نام رکھاندے ہو — اپنا نور وکھاندے ہو

قادر قدیم خالق توں ہیں — سب دا سچا مالک توں ہیں
رب رحیم پالک توں ہیں — روزی رساں رازق توں ہیں
آپ نوں آپ ریجھاندے ہو — رانجھن دے من بھاندے ہو

کس توں آپ لکاندے ہو — کس توں آپ چھپاندے ہو
حق موجود کہاندے ہو — پھر کیوں رولا پاندے ہو

کافی

کنہیں جوگی جادو لایا اے
تن من وچ عشق سمایا اے

باتیں پچھیں توحید اساڈی
محبوب ملیا تھی عید اساڈی
مُرشد کھولی دید اساڈی
اِلا اللہ جگوایا اے

راضی ویکھو عشق افاقی
پہلے پاویں دل وچ جھاتی
دل ویکھ بولیندا کون ہے چھاتی
برہوں آن کے مچ مچایا اے

کنہیں جوگی جادو لایا اے
تن من وچ عشق سمایا اے

کافی

ایہو عشق اَڑاہ سمندر سئے
بے انت برہوں دا بندر سئے

اے دم دم نال نمازی اے
اتے خود خدا تھیا راضی اے
گئے پڑھدے ترندے قاضی اے
ایہدا کلمہ مسجد مندر سئے

راضی دے ہن بول میاں
صحیح سمجھ وزن کر تول میاں
ہے عشق دی ہر کول میاں
بھر پیالہ پی توں قلندر سئے

ایہو عشق اَڑاہ سمندر سئے
بے انت برہوں دا بندر سئے

کافی

کوئی کرماں دی گل دس جوگی — کدوں ماہی میرا گھر آونا اے

گھر آ کے ماہی یار سجن — کدی میں ول پھیرا پاونا اے

اساں وانگ سودائیاں راہ ملیا — ماہی لنگھیا تے کیہڑے راہ لنگھیا

اے جان امانت سجناں دی — ساڈا جوگیاں والا پھیرا اے

تینوں محرم راز بنا بیٹھی — تیرے نال میں جندڑی لا بیٹھی

تیرے پچھے حال ونجا بیٹھی — ساہ تیرا ہے نہ میرا اے

رانجھن زمانہ چلا ہے — اے دم دنیا تے کلا ہے

سانوں بخشن والا اللہ ہے — تساں باجھ دنیا تے انھیرا اے

کوئی کرماں دی گل دس جوگی — کدوں ماہی میرا گھر آونا اے

گھر آ کے ماہی یار سجن — کدی میں ول پھیرا پاونا اے

کافی

لگی جنہوں چاٹ عشق دی اے — اونوں پل نہیں رب بھلدا
ہے سچا عشق اللہ رسول دا — جنھوں راز حقیقی کھلدا

میں تیرا توں میرا ہے — تیرے بن دوجا کیہڑا ہے
سٹ سارا جھگڑا جھیڑا ہے — دل نام تیرے نال دھلدا

اللہ محبت والا ہے — جیہندا شان اعلیٰ توں اعلیٰ ہے
سمجھ اے الٹ عشق دا چالا ہے — رانی سردیوں باجوں ایویں ملدا نہ یار مردا

لگی جنہوں چاٹ عشق دی اے
اونوں پل نہیں رب بھلدا

کلامِ اُردُو

حیرت ہیبت ہے مجھ کو تیرے جلال سے
مست ہوا ہوں بے خود تیرے جمال سے

غیر خیال خطرے محبت تیری نے کیے سب فنا
تجھ بن مجھ میں ساجن نہ کچھ ہے نہ کچھ رہا
دانا بینا بیشک تو ہے واقف میرے ہر حال سے

بے انت ہے تو باکمال لائق سدا حمد و ثناء
ہر مکان میں لامکان ہر وقت حاضر جا بجا
ازلی عنایت کر الٰہی رکھو راضی اپنے وصال سے

حیرت ہیبت ہے مجھ کو تیرے جلال سے
مست ہوا ہوں بے خود تیرے جمال سے

کافی

میں نمانی دیا سائیاں — در تیرے تے آئیاں
باہیں ہتھ پھڑائیاں — اکھاں نال ملائیاں

لگیاں نیہں دیاں نوکاں — یار ہے یار پئی کوکاں
وس تیریاں ہر دم جھوکاں — دیندا دل دُعائیاں

سایہ سر سچل دا — رکھیا رب فضل دا
ہے مقبول ازل دا — ہوئیاں فیض رسائیاں

شافی محمدؐ شفیع ہے — محرم راز رفیع ہے
راضی رحمت وسیع ہے
رُوحی رمزاں رلائیاں

کافی

ہر شے کو نوں دل ہٹا کے
اک رب سچے نال لایو سے

روح جسم کو نوں فانی ہو کے
راگ انا الحق گایو سے

مرشد کامل اے فرمایا
کل وچ قادر آپ سمایا

غیر کتھے کوئی نظر نہ آیا
کر ثابت حق سنایو سے

آپ اللہ تے آپے آدم
آپے شاہ تے آپے خادم

سرمست قلندر دمادم
پوش فقیری پایو سے

آپ جلیل تے آپ خلیل اے
آپ مثل تے آپ مثیل اے

آپ سمایا وچ دلیل اے
فرقان ایویں فرمایو سے

راضی رب دا وڈا شان اے
احد بے حد بے نشان اے

خود فقیر تے خود سلطان اے
ہر سر سائیں پایو سے

ہر شے کو نوں دل ہٹا کے
اک رب سچے نال لایو سے

کافی

اویار نیناں نال نین ملا میرے ڈھولن

جندڑی دا دلڑی دا دلدار وو دلبر

محمدؐ پاک پیغمبر مدد کریا علیؓ حیدر

دردِ عشق نے حال ونجایا ہجر وچھوڑے مار مکایا

توں ڈاڈھا ہویا بے پرواہ میرے ڈھولن

سخت جدائی کیتا اداسی تیں بن مر ساں بکھی پیاسی

جے ترس تینوں کوئی نہ آیا میرے ڈھولن

سوز برہوں وچ ساڑ نہ سائیں موئی ہوئی نوں مار نہ سائیں

تم ظالم نہ ایویں ظلم کما میرے ڈھولن

ایہو قہر کرنا کتھوں سکھیوئی | تینوں پُچھن والا ناہیں کوئی
کُجھ تاں کر توں خوفِ خُدا | میرے ڈھولن

رو رو ٹھنڈڑے ساہ بھریندی | کوکاں کردی ڈھائیں مریندی
پئی جو میں تھوں بخش خطا | میرے ڈھولن

راضی ہو مِل آدِل جانی | اپنی جان غریب نمانی
درشن دے ہُن وصل کرا | میرے ڈھولن

او یار نیناں نال نین مِلا میرے ڈھولن
جندڑی دا دِلڑی دا دلدار وو دِلبر
محمدؐ پاکؐ پیغمبر مدد کریا علیؓ حیدر

کافی

نبیؐ علیؓ دا اگھن طریقہ ۔ وِچ فقیری کریئے گزارا
خالی شاہ ملک دے ٹُر گئے ۔ ویکھو سکندر دارا

ماں پیو بھیناں بھائی بیلی ۔ کم کوئی نہ آیا
رہبر سدھا رستہ دَسیا ۔ مُرشد کرم کمایا
رب جیہا کوئی یار نہ ویکھیا ۔ خوب اساں آزمایا
دوئیں جہانیں کافی اکو ہے ۔ اللہ پاک پیارا

لکھاں کروڑاں گناہ میرے وچ ۔ بدیاں بے شماراں
رو سیاہی ویکھ کے اپنی ۔ رو رو ڈھائیں ماراں
سب کر میریاں معاف خطائیں ۔ سائیں سچا سن پکاراں
اپنی شان سنجان غفارا ۔ توں ہے بخشن ہارا

اللہ محمدؐ اللہ علیؓ　　اللہ نبیؐ اللہ ولی
حاضر ناظر خفی جلی　　ذاتاں دیوچ ذات رلی
کر عطا دیدار ہمیشہ　　لطفوں دل دی کھول کلی
اللہ راضی ہر دم ویکھاں　　لڑ لگی ہاں تیرے یارا

نبیؐ علیؓ دا گھن طریقہ
وچ فقیری کر سئیے گزارا
خالی شاہ ملک دے ٹر گئے
ویکھ سکندر دارا

کافی

اسیں ہاں ملنگ مستانے ‏ ‏ ‏ سچے یار دے

ہو عاشق حقیقی مولا ‏ ‏ ‏ دوست دل دار دے

اسیں ہاں رب دے ‏ ‏ ‏ بندے عاجز

رب ہے اساڈا ‏ ‏ ‏ ہر دم محافظ

نت اللہ ہی اللہ جپئے ‏ ‏ ‏ پل پل پکار دے

احد احمد اک ہے اللہ ‏ ‏ ‏ دوجا ویکھن وڈا گناہ

وحدت وچ تجلے ہین ‏ ‏ ‏ ذاتی انوار دے

میں نہیں سب کجھ ‏ ‏ ‏ توں ہے سائیں

ظاہر باطن ‏ ‏ ‏ موجود سدائیں

اے نین مشتاق نے ‏ ‏ ‏ تیرے دیدار دے

ثابت رضا تے راضی ‏ ‏ ‏ فقیر جو رہندے

درد دلبر دا دل وچ ‏ ‏ ‏ ہر دم دکھ دے

سوز سجن دا سہندے ‏ ‏ ‏ لیندے مزے پیار دے

کافی

دوست سچّا دِلدار — تیں بِن لنگھ دیاں اوکھیاں گھڑیاں

روز ازل دے یار — توں ہیں میریاں بانہیں پھڑیاں

آپے وکھاویں — تاں میں ویکھاں

آپے دیویں دِیدار — تیریاں لگیاں تانگھاں بڑیاں

توں ہے صاحب ربّ غفار — مَیں پاپن گناہ گار

ڈر دی تینتھوں — روندی کھڑی پاپن

عشق دی اگ وِچ — جل بل گئی پاپن

برہوں دا چاتم بار — نال تیرے جد اکھیاں لڑیاں

راضی ہو ہُن — بخشش دے مینوں

سائیں سُن پُکار — کوکاں کریندی سوزاں سڑیاں

دوست سچّا دِلدار — تیں بِن لنگھ دیاں اوکھیاں گھڑیاں

روز ازل دے یار — توں ہیں میریاں بانہیں پھڑیاں

کافی

سچ سُنیں تے سچ سناویں — سچ آکھن نہیں سوکھا یار
سچ اللہ تے سچ محمدؐ — سچ دا دے توں ڈوکا یار
نفس شیطان کمینی دُنیا — دُشمن مکار غدار جانیں
سچ سچیاں دکھ صفائی — سچ نوں سچا یار جانیں
سچ آکھن درویش اللہ دے — جھوٹھ سمجھ سب دھوکا یار
سچ دا ساتھ نہ چھڈن عاشق — بھاویں سولی تے چڑھ بہندے
ملاں مارن پتھر قہر دے — تاں بھی ہُوحق ہُوحق کہندے
برہوں باری بار ملامت — عام نہ جانے لوکاں نیار
دردِ عشق ہے بڑا مہانگا — متاں توں سمجھیں سستا
دردِ عشق بن لبھ دا ناہیں — رب سچے دا رستا
درد برہوں دل رانجھے کیتا — مینوں لگڑا عشق انوکھا یار
سچ سُنیں تے سچ سُناویں — سچ آکھن نہیں سوکھا یار

کافی سُر بہار

پیو پیو کوک پپیہا رے
ساون گھٹا بن آئیا رے

پیو پیو بول پپیہا توں
میں بھی تم رے سات کہوں
بدلا برسے توری پیاس بجھائے
موہے ملے مورا پیا رے

کہو رے ساجن آوت ہئے
رانی منوا گاوت ہئے
ساجن آیا درس دکھایا
میں بلہاری جیا رے

پیو پیو کوک پپیہا رے
ساون گھٹا بن آئیا رے

کافی

تیرے درد دُکھڑے تھاں سول جانی
وصل دے وو ڈھولا ہووے مہربانی

ازل توں میں تیرے در دی ہاں بردی
باجھوں یار دِلبر اِک پل نہ سردی
وِکھا نور اللہ صُورت سبحانی

محرم من دا ماہی سے ہے ہر حال سائیں
لجپال داتا ہو لاجاں نبھائیں
تیں اللہ راضی سے ملے رمز رُوحانی

مُحبت دا پیالا عطا ہو یا مولا
سینے سما جاہ کیہا پردہ اولا
ہر طرف ویکھاں حُسن حقانی

ختم خیال یادی وچ — رہیا دم بدم ہے
تیری یاد باجھوں — بھلیا کار کم ہے
لایوئی دل جگر وچ — ہجر عشق کانی

تیرے درد دکھڑے — تساں سول جانی
وصل دے وو ڈھولا — ہووے مہربانی

شعر ہندی زبان میں

سادھو کہاوے سو — راضی رام رحیم میں فرق نہ پاوے کو
جوگی عشور ایک ہے — پرماتما ہر ماں
گروگوبند من میں رچیو — راضی کبھی دو ناہ

کافی

آمل دلبر واسطے ربّ دے — میرے ماہی مٹھڑے یار سائیں
تیں بن ساجن کجھ نہیں وندا — سُن دوست سچے دِلدار سائیں

سب رنگ روپ جوانی — ہر شے ہوسی آخر فانی
پل پرے نہ ہو دل جانی — ہے زندگی دن چار سائیں

پہلے منگیا عشق الٰہی — پھر دُنیا زَن کیوں چاہی
یاری سوچ سمجھ نہ لائی — کیتے جھوٹے قول قرار سائیں

رہ سچا عاشق دوست دَرویشاں — تینوں اللہ راضی رکھے ہمیشہ
نہ حرص ہوا وچ ہو پریشان — رل نال ہادی کر پیار سائیں

آمل دلبر واسطے ربّ دے — میرے ماہی مٹھڑے یار سائیں
تیں بن ساجن کجھ نہیں وندا — سن دوست سچے دلدار سائیں

نظم

طالب دنیا زناں بندے — کم کریندے گندے
اگوں زناں پچھوں بندے — شہوت کیتے اندھے
پچھو اینہاں کولوں کون ہو تسیں — کہندے اسیں مسلمان
آیتاں قرآن حدیثاں لکھدے — بے ادب بے فرمان
اُہو کاغذ سُٹیندے ناپاک تھانواں تے — ایہے کمینیاں دے دھندے
لذت خواہش نفسانی وچ — بدمست ہوئے ہن ظالم
علم عام تے عمل کوئی ناں — پڑھن قرآن تے بولن جھوٹے
ویکھو آخر زمانے دے عالم — نفس شیطان تے دنیا پائے اینہاں گل پھندے
اے قیامت دیاں نے ظاہر نشانیاں — سچے نوں جھوٹا تے سچے نوں اشراف
سادھ چھڑن تے چور نوں چھڈن — کیسا ہے انصاف
فقیر خدا کولوں ناہیں ڈردے — نہیں ہوندے شرمندے

یارب کر حفاظت میری
جھوٹے مکر فریبوں
راضی رضا وچ رکھ سلامت
نال مدد بخت نصیبوں
عاجز نمانا فقیر ہاں تیرا
ویکھ عیب نہ میرے مندے

خاص بات

اللہ دی بات خاص اے
باقی سب بکواس اے
اللہ ہے حق اے
باقی سب بکن اے
اللہ ہے بود اے
باقی سب نابود اے
اللہ ہے موجود اے
باقی بے سُود اے
اللہ ہے محمدؐ اے
باقی سب رَدّ اے
اللہ ہے قلندر اے
کیا باہر کیا اندر اے
اللہ ہے ہست اے
باقی سب نیست اے
اللہ ہے راضی اے
باقی سب کوڑی بازی اے

کافی

دل دا ہے ڈاڈھا دلدار میڈا — نہ حال پچھدا کینہہ وار میڈا

کیویں نال پتھر دے ناتا چا لائم — کیویں عشق او سیں دا جھم جھم کے چائم
ایہو ہوش میں نوں پہلے کیوں نہ آئیم — ہن کھسن پچھن ہویا بیکار میڈا

صبر والی بانہہ ہتھوں چھٹ گئی اے — ہن داہناں کریندی دل دم جوئی اے
بل بات کنوں بس بیزار تھئی اے — آہندی اے آوے یار میڈا

سٹ میکوں اڑاہ وچ تماشا ویکھیندا — میڈی آہ زاری کوں کڈاں نہ منیندا
اہیں راز وچ راضی سٹ ساہ ویندا — کوئی وس نہ چلدا اختیار میڈا

دل دا ہے ڈاڈھا دلدار میڈا — نہ حال پچھدا کینہہ وار میڈا

کافی

اے ہے عشق دا حال
جیہندے نال محال

دم دم دوست ملن دا
دل وچ ہیم خیال

بلبل بولے راز کھولے
سخن سانگ چولے

وتے روے سانول ڈھولے
دل وچ دلبر بولے

کر کر ٹولے آون شعلے
مارئیے عشق صندوے

نیناں نیر وہایم
حضرت عشق دے مارے

کر چارے درداں مارے
ساہ سجن توں وارے

نہ کوئی ہستی نہ کوئی مستی
حق ای حق پکارے

سر دے سچے اوہے بچے
رہے چیتے راول نال

سولی چاڑھے بھائیں سارے
مارے دھاڑے دلدے

اکھیں رووَن ہنجوں دھووَن
پون پور ہنیل دے

اوہ مستانے تھئے دیوانے
رُوح دا راز نہ سلدے

دُنیا چار دیہاڑے
رہ توں راضی نال

کافی

بھر بھر پلایا ساقی یار پیالہ
اوہیں پیالے وچ نشہ نیہوں والا

نشہ نیہوں والا اصلوں نرالا
نال پیون دے گیا نفس نالا
نہ ہوش رہیا نہ خوف خیالا
تن دا تڈھاں کوں کھلیا طاق تالا

چھوڑیم مذہب کتاب چارئی
شیخی مشائخی خطاب چارئی
عاصہ تے کوزہ مصلٰی تے مالا

صورت ساقی دی دل کوں بھائی
اکھاں اگوں ہے ہر دم آئی
جنھ لوری لائی لوں لوں رچائی
زانبیں اساڈا کھلیا بخت بالا

بھر بھر پلایا ساقی یار پیالہ
اوہیں پیالے وچ نشہ نیہوں والا

کافی

جیہندے کیتے آیو سے
نہیں اوہ تاں دسیندے
لد گئے دوست دلیندے

رُس گیا رانجھن رلتو کا
سُنجے بھان منجھیں دے
لد گئے دوست دلیندے

رُٹھڑے یار جنہاندے
ڈاڈھے اوکھے منیندے
لد گئے دوست دلیندے

رَاضی عشق اڑانگا
نوڑتے نال نبھیندے
لد گئے دوست دلیندے

حمد

"سب حمد اللہ رب العالمین ہے
تیری ذات رحمت العالمین ہے

تو مالک یوم الدین ہے
نہایت بڑا مشفقین ہے"

"تیرے بن سنے فریاد کون
ہر آفتوں کرے آزاد کون

دیوے سائیں بنا امداد کون
کرے برباد نوں آباد کون

تو حاکم الحاکمین ہے
تو صاحب عرش زمین ہے"

"سر چوٹ لگی تقدیر دی
بُھلی شرت ساہ سریر دی

خطا معاف کر پُر تقصیر دی
اپنے فقیر دل دلگیر دی

توں کافی کریم مذین ہے
اے راضی تیرا مسکین ہے"

حمد

خلق فنا خالق بقا لا اله الا اللّٰہ
اندر باہر آپ اللّٰہ لا اله الا اللّٰہ

عرش فرش لوح کرسی میں
آپ ہی رہا سما لا اله الا اللّٰہ

ذات تجلہ نور ضیاء
ظاہر باطن مصطفٰی لا اله الا اللّٰہ

سب سے اونچا سب سے سچا
سب کا ہادی رہنما لا اله الا اللّٰہ

سب کا محافظ سب کا پالک
ایک حقیقی بادشاہ لا اله الا اللّٰہ

توں بے مثل بے چون ہے
نہ مست نہ مجنون ہے
نہ جسم نہ ارواح لا اله الا اللّٰہ

قادر قدرت حکمت والا
حسن جمال جلالت والا
سرپر کھڑا آپ گواہ لا الہ الا اللہ

زندہ قائم لازوال
الف میم عین وصال
وحدت میں یکتا لا الہ الا اللہ

میں لا ہوا توں یا ہوا
نہ غیر کوئی تیرا ہوا
تحقیق ہے سب یا خدا لا الہ الا اللہ

زاضر صفت بے حد ثنا
مخلوق کو طاقت کہاں
تیرے سوا کچھ نہ رہا لا الہ الا اللہ

کافی

مِلیا محبوب سچّا دِلدار — کراں تیرا شُکر اللہ
سینے لا یار دِتا بے حد پیار — کراں تیرا شُکر اللہ

نیناں والا نُور نرالا — حُسن صُورت ویکھیندا اے
مُحبت وِچ مست کر کے — رُوح رمزاں رلیندا اے
ملیوم من دا مِٹھا غمخوار — کراں تیرا شُکر اللہ

حقیقت عِشق دا پیالہ — عطا کیتا سوہنے ساقی
پلا کے جام وحدت دا — رہی میں وِچ نہ میں باقی
کیتم دِل وِچ صفا دِیدار — کراں تیرا شُکر اللہ

خیالاں دے وِچ خیال خُدائی — اندر باہر مُرشد ماہی
ظاہر باطن ذات وکھائی — ہر دم دِلبر تیری وائی
ہویا ہُو حق دا اظہار — کراں تیرا شُکر اللہ
مِلیا محبوب سچّا دِلدار — کراں تیرا شُکر اللہ
سینے لا یار دِتا بے حد پیار — کراں تیرا شُکر اللہ

کافی

توسیں دل میرے وچ آؤ جی ۔ اپنا قرب کماؤ جی
نت نین نظر وچ سماؤ جی ۔ درشن دید وکھاؤ جی

میں تساڈا توسیں میرے ۔ باقی بھل گئے کھیڑے بھیڑے
مارن مینوں طعنے تیرے ۔ انہاں انہیاں کھوہے پاؤ جی

قاضی ملاں بن کے جتھے ۔ کہندے نے تیں تیرا دلبر کیتھے
مار کھلے انہاں دے متھے ۔ سدھے راہے پاؤ جی

کردے رہندے ظلم صلاحیں ۔ حسد دیاں انہاں نوں لگیاں باہیں
پاویں انہاں نوں اپنے سائیں ۔ موذی مار مکاؤ جی

خیال رانجھن نال یگانہ ۔ عام نہ جانن جاہل بیگانہ
تُوہیں میرے وچ سمانا ۔ نعرہ حق سناؤ جی

توسیں دل میرے وچ آؤ جی ۔ اپنا قرب کماؤ جی
نت نین نظر وچ سماؤ جی ۔ درشن دید وکھاؤ جی

شعر

"خودی سے جو خالی ہوا
وہ دیکھتا نہیں اپنے آپ کو
عاشق ہستی سے کر گزر
زائل کیا حجاب کو"

۲
"جب عشق مجھ میں آگیا
تیرا اصل ازلی سجن
تب کیا قربان تجھ پر
دل روح راضی تن بدن"

۳
"تو جانتا ہے ابتدا
جو انتہا ہو گی میری
راضی حق تسلیم میں
مشکل کشا ہو گی میری"

شعر

"اے یار تجھے کس طرح راضی کروں
سر جان دل دے دیا اور کیا نذرانہ دھروں
ڈوبا ہوں تیرے عشق میں باہر نکل سکتا نہیں
بحر عمیق سمندر میں دس کونسی تاری تروں "

"تن من میں تیری تانگھ لگی وانگ سنی ہے
لوں لوں میں لپٹ رہی بہت بیکسی ہے
اللہ کو پکڑ یہ مضبوط رسی ہے
محبت سے ہادی پاک راضی روح کھسی ہے "

"رخ مصطفیٰ نور خدا دل میں دیکھا دن رین
فنا فی اللہ جب ہوا بقا باللہ تب میں
ظاہر سے مطلب مرشد ہمارا باطن باحق پاتا ہو چین
ہے راضی رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ "

شعر

سمجھن سنسار کیتا سنگھار
عجب دیدار ویکھو اے یار کیہا

حُسن ہوشیار ملیا آدھار
ڈِتم سروار اوکھاوتے بار کیہا

سِنے گل تلوار اکھیں نروار
رہیا وِچکار ویکھن چودھار کیہا

سدا پل پل اکو وِچ دل
گیا رَل مل ہووے راضی ول گھر بار کیہا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اب "سندھی زبان" میں کلام

شروع ہوتا ہے

شعر

۱

دیکھ ہر دم یار کی
صورت خیال میں
راضی رہ ہمیشہ
ہادی کے حال میں

۲

عشق نے جلوہ دکھایا
دلدار کے دیدار میں
اب یار راضی مل گیا
قالو بلیٰ اقرار میں

۳

نیک وہ ہے جو برے کو بھی نیک کہے
عاشق وہ ہے جو دکھ درد میں راضی رہے

شعر

بسم اللہ بسم اللہ لکھ بسم اللہ   تینوں آکھاں سدا بسم اللہ

صدقے واری سر تساں توں   دل جان فدا بسم اللہ

✦

جانی جان حقیقی ہادی   کر نگاہ کرم دی

پردہ پاء ڈھک عیب میرے   سب تن اپنے رحم دی

✦

توں دین توں دھرم   توں سائیں توں شرم

توں ٹھنڈا توں گرم   توں سخت توں نرم

توں حاکم توں بادشاہ   توں نور توں نعم

توں ہر دم وجہ اللہ   وَ فِی اَنفُسِکُم

توں لکھیں جو چاہیں   تیرے ہتھ قلم

توں رازق توں راز   توں ہیں حال محرم

کافی

دُنیا بے وفا غدار کھان — نکری نروار تھیو کو کو
لاہے سر ساہ جو سانگو — عاشق ایثار تھیو کو کو

رکھیو جنھن تے عشق آرو — پتو تنھن کھے ہیو سارو
اہو بارو برہ وارو — کنی اظہار تھیو کو کو

فقیر فانی خودی کھان تھی — ڈسن پکڑو آہے ہوہی
محبت مے پیالو پی — مستی ہوشیار تھیو کو کو

وحدہو جی وٹھی وحدت — آدمی وٹن ہجی شرکت
منجھان مورت پس صورت — یگانو یار تھیو کو کو

رانجھی موجود حق جانے — سا لکی سمجھانی سنجانے
مالکی اختیار جو مانے — بے اختیار تھیو کو کو

کافی

کریو منہنجی روا حاجت دوا حیدر   علی اکبر علی اکبر
حقیقت میں یداللہ معرفت علی اطہر   علی اکبر علی اکبر

خداوند پاک رحمانی   کیو مشکل آسانی
اسان جے لاء اوّل آخر   علی اکبر علی اکبر

محمدؐ جو کرم اھڑو   ڈسان نہ بیو کو توجیھڑو
مریضن جو شفا سرور   علی اکبر علی اکبر

توہان منہنجو مرشد کامل   اچی اوکھی میں تھی شامل
پکاریان تھو سینے اندر   علی اکبر علی اکبر

اللہ توسان آہے راضی   فیاضی کرہی دل تازی
نظر ایندی کڈہین دلبر   علی اکبر علی اکبر

کافی

ہن ور بھری دل جوں — دلبر بُدھ توں داہوں
سورن سندیوں سینے منجھاں — نکرن تھیوں سرد آہوں

قرب میں قیدی کرے — رشندو چھڈے ہلیو وئیں
کو ترس نہ آیو تو کھے — لایوں سبھے موں وایوں

دیدار ڈے پنہنجو پریں — وعدو وفا کروں
سینے ساں لائے سوہنا — نوروں بھرے نگاہوں

صاحب سخی سچا سجن — رکھ خیال راضی جو سدا
امن پور ایندیں کڈھیں — تنہنجوں ڈسا نتھو راہوں

کافی

ولیہا آ، وری دردمندی سانوں مل میاں میندھرا

ڈکھن میں ڈکھئی کھے ڈے اچی کا دلسبری

جیہڑی تیہڑی گولی پنہنجی کھوٹی کر کھری

کوکاں کندی کاگ تے منتاں ونجاں مری

درد برہ جو تن من اندر ویڑو پچ بری

ساریاں ویٹھی سوڈل سائیں صورت سرسری

رہ توں مونساں رانا راضی دل جی کھول دری

کافی

آہے کون ہیو توری رانا رُوح میں
آئون تنہنجی تون منہنجو وچون غیر ویو

جلوہ جوڑے جان میں جان بار یوشق ڈیو
روز ازل کھاں بار برہ جو مرتے پاں کھنیو

ہر صُورت میں سوڈل سائیں ڈٹھم پاڻ لیئو
وحدت وارو پیالو پیتم رَاضی رَبّ تھیو

کافی

سور کیو منصُور دم انا الحق حضور

ظاہر باطن ہکڑو آہے ہیڈے ہوڈے ہیو کجھ نا ہے
ہے ہو پنہنجو پاں تھو ٹھاہے تھیو سچ چون میں کھڑو قصور

پنہنجی صورت پاں ڈسے تھو خیال تھی دل میں یاروے تھو
رَاضی وحدت منجھ لیسے تھو حاضر ناضر رَبّ غفور

کافی

عاشق تھیئیں واہ واہ پاݨ میں ڈس پاݨ اللہ

پھر یار پاݨ کھاں پاسے تھی مو توں اگے مری جی

پوء ایند حسن ہادی منجھ نگاہ

توکھاں ناہے جدا ایں جاݨ خود خانی چھڈ ہستی حیوانی

ایہو سر توں بارو لاہ

وحدت واری وات اہائی مرشد مولا سب سمجھائی

صورت ہئی میں ہو آگاہ

ہر فعل موں فائق فاعل ڈسے من میں مالک حاکم ڈسے

آپے پاݨ حقیقی بادشاہ

نگوازی عشق الٰہی پنہجو کیائیں راضی سائیں

وذکر ربک فی نفسک

اندر بار برہ جی باہ

کافی

جیئں ٹٖاہیں توں ٹھیاں　　دل میں پنہنجو دلبر لہیاں
غیر تھی ویو غرق سارو　　واہ وحدت میں ویہاں

پاڻ پنہنجی صورت سندو　　حسن ڈسی عاشق تھیئیں
نالو دھرے معشوق جو　　عشق کیو ظاہر تو پاں

سو جھے ڈٹھم سنسار کھے　　سارو تنہنجو سنگار آ
میم جو مولھیو بدھی　　سو کھ چوراسی بولیوں کہاں

ہر جا ظہورو ذات جو　　اندر باہر آہے عیاں
تو کھے کرے سبحان ثابت　　توحید میں راضی رہاں

ڪافي

ٿو هر دم ڏسجي نور سجڻ — منجهه بشر حضور سجڻ

پيار قرب جو چولو پاتم — مرڻ جيئڻ ڪهاڻ جيتو پاتم
پاڻ ميں پنهنجو يار سڃاتم — وحدت ميں ولهور سجڻ

عشق الف سان ميم ملايو — ذاتي منجهه صفات سمايو
سوز فراقون نيهن نوايو — بره ڪيو ڀرپور سجڻ

سر تي بار ملامت وارو — عاشق ڪڻي هڻڻ ٿا نعرو
انا الحق ٿيو ثابت سارو — ذرّي ذرّي مشهور سجڻ

الله محمدؐ شفيع سڃاڻي — هي هو راضي هڪو جاڻي
اندر ويٺو تنبو تاڻي — پل نه دل تان دور سجڻ

ٿو هر دم ڏسجي نور سجڻ — منجهه بشر حضور سجڻ

کافی

وحدت جی وادی میں ویس وجود ونجایاں تھو

جھڑے تھڑے حال میں پنہنجو نیہہ نبھایاں تھو

غریق بحر عمیق میں تھی دم گم گنوایاں تھو

فنا تھی فی اللہ میں لامتے کھاں لاہیاں تھو

ہیڈے ہوڈے ہر جا حاضر حق جو حق سڈایاں تھو

باقی بقا باللہ جو سری سر سلائیاں تھو

چھا منجھا روں چھا چوایاں آہیاں ناہیاں گایاں تھو

رہندس راز انہی میں رافض کامل عشق کمایاں تھو

ڪافي

ٻي ويو ٿارو هُو ٿيو ظاهر صفت اثبات مين
موتو ٿيڻ آهي ڏسڻ دل جو سڄڻ تسلات مين

فارغ فقر درجات کهان نکري ويا ظلمات کهان
پاسي ٿيا جسمات کهان رهيا غرق ذاتي ذات مين

خالق سدائين خلق جو مالڪ آهي ڪل ملڪ جو
قطرو بحر وري سرڪ ٿيو وحدت وصل خيالات مين

اهڙي عجب بازي ڪيجي سر ڌڙ سندي بازي ڪجي
پنهنجو خدا راضي ڪجي هڪ ياد الله برات مين

چپا کھوں ڇڏيندين اکيلو اُداسي
ماڻهين کر مُحبّت اها ڳالهه خاصي
رهون ٻئي هت هردم خدا جوڙ جوڙي

ختم خيال راضي جو تو مين سدائين
سچو عشق لائي نڀاءِ توڙ سائين
نينرو نينهن وارو سيني منجھ کوڙي

ماريو يار تنهنجي جيڏي وڇوڙي
وهڻ وانگ ڏکڙا ڏيا ويڙهي وکوڙي

کافی

عام نہ جانے حال اساں جو برہ کیو بے حال

عشق وارن جوں اکھڑیوں آیوں رہن محبت میں نور نرالیوں

وحدت سان وصال

آہے عاشقن جو ملامت گھنو ڈکھ سکھ سرتے سب کجھ سہنو

لاہے دوئی وبال

لوکن لیکھے آہے پاگل عاشق الٰہی عشق میں شاغل

پیار کیو پیمال

حسن ہادی جے کئی دل تازی خیال خدا میں رہیو روح رانی

لگو نہ کمال

کافی

اللہ توں آہیں   توں کھاں سوا کجھ ناہیں
منجھ لطافت وحدت سوہنا   کثرت سارے تھوکا ہیں

اوّل آخر ہکڑو   چھاں چواں بیو چھاہیں
پسن خاطر پنہنجے   صورت آدم ٹماہیں

حسن پنہنجے تے کیترا   عاشق سولی چاڑہیں
بولیوں لکھیں توں بولیوں   عشق اٹیں پیو داہیں

سبھ ہتے ہتے ہر جا حاضر   راضی تھی جئیں چاہیں
اللہ توں آہیں   توں کھاں سوا کجھ ناہیں

ڪافي

تنهنجي نازنينن جا — نشانه بڻيا سي

انهي درد دل کهاڻي — ديوانه بڻيا سي

چشم چوٽ چالاڪ — ڀرون نيزا ڀالا

ٿي در بدر لولاءِ — بيگانه بڻيا سي

مجازي مروٽي — ريشم پٽ بڻايو

تڏهن تنهنجي ڳجهي جا — اچي ڳاڻا بڻيا سي

راضي نهاري — اکين جي اشاري

ڇڏيوئي پرپاري — مستانه بڻيا سي

کافی

کرے وٹھ جلدی اے قاتل — جیئڻ جی کا ضرورت ناھ
وری ہن باغ ویران تے — اچن جی کا ضرورت ناھ

اچی عاشق اڈی تے سر — رکھے تنہن کھے مناسب ناھ
بدھی باہوں کرے قابو — کُہن جی کا ضرورت ناھ

پیاریو آمو نکھے ساقی — کرے پُر کش جو پیمانو
انجاں کھے ھتے پانی — پیئن جی کا ضرورت ناھ

راضی ہانے اِسے جھے آیا — پچھی یار ہیں کندا معلوم
بدھی ساری حقیقت ھی — چھڈن جی کا ضرورت ناھ

کافی

ڇا کھون جدا جانی کیوئی کو خیال دلبر دھیان دھر
پھریون پیار ڏیئی پوءِ ڏکھ ڏنئی عاشق پنھنجی کھی منجھ ھجر

مون کھی مارڻ میں ڇا ھٿ ایندءِ صاحب وری
حال ھینو ھی ڏسی تون پاڻ پنھنجو ترس کر

عشق تنھنجی یار پیارا باھ برہ لائی اندر
من میں محبت مچ مچایو سوز ساڙی ٿو جگر

راضی ویچارو ڇا کری تو کھان سوا ٻی دی سجاڻ
نیھن نادر کیو نمانو ھڻ درد جی آئہ خبر

ڪافي

جيڪي پرين کي وڻين، سا مُنهنجي سر تي بَڻي
ماري ويا مُشتاق کي، برهه جو خنجر هَڻي

دلڙي نماڻي، مکڻ سوز ساڙي وڌي
ڏک سورن سان ڀري سڀ، مکڻ جي ملي نه ڪا ڪڻي

بي پير عشق جو لڳو، مرض آهي لا دَوا
ٻينا ٿي همراه ٿي، سيائي پاڙ کي ڪاڍي کڻي

ڏسي حال بيمار جو، هر ڪو ڀڄي بيزار ٿيو
جن تي زبان دوستي جي، دعوىٰ ڪئي گهڻي

يار جي نت ياد ۾، ساهه ٿڌڙا پيو ڀرائي
ميل محبوبن سان سدا، شل تون ٿيندين راضي ڌڻي

کافی

ونجوں نہ ونجائے سجݨ کھیڈ ساری

مُہنجی آہے دِلبر توساں توبہ زاری

ہجر ڈیوے مُصیبت کریں تھو قیامت

راتیوں ڈیہں فرقت آئی سر تے شامت

وسارے نہ چھڈ توں لائے یاریاں ری

ڈسیں ہیں نمانو سوہنا تھی توں سیانو

پاناں کر نہ پاسے دردن رنجانو

نبھانیں نہ تو وفاج بہاری

سدا سائیں راضی ہجی یار حامی

شرے پل نہ تویں الله جانے

بیمار برہ میں آهیاں آؤں آزاری

ڪافي

ڏس پاڻ وڃڻيون عشق جون نه ٿو ڏي آرام
ترڪ تمام ڪري ٿو لذتون عشرت عيش حرام

مرڻ جيئڻ جو سانگو لاهي ٿيو محبت منجهه مقام
لا اله آئون ٿي آيس الا الله مدام

پاڻ ۾ پنهنجو يار سڃاڻ تم جيئن پاڻي رنگ رليام
عاشق جو آهي اصل کهون راضي عشق امام

بيت

حق وائي حق حرف مڙيئي هڪڙو
ڏکوائي ڌڪائي مار نفس کي نينهن جو

کافی

ڈیہوں نے کیہا فقیر تینوں سجن کے آکھ سنایا ہے
ملاں قاضی کرن ملامت توڑے ڈین تعزیر
عشق جو کیتا شاہ گدا اگر کیتی پیر امیر
عشق مہرو ہیو کیتی ڈٹھو موں فوتی خان خبیر
آپے رضا تے راضی ہے ہر دم جیتی قادر جی تقدیر

بیت

اتھی پاسو پٹ	ویہہ نہ تھی ویسرو
لاگا پاڑو کی جا	عاشق لاہے ست
سر ڈیتی سکے میں	ہاریں بازی کھٹ
واہ آپے اوہان کے	اچن اساں وٹ
ذرو منہ نہ مٹ	راضی پہنچے رب کھاں

کافی

کیئن پھر ینڈیس پٹے — لوئی لاہے میاں سومرا
اصل اباڑن جا ڈُنی — سا بھایاں مُحل مٹے
محل ماڑیوں پلنگ پا تھاڑیوں — عمر ساڑیاں تنھنجے کھٹے
جن جی آہیاں تن ڈے ویندیس — پہتے نہ رہندیس جھٹے
چھڈ تہ مساں مارن سے کھے — قید منھنجے کٹے
راضی اڈیندیس پا ہنجا — پکھا پنھوارن وٹے

بیت

پیرے نا ہے پنھوں کھاں — سسی جو خیال
سمجھ رکھیو سک میں — بھینر آئوں بحال
حیرت میں حیران کیئو — حقی حسن جمال
ہادی سندو حال — راضی رہیو روح میں

بَيتُ

جنهن میں آهي سڪ، پچي عاشق اُهو منظور آ

جو دوئي کھان دور آ نورو اعلىٰ نور آ

درد فرقت جو مزو وصل میں ويندو هليو

تنهن ڪري پردے پرے ايهو عشق جو دستور آ

ياد باجهون يار جي بيو سبوئي کوڙ آ

محبوب جے مذکور میں راضي سدا مشڪور آ

مران تان موت نه اچے جيئن هن جسم میں آهي سب جنجال

محبت سندو وصال مون کھے آهي حيات حال

جيئن گھر ين تون رهني اهو سني کھے سوال

تنهنجو آهي تن میں سدا خواب خيال

راحت آهي روح کھے فرقت فقر چال

وحدت ساں وصال راني رکھج روبرو

بیت

جیئرے جدائی مارے تھی پانے
سکئے ساہ نہ چھڈیو رہیو لاء راے

آخر دم عشق میں شل پریں ایندیں پانہے
سوڈل سنجانے راضی کندیس رُوح کے

☩

راضی کندیس رُوح کھے ملی ساڻ میہار
تمی سانی ساہ سیر میں اڑین جی آدھار
ڈسڻ بنا یار جے مرڻ آہے میار
آسرے اللہ جے لنگھی تھیندیس پار
سوہڻ جا سردار وڃو تھی وصال کھے

بيت

اي يار طبيب پنهنجي عشق جي بيمار کي

ڪڏيسنه دوا ڏيندين

محض پڻ محبت جي مريض جو

پاڻ اچي غمخوار ٿيندين

دلبر درد فراق ۾

دعا رکين ڇڏيندين

الله راضي روح سان

هادي پيار ونڊيندين

٭

صورت ۾ ساڳي آهيان — حالت منجهه فقير

يارن جي ياري منجهان — عشق لڳو اڪثير

لاهور جو لاهوت ۾ — ڏٺم داتا پير

الله راضي محمد حسن سان — آهي مرشد دستگير

بیت

کوڑا کوڑ کمائیں سچن ونے سچ
ہر شے فانی سوا اللہ لو بہ لا اِیچ کھان بچ
درد برہ جو دل میں رونہوں دلبر لایو میچ
نیر سڑی تھیو کوئلہ کیری کینے سندو کچ
جے تون راضی عاشق آہین تے باہ عشق میں ہچ

✦

تنہنجی سچی محبت سنہنجی آہے غذا
سوری تے ساہ چاڑھے وٹھ عشق جا مزا
پانڑوں عاشق معشوق راضی پانڑوں آہے جزا

✦

عاشق سدائے فرق نہ رکھو فراق جو
وتن ونجائے راضی رہ وصال میں

بيت

مالڪ حقيقي جيئن چاهي ٿو — دل مين خيال ڪ هلائي ٿو
هيڏي مٿي هڪ آهي دلبر — سڀ مين پاڻ سڏائي ٿو
لا موجود تي موجود ڏس — راضي يار سکائي ٿو

⁘

سو آهين ويٺو آهين بيٺو آهين — نه به هلڻ واجب هوت ڏي
ليٽو آهين رٺو آهين ڪٺو آهين — اچي راضي پسج پاڻ سان

⁘

زر نه گهرڻ ڪڏهين — جيڪي عاشق الله جا
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ — سڀ سر ڏنا لوڻ جڏهين
رضي الله ورضوا عنهم — گهر گڏيو هڏهين
حق بس تڏهين — راضي رهيا رحمان سان

بیت

اے نادان دل اللہ ڈے نت دھیان کر
دنیا چھڈ مردان تھی زندگی نہ زیان کر
انسان تھی انصاف میں ہی سر صحیح سبحان کر
توحید ہر دم کر بیان راضی وصل رحمان کر

عبرت جی اکھین میں ڈسن ہیو ڈس
حیرت سان حقیقت جی وحدت ڈی جس
ہی ہو راضی پس پنہنجو آہین پانڑ توں

پنہنجو آہین پانڑ توں صورت سب سبحان
درد برہ جی ڈور وجی عشق کیو انسان
راضی نام انشان آہے ڈسن ناہ میں

بيت

سڀ ڪريان ٿو ھيٺان ويئي سپرين
ويئي ويراڳي نڪري سنجي ڪري جو
مون نکھ رو برو راضي ملڻ ڪڍھين

❊

ڪڍھين ملڻ دا پاڻ راجي ھڻ اداس ڪيھي
سڄڻ سلامت سڪ ميں الله تون آڻ
سدا صاحب شاہ جا ساٿي ڏنان سان
پاڻ ڍيرين چوندا پڌھرو ڀانڊي ٿي ھڻ ڪان
راضي يار سنجاڻ دلبر پيھنجي دل جو

❊

منھنجو مالڪ تون ڏٺو مون
صاحب سڄڻ شاہ سان

بیت

واکے میں واکو عاشقن کھے اللہ جو
ہکڑو پندھ پہاڑ جو بیو جھاکے میں جھاکو
راضی انہی راہ میں رہبر تھیو راکھو
ڈاکے تے ڈاکو چاڑہو کا چڑہیں ویو

٭

سچو یار ایندو پہنجو پیار ڈیندو
ھت نہ چھڈیندو وٹھی سانئ ویندو
ویٹھو دل میں دلبر کھے ہردم سنبھاریں
سبھنی سور سختیوں وصل سان کیندو
حیدر ہتھاوی پیالو عشق جو
پیارے محمد شفیع راضی تھیندو

بيت

نٿو بوءِ پڻ چوءِ مين تو کھان سوا
رنج راضيؒ پکڙو آهي تو مرض محبت جي دوا

✢

جيھڙو تيھڙو تنھنجو آھيان
وڻان تو ڙي نه وڻان
تو کھان تو کي ٿو گھران
راضيؒ تو ڏي ھيو تڻان

✢

حق اليقين ٿي خيال خدائي کيا۔ باقي وهم وڃائ،
پھريان پنھنجو پاڻ ڀلا۔ دل مُرشد سان ملاءِ
پوءِ فقير سڏاءِ۔ عاشق نام رکاءِ

✢

ناھڻ سور ڏنام ڏکڻ روح راضيؒ کيو
يکي منجھ مليام ازل کھان اگھين

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سی حرفی

الف

اللہ ہادی سچا سائیں — راضی خفی جلی سے ہے
میرا مرشد کامل محمدؐ شفیع — عین قلندر علی سے ہے
بحر عمیق سمندر وچوں — کڈھ دتی عشق تلی سے ہے
اندر باہر عین عیانی — روحی رمز رلی سے ہے

اللہ کہیتے سادھو جاگن دنیا کیتے چور
بناں عشق اللہ دے راضی نہ کفن نہ گور

الف

اَللہ علیؓ دل وچ پکاراں محمدؐ پاک خیالوں

حُسن کمال دے نال رجاویں جانی جان جمالوں

اپنے وچ محبت ماہی محو کریں ہر حالوں

راضیؔ نام دی لاج نبھاویں آپے شرف وصالوں

✦

آپے اپنا یار کیتوئی

ہو بیعت خاص فقرا دا

کر سچا عہد اَللہ دا پورا

آیا نیڑے وقت حشر دا

طالب مُرشد وِچ سماویں

جے موت کولوں اگے مرا

راضیؔ محبوب داتن من جانیں

ویکھیں مالک اپنے گھر دا

الف

آپے اللہ آدم ہویا   آپے صغیر کبیر میاں
آپے پیر پیغمبر بن دا   آپے شاہ فقیر میاں
اکو ذات صفات ہے ساری   وحدت اوّل اخیر میاں
اندر باہر ہے اُہو ئی   خلوت خاص خبیر میاں
حق نوں حق سمجھن حق لے   ہور نہیں تدبیر میاں
آپے عاشق معشوق ہے راضی   آپے عشق اسیر میاں

اک دن دلبر بھیت ملن دا دسیا بیٹھ خلاصہ
خاطر خیال خاص اساڈے دِتا رب دلاسہ
ساہ صدق کر جان حوالے گھن یار سچے دا پاسہ
سر دیویں تاں کجھ لیویں عشق دا بھورا ماسہ
عشق عجیب نصیب تھیوں وچ صبر جنھاں دا واسہ
ہر دم رمزاں وچ راضی ہویں خوب شناسہ

ب

بناں عشق بندہ   سے کُتّے کولوں گندا
جس دل وچ نہیں زیارت سوہنے   او ہے کوڑ سے اندھا
شیشے دے وچ صورت اپنی   صوال نہ ویکھے مندھا
راضیؔ دل وچ عشق نے لایا   اللہ نبیؐ دا جھنڈا

✣

برہوں تیرے بیوس کیتا   ہُن ڈھولن میرا یار سجن
دل رو رہیا تیرے درد عشق وچ   دے درشن ہُن دلدار سجن
سینے سوز سماندا ناہیں   لے سار نہ وسار سجن
راضیؔ فقیر ہے سائل تیرا   ہور کجھ نہیں درکار سجن

ب

بیشک بے پرواہ سجن تُوں تاں ویکھ رہیوں ہیں بے حال کیتا
وِن رات تیرے شمس قمر تارے رنگ رُوپ سارے واہ واہ سجن
تُوں ہیں اندر باہر ہیوں آپ ظاہر سب آپ کیتوئی آگاہ سجن
راضی بارِ ضا دِتا عشق مزا وچ نُور حُسن نگاہ سجن

✣

باجھوں تیرے یا پیارے کون ہے میرا سائیں
تیرے دَر دا منگت کہاواں روز حشر تائیں
بخش زیارت نام اللہ دے کو جھری پا کھل سائیں
یار محمد شفیع ہو راضی آپنے درس دکھائیں

ت

تیرے بن سائیں کون سُنے اے درد منداں دی کوک اللہ
بخشیں الٰہی نور ہدایت کر اپنا نیک سلوک اللہ
تیرے لطف کرم دی محتاج ہمیشہ ہے ساری مخلوق اللہ
کر فضل ہو راضی فقیر تے کوئی رہے نہ شک شکوک اللہ

ق

ترک تمام خواہشاں توں کیتا درد برہوں دل دلیل میرا
اِتھے اُتھے کافی اِکو اِک ہویا رب سچا یار جلیل میرا

دکھ سکھ دے وچ شامل حال رہندا اندر پردے خاص خلیل میرا
راضی وچ رضا حق حاصل کیتا ہویا کامل عشق وکیل میرا

٭

تُساں صورت دا اِنت نہ ناز کرو — ساتوں نیہوں سکھایا نیاز سوز گدازے
ایہہ حُسن دا مان گمان نہ کوئی — ساتوں وندا نور حجازے چھوڑ مجازے
محبت نال ماہی دے ہر دم — خیال مدید آغازے دل درازے
رب رسولؐ رضا وچ راضی — کیتا بخش عجائب رازے شرف شہبازے

٭

تُساں نال میری نت زاری — لکھ لکھ واری عمر ساری
روز ازل دا سر تے چایا — برہوں تساڈا بھاری جگ دی خواری
یاد تیری وچ گم ہو رہیاں — درد عشق دی ماری غریب وچاری
ہو راضی اللہ عیب نہ ویکھیں — کر صاحب آپ ستاری لا کے یاری

ش

شر صبر رضا دا پاہ بھولے
عاشق عشق اللہ دا کما وندے جے
دُکھ درد مصیبتاں سہہ سر تے
بھاری بار برہوں دا چاوندے جے
اک پل سکھ آرام نہ پاون
رین سدا کُرلاوندے جے
راضی فقیر ہوئے چھڈ جہان دونویں
اک نال خدا دل لاوندے جے

ج

جان بخش کرلاندی یا رب | سب مُعاف خطا کر فضلوں
اپنے نام دا مائل مینوں | عاشق کیتوئی ازلوں
اِتھے اُتھے ہر جاہ حاضر | دِلبر توں ہے اصلوں
راضی رکھیں وچ فقر دے | رحمت گنج بخش دے وصلوں

جے چاہیں عاشق حقیقی ہووان ۔ تاں ثابت بندہ لنگوٹے
اللہ دے کر جان حوالے ۔ جھل برہوں دی چوٹے
حق سچ دی نت بول بولیں ۔ کڈھ غیر اندر دا کھوٹے
اے او راضیؔ اکو جانیں ۔ بھن دوئی دا کوٹے

جواد جلیل صفت تیری ۔ ذات رحیم کریم قدس قدیم اللہ
خالق خوب حسن جمال دا ۔ محبوب کمال الف لام میم اللہ

ہستی حق موجود حقیقی ۔ ہے وحدت شان عظیم اللہ
توں عاشق توں معشوق ۔ توں ہی عشق عجیب اللہ

ہر دم حاضر ہونا تیرا ۔ لامکان مقیم اللہ
آپے اپنا دل رکھ راضیؔ ۔ یکتا دل قریب اللہ

ح

حق ہووَن اپنا ظاہر کیتا ہر رنگ نویں نت شان دیوچ

اندر دل دے معلوم ہویا جیویں ساہ بھرے سرجان دیوچ

نور حقیقی پاک محمدؐ ہے احد جان پچھان دیوچ

ہر دم یار رہے شل رانجھےؔ دھر نیک نظر انسان دیوچ

✣

حاضر ناظر حق سنجاتم دل وچ دلبر پیارا

یسمع یبصر فی انفسکم آپے صحیح کر سارا

نہ کوئی جان تے نہ کوئی جسم نہ کوئی دم گزارا

هَلْ اَتیٰ عَلیٰ الاِنسان حِیْنٌ مِنَ الدَّهرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَذْکُورا

رانجھےؔ رب سوا نہیں کوئی ایہو وحدت مار نقارا

ح

حق دا عشق کماون ازلی عاشق دردمند
مخفی راز جو ظاہر کردے سولی کناون کندھ
سوز سجن دا سک وصل دی سول سکاوے سندھ
عشق حسن دی کھیڈ وکھائی راضیؔ آپ خداوند

خ

خوشحال کرو دل میرا وحدت وچ وسالے دم خیال اے
قادر قدرت ہے سب تینوں غم درد دلوں دکھ ٹالے دوئی وبال اے
دکھ سکھ دے وچ سچا سائیں توں میرا انگ پالے من سوال اے
راضیؔ اپنا سگ سنجانی تن من تیرا اسالے آپ سنبھالے

د

دل میرے دا مالک مولا توں ہے جانی جان سائیں
ویکھ گناہ نہ میرا کوئی توں اپنی شان پچھان سائیں
تیرے سوا مینوں کجھ نہیں دسدا ہر جا ہے ہر آن سائیں
اندر باہر اک توں ہے راضیؔ ہن نکلیا شک گمان سائیں

د

دانا مظہر نور الٰہی پایا تاج لولاکی شاہی

حسن کمال وصال جمالی صورت سیرت ماہی

گنج عرش خزانہ وسیع الستی عشق ملیا ہمراہی

ذاتی نور نظر وچ جھاتی راضیؔ ویکھ ہویا دلجاہی

✦

دُنیا کتی کتے چاٹن والے
اُتے کتے پئے منہ دھردے

آپو اپنی حرص ہوا وچ
لڑ لڑ کے حرامی مردے

عاشق پاک پلیدی وچوں
نکل کنارا کردے

سمجھ حقیقت وحدت ساری
راضیؔ یار دے نال نظردے

✦

دسّ بھلا توں کیوں چھڈ گیوں
جانی وچ پردیس اکیلا

کس کیتے ہجر فراق دلتوں
دُکھ عذاب ڈوہیلا

کدھاں ہوسی وعدہ پورا
پھیر وصل دا ویلا

راضیؔ عشق کمال کماویں
توں گرو میں چیلا

د

دو جگ دے وچ ہویا میرا — باجھ تیرے نہ کوئی یار

محرم راز سدا توں جانے — دل دا حال سبھوئی یار

جے کرم کریں تاں ہووے — نہ تاں مٹی مٹی نت موئی یار

ہو اپنے نام دا صدقہ رانجھن — تینوں اک رب منیں کھلوئی یار

ڈ

درد عشق دی آتش کولوں — دوزخ بھی ڈر جاوندا اے

درد عشق کولوں موت وی ڈردا — نیڑے مول نہ آوندا اے

درد عشق نوں عاشق جانن — نہ واقف بیدرداں دا اے

درد عشق وچ ہے رب رانجھن — جو یار نوں یار ملاوندا اے

ذ

ذوالجلال ہے ذات تیری — پالنہار کل دا قدیم سائیں

خالق خلق وچوں پیدا آپ کیتوئی — خلق خاص عام صورت میم سائیں

ہر دم خلق کرن تسبیح تیری — ہر حال داتوں ہے حلیم سائیں

عاشق آپ تے آپ مشہور کر — رانجھن فقیر مسکین یتیم سائیں

ر

راز رموز ربانی دل وچ — خیال خدائی پا کے روز میثاق اے

وچ وجود موجود جا تو سے — وحدت دے وچ آ کے روح رلا کے

نفس امارہ پہلے مار کے — کھولیا عشق نے تا کے پردہ چا کے

احدوں احمد آیا سیلانی — ثابت سر اخلاق اے راضیؔ نام دہرا کے

ز

زور نہیں کمزور ہوئیاں — کراں نال ڈاڈھے لکھ زاریاں میں

اگلیاں پچھلیاں برہ بھلا دتیاں — باتاں غیر دیاں سب وساریاں میں

ہاں کنیز کہ خاص غلام تیری — تیرے نام اتوں سر واریاں میں

تیں یار سوا اک ساہ نہ سرے — راضیؔ عشق کیتی دکھیاریاں میں

س

سکھاں نوں وچ دوزخ ساڑاں — تے ساڑاں سارے کھیڑے

بھونکن کتے ویکھ فقیر نوں — رانجھن ہیر دے ویہڑے

توں رانجھن تے میں ہیر نمانی — روح رل گیا دل نیڑے

سچا عشق ہے اک اللہ دا راضیؔ — باقی ترک بکھیڑے

سی

سہنے درد فراق تساڈا — سہاں کیویں سُول

راتیں جاگنے سوونے نہ دیوے — ڈینہاں سوزاں وچ سڑول

ہر دم ہو ہیرانا پھردا — تیں بن جاناں جان فضول

رکیں ہمیشہ عشق سلامت — خیال رانجھن دا رب رسول

❖

شکماں نال نہ سیر اساڈا — ڈکھاں نال پیارے روز دھارے

درد جدید مزید عجائب — وندا بہرہ پیارے سوز سیگارے

محبت دے وچ مست الست — نینہہ کیتا نروارے او غمخوارے

آپے آپ تے عاشق کر کے — چاڑھیا عشق نہارے خوب خمارے

بن دلبر دے دیدار نہ آوے — صبر قرارے روون زارے

یار سجن دی وجدی رندی — تن من اندر تارے آہ پکارے

الٰہی دن آخر وچ قبر دے — سوہنا لہسی سارے مرن دی وارے

ہاں ہا جوی بن میوں رانجھن — موفق ہویا لاچارے سمت آزارے

س

سُن توں سائیں واسطے رب دے آ ماہی مل بلدی

برہوں تیرے چا بھنبڑ لایا اگ اندر پئی بلدی

لگی سک شدید نہایت بیبی دم تاں نگاہ ازلدی

یار راضی منت میری تے ہو ویں کر نگاہ فضلدی

ش

شالا رب سُنے کوئی سبب بنے — کدی یار میرے گھر آتے سہی

ہستی مار فنا کر پہلے — ہادی حق دا راہ وکھاتے سہی

نین نورانی جانی پیارا — ذرا چشم اُتے پیرڑے چاتے سہی

اپنا ویکھ نمانا راضی — دے پیار سجن گل لاتے سہی

ص

صفت صفات ہے صورت اللہ — اندر باہر اکو اے کیہا سکّے

بے مثل تے لامکانی — ہر جا حاضر حق کیہا سکّے

وحدت سر سبحان سنجاتم — کثرت سب عشق کیہا سکّے

راضی باجھ خدا دے — ویکھن غیر شرک کیہا سکّے

ض

ضرب پریم دی جد لگی — تدبھل گیاں باتاں عام دیاں
سیاں ساریاں چرخے کتدیاں — مینوں تانگھاں یار مدام دیاں
کنفیکون توں پہلے لگیاں — قالو بلیٰ کلام دیاں
لوکی ہے راضیؔ مال ملک تے — مینوں دھیراں تیرے نام دیاں

ط

طرح طرح دے ناز حسن وچ — لٹیا دل میرا دلدار اللہ
کدی نال بیمار غمخوار ہووے — کدی روواں ہجر پکار اللہ
میں تاں کون بچارہ کجھ نہیں — تیرے عاشق ہین لکھ ہزار اللہ
راضیؔ یار ہووین دیوین دیدار وصل — بخش عیب گناہ غفار اللہ

ظ

ظاہر باطن توں ہے سائیں — محبوب میرا مقصود اللہ
سب ذات صفات ہے تیری — ذرے ذرے مشہود اللہ
خالق کل خلق دا مالک — ہر دم حق موجود اللہ
راضیؔ ہے توں کافی مینوں — یار سچا معبود اللہ

ع

عشق دی اگ تے آہیں دے انبے　تن تندور تپایا
لکڑی جان جسم کلکھ کانے　بالن ہڈ بنایا
روز بروز ہے تاب تکھیرا　سوزوں سوز سوایا
عاشق راضیؔ گم اللہ وچ　غیر خیال بھلایا

عشق کماون کم اصیلاں　بخیل کرن بدکاری محض عیاری
جنہاں محبت نال اللہ دے　او عاشق ہین انواری ست تاری
مرد ہووے جو سر یار نوں دیوے　جان اوہیں توں واری اے جند پیاری
باجھوں عشق حقیقی راضیؔ　دوجی سمجھن خواری بے حد بھاری

عاشق تیرے وچ فنا ہو　ویکھ مشاہدہ خدا بیٹھے
نفی اثبات دا جھگڑا سارا　وحدت نال مکا بیٹھے
ہر دم خیال بقا وچ ہویا　صورت حق تے نظر ٹکا بیٹھے
راضیؔ روح فقیر عشق بنایا　اگے صاحب سر جھکا بیٹھے

ع

عاشق اکو اسم اللہ دا پڑھدے   علم کتاباں ناہیں
ظاہر باطن ذات سنجانن   یار سجن ہر جاہیں
زاہد عابد عامل کامل   ہوون پیش اگاہیں
رانجھن باجھوں رب سچے دے   بخشے کون گناہیں

عاشق حقیقی نینہہ نبھاندے   نال توفیق الٰہی
دُنیا عقبیٰ حرص ہواوں   تارک کرن تباہی
عشق جنہاں دا رہبر ہویا   اوہ منگدے نہ بادشاہی
دل وچ درد ہزاراں ہر دم   رانجھن یار نوں سب آگاہی

عاشق اک اللہ دا ہو کے   نینہوں دی نوبت خوب وجا
عشق حقیقی وچ ہمیشہ   رب سچے دی من رضا
فنا ہو فی اللہ دیکھیں   الا اللہ دی صورت صفا
اک دا ہر دم بن پوجاری   رانجھن اپنا رام ریجھا

ع

عشق اچانک چوٹ چلائی — جان جگر وچ کارے نال پیارے

سینے اندر صاف سمائی — تیری صورت سوہنا یارے نال پیارے

ہو فقیر نمانا کھاواں — نت درد ہجر دی مارے نال پیارے

پھراں اُداس مست دِیوانہ — ہُن آسجن بے سارے نال پیارے

لگیاں سانگاں ہر دم تانگاں — تیرے برہ کیتا بیمارے نال پیارے

توں طبیب ہے دل میرے دا — دے راضیؔ ہو دوا دیدارے نال پیارے

٭

ع م من وچ ماہی الف تہیندی اگے

علم عقل کنوں عشق نہ جانے شرع شہر کی لگے

عشق تریندا ڈُبیاں بیڑیاں تے ٹُٹے کریندا سجے

راضیؔ ویکھ ربانی دل وچ شمع نورانی جگے

غ

غوث الاعظم دستگیر سچا ۔ کر مدد مخلوق ہر تقصیر بانیں
تیرے ہتھ ہادی نجات میری ۔ ہووے خلق شطاع گیر بانیں
جنہوں توں چاہیں کریں قطب ولی ۔ سخی موں سوالی فقیر بانیں
صدقہ پنجتن پاک دا یار فقیر وصلی ۔ راضی منگتا اپنا فقیر جانیں

ف

قسم وجہ اللہ سبحان عاشق ۔ بیٹھ وجاوندے نوبت نیہوں والے
سدا ایک وچ سجدے سلام کردے ۔ سامنے سجدہ محبوب دی ذات والے
کر غیر نوں غرق شرک مٹادیندے ۔ وچ وحدت رہندے خوشحالے
صورت سب وچ رہندا رب راضی ۔ ویکھ ہستی دی کرکے پیمالے

ق

قرب وچوں قادر قلندر ہویا ۔ مالک ملک اندر سیلان آیا
صوفی سر صحیح سمجھا رہیا ۔ صورت وچ نظر انسان آیا
ہر جا حاضر ناظر یار دی عین عیاں ۔ کر آپ بیان قرآن آیا
اتھے نال جسم نہیں کم کوئی ۔ راضی دم اتھے مہمان آیا

ک

کیویں کراں ہن عشقا تینوں — توں تاں جیندیاں مار مکایا
جس دن دا آ لگوں مینوں — کوئی سُکھ دا ساہ نہ آیا
جند نمانی رہے کُرلاوندی — دل دا خون سُکایا
راضی آکھاں شاباش تینوں — سر دے کے یار منایا

کیہی چُپ کیتوئی — کوئی بات پیار دی بول سجن
توں بولیں میں چُپ کر سُنساں — رکھ ہر دم اپنے کول سجن
تیرے درد برہوں دی ریت اولڑی — پریت نبھاویں ڈھول سجن
محبت وچ وفا کر راضی — ہور نہ پھولا پھول سجن

گ

گلاں نال نہ ماہی ملدا — جے تائیں سر نہ دیویں
کر توں یار دے جان حوالے — جے سچا عاشق تھیویں
سر دیویں تاں دلبر ہتھوں — پیالہ عشق دا پیویں
راضی بیٹھ سجن دے در تے — عمر نبھاویں ایویں

ل

لذت عاشقاں نوں عشق چکھائی — جنہاں جان جسم دی پرواہ نہیں
سر دتیاں باجھ نہ رب ملدا — ہاتھے کم دلاں دی جاہ نہیں
کن زہد عبادت کر تھکے — بن مرشد رہبر راہ نہیں
رب رانجھن رہندا وچ فقیراں — جنہاں باجھ خدا کوئی چاہ نہیں

✦

لا اُبالی ذات سجن دی — مُنڈھ قدیمی ہوئی
بس رووان تے او ہسدا — پرواہ نہ رکھ دا کوئی
یار دا بھیت کرے جو ظاہر — سُولی چڑھدا سوئی
رانجھن صورت ہیر وچ مولا — گُجھا راز رکھیوئی

✦

لگا عشق ازل توں پہلے — عمراں ڈھولن یار دا اے
اُمت سب دا شافع ہویا — مالک میں بدکار دا اے
رات معراجدی راز الٰہی — محرم کُل اسرار دا اے
رانجھن روپ وٹا کے آیا — ماہی مکھ انوار دا اے

ل

لٹ دل دلبر چھوڑ جایوں ‏ ‏ بین یار مہرا کس جائے

تیرے بن صبر قرار نہ کوئی ‏ ‏ کر اپنا قرب وفائے

ماریوئی تیر وچھوڑے والا ‏ ‏ دل بیہوش پیا کُرلائے

نت نت مدے سول سہے ہن ‏ ‏ جند ہجر دے درد سوائے

ترس پوے شل تینوں ربا ‏ ‏ جان کر نہ جُدائے

آپے راضی دوست ہو میرا ‏ ‏ تساں ہیچ پریت دے پائے

✦

لُوں لُوں رگ رگ درد سمایا ‏ ‏ واند نہیں اک پل دی

تن کمزور ہُئے بالن ‏ ‏ ہٹی اگ عشق نت بلدی

ہوگیاں لعل سفید سیاہ رنگت ‏ ‏ اکھیاں راحت دلدی

راضی تیرے نصیب نہایت ‏ ‏ بسک تانگہ حبیب ازلدی

م

مشکل وِیلے وِچ فریاد میری — سُن سُن شاہ مہراں
مرید غریب تے بھاں ہو بھائیں — بدل دیویں تقدیراں
نام خدا دے آئیں سائیں — کٹ اندر دیاں پیڑاں
ہو راضیؔ صدقہ علیؓ نبیؐ دا — درشن دے دلگیراں

✦

میں نمانا ذرد رنجانا — رو واں کر سجن نوں یاد
دانیاں کوکاں دل دیاں آہیں — رب سُنے فریاد
سکھ آرام تمام جو میرا — برہے کیتا برباد
راضیؔ یار ملے تاں جیواں — اللہ کرے امداد

✦

مُرشد جوگی دِتی جوگ — نکلیا وہم وجودی روگ
نحنُ اقربُ پر دم نیڑے — عام نہ جانے لوگ
شعور آپ قو بسر آیا — لتھا دل دا سوگ
اِتھے اُتھے یار سچے دی — راضیؔ دسے جھوک

خ

نال سجن دے اکھیاں لگیاں — دل اصل حق پاکوں
سوز ہجر نے سخت ستایا — درداں درد فراقوں
سینے اندر برہوں نہ ماوے — عشق آیا افلاکوں
ورد وظیفے پڑھ پڑھ تھکا — راضیؔ یار ملیا اخلاقوں

نام اللہ دے آمل ماہی — نال میں شکر گزاراں
سک تیری پل صبر نہ دیوے — سن توں یار پکاراں
ازلوں اگے برہوں لگا — کر حال تے بحال ویچاراں
راضیؔ وچ وصل دے ویکھاں — سب تیرے نال بہاراں

نہ دوزخ دا ڈر ہے مینوں — نہ جنت دا چاہ
جوئی کرے اللہ — سوئی ہے واہ واہ
عاشق محبوباں دا دار مل بیٹھے — لے وحدت دا دریا
حال میرے دا محرم ہویا — راضیؔ یار گواہ

و

واہ واہ یار میرے محبوب پیارے
نور حسن وکھاوندے او
نال عاشق دے نانگاں وانگر
خون نین لڑاوندے او
مارا ویکھ غریب نمانا
دیدار نال رجھاوندے او
آپے رنج تے آپے راضی
آپے مار جیواوندے او

ھ

ہوش نہ واسوں یار پیارے
کیتا محبت وچ مدہوش
میرے دل دا حال نہ جانے کوئی
رہیا عام اگے خاموش
کٹ دکھن پرانے زخم جگر دے
کٹ جاگن نویں نت جوش
راضی دکھڑے سہنے کم عاشق دا
ملیا صبر فقیری پوش

الف

ع

اَللہ پنجتن پاک مُرشد سرتاج ہر دم ساتھ ہے میرا
مَیں عاشق ہوں اُس کا جسکے ہاتھ میں ہاتھ ہے میرا
ہادی سچے مُحَمَّد شفیع کا دل و جان سے ہوں طالب و مرید
اِسم ذات اَللہ اِثبات ہے میرا
رکھا نام رَاضِیؔ دیا دردِ عشق مجھ کو
اِسی میں گُزرتا ہے دن رات میرا

ا

اے اصلی ہادی سبق پڑھایا عجب نفی اثبات وَالا
اَلانسان سِرّی وَاِنَا سِرّہٗ ہے بھید وصل قربان والا
دل دے وچوں آوے آوازا اک صفات دی ذات والا
راضیؔ رُوح رحمانی پایا محبوب معراج دی رات والا

ی

یار حبیب عجیب اساڈا | چا مسکین محض گل لاوندا
کو بھیاں نال نہایت سوہنا | کر قرب قریب بھلاوندا
آپنے توڑ نبھاون کیتے | نہ کنہیں دے عیب پھلاوندا
دل جوڑا کسیں مکھ محبوب ڈٹھا | پر دب لاج نبھاوندا
دے قرب کمال جمال نورانی | پر وحدت جام پلاوندا
بن دلوں غلام محمد شفیع سچے دے | چم قدم راضی روح رلاوندا

ے

یَسْمَعُ یُبْصِرُ سچ صحیح کیتم | سمجھ اکو ذات صفات اللہ
فِی اَنْفُسِکُمْ ہادی حق آکھیا | نیڑے ساہ کولوں ہے ساتھ اللہ
دلبر دل دا دل وچ وسدا | دتی یار سچے تسلات اللہ
راضی دم خیال دے نال رہیا | ہو حق اصل اثبات اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نیا کلام

یہ نیا کلام ہے۔ اور اس کے علاوہ کچھ نیا کلام پہلے بھی اس دوسرے ایڈیشن دیوانِ وِردِ عشق میں شامل کیا گیا ہے۔ جو اس سے پہلے ایڈیشن میں شامل نہیں تھا۔

جامع العرفان
فقیر غیاث الرحمٰن سائیں

سندھی کافی

فقیری بے فکر میں ملیو آ راز رندانی
ہتھیں خالی صفا سودو ایہا آہے موج مردانی

لنگھن لانگھو چھڈن سانگو ڈکھیو آ لوکن جو ڈاڈھو
طمع تانگھو کو تن نا ہے ایہا ہے خاص قربانی

بنا زر جے ھلی باہر گھمے کو ملک میں ظاہر
اول توڑے ادا آخر ایہو آہے سیر سلطانی

راضی صبر ماتم کریاں ہر دم آھیاں خادم حسین جو
رھیس حب دار حیدر جو ایہو دیدار دارانی

کافی

تن میں تُو ہے من میں تُو ہے
شمس ستارے چمن میں تو ہے

سب دا اِک تُو بادشاہ باقی کل فقیر ہے
ہر دم ازلی ہادی سچا تُو میری تقدیر ہے

کامل عشق یقین سے پایا
سمایا سارے چمن میں تُو ہے

کھلاتا پلاتا ہنساتا رُلاتا
سُلاتا جگاتا مارتا جلاتا
بگاڑتا بناتا چلاتا پھراتا
تیرے سوا مجھ میں نظر کچھ نہ آتا

حسن کے ہو مالک
محبت کے مخزن میں تُو ہے

تُو نے بخشی موقع ہدایت
عنائت الہی الستی سعادت
بے پردہ کرتا ہے
پردے میں جلوت
رامی در میں تُو ہے امن میں تو ہے

تن میں تُو ہے من میں تُو ہے
شمس ستارے چرخ میں تُو ہے

نظم

اَج دوجے ماہ مُحَرَّم ہئیے | توں اپنا آپے محرم ہئیے

توں پنجتن پاک مُکَرَّم ہئیے | توں کل جُز اندر قُلزم ہئیے

خُود قاتل خُود خنجر ہئیے | خُود صُوفی خُود قلندر ہئیے

خُود ساحل خُود سمندر ہئیے | خُود داؤد سلیمان سکندر ہئیے

کدی سخت کدی نرم ہئیے | توں سب دا دین و دھرم ہئیے

تینوں ہر دم حبل الوَرِید ویکھاں | ھُوَ فِی نحن اَقرب قریب ویکھاں

مُکھ عربی یار مزید ویکھاں | اکے دِلبر تیری دید ویکھاں

اے عشق الٰہی مکرّم ہئیے | رَاضی تیرا غیر وجود ختم ہئیے

کافی

تیرے ترس بنا کجھ سُجھدا ناہیں
کر لطف نگاہ مہربان سائیں
بخش خطائیں کُل عیب چُھپائیں
تیرا ہووے وڈا احسان سائیں

بد بخت بد حال بے کار ہاں میں
بے زور بالکل لاچار ہاں میں
گنہگار بے شک بے اختیار ہاں میں
کرن ہار توں ہے من ہار ہاں میں
رکھ خیال میرا ہر آن سائیں

دے دلدار درشن ڈھولن یار جانی
راضی ویکھاں فضل کماویں ذات صفات ربانی
درد عشق وچ مدّوا کیتا
حسنؒ تیرے سُبحان سائیں

کافی

اے عشق تیرا انت شکر گزاراں

جے یار ملاویں گھڑی گھڑی

سوز سجن دا فنا نہ ہوندا

جان جلاویں گھڑی گھڑی

باجھ محبوباں کجھ نہ وندا

برہوں اگ مچائی گھڑی گھڑی

سک محبت سدا ودھیری

واہ واہ رمز سوہنے چائی گھڑی گھڑی

توں دل وچ پردم وس رس راضی

پیا ترس کماویں گھڑی گھڑی

کافی

تیرا عشق سچا چم چایم یار

دل تیرے نال ملایم یار

اے جندڑی جان امانت تیری

تیرے سوا نہیں طاقت میری

شہر حسن وچ پاواں پھیری

سب برہوں ڈھنگ سکھایم یار

ہن نال حسن حسینی آیم یار

جیویں بناویں بن کے رہساں

نال تساڈے اُٹھساں بہساں

مرساں جیساں خوش پئی تیساں

سجناں نوں نت یاد رکھیساں

تیری وحدت غیر ونجایم یار

چا نیڑے پندھ مکایم یار

اندر خیال حقیقت والے

تُوہیں تُو ہے کُل وچالے

اندر خنجر اندر بھالے

اندر درد تے اندر نالے

عَین بَین حقّ الایم یار

زانِش رُوح محبُوب رلایم یار

تیرا عِشق تے سمجھایم چُھم چھایم یار

دِل تیرے نال سلایم یار

کافی

اج بھی توں کل بھی توں — جل بھی توں تھل بھی توں

توں عاشق توں محبوب — درد عشق منزل بھی توں مکمل بھی توں

خوشی غمی وچ اکو جیہا — اے دم تیرا آدم ہے

میں تیں وچ توں میں وچ — آون جاون کم ہے

ہر دل اندر حائل فاعل — اکو اللہ ازل عبد

اپنی شان سنبھان سائیں — وحدہٗ لاشریک حق بھی توں

کرنا وچ اپنے سنبھال قدیم — الف میم سمیعٌ علیم

توں ہادی توں مالک سچا — توں خالق کل خلق ہے

وحدت نال حقیقت حاصل

باطنی حال وصل بھی توں سرغنی اصل بھی توں

نظم

نہ وس دَرد وچھوڑا میرے
نہ وس وچ وصل وصال ہئے
نہ نال سمجھ دے چارا چل دا
ذات پاک محبوب بے حد بیشمال ہئے

آپے دِلبر درشن دیندا
آپے نیہڑا لاندا اے
آپے پیدا عشق کریندا
ہو عاشق موج مناندا اے
آپے یار بناندا اپنا
رانجھن کردا قرب کمال ہئے

نظم

اَج وکھا اپنا دیدار سچا
کل ہویا سی اے اقرار سچا
مالک دِن قیامت دے
بخش دیویں توں یار سچا
ہر مصیبت وچ کر حمایت اپنے دی

الست بربکم سُن رہیو ے
قالو بلیٰ کوکن پیو ے
حکم تیرے دے بندے تھیو ے
وحدت والی راہ لبھیو ے
شل توں ہوویں آپ راضی
تینوں ویکھے اک نبینے دی

نظم

کل پنجویں پنجتن پاک آیا

اونہاں وچ زمین تے افلاک آیا

پا ویں حسن اخلاق آیا

ستے رنگیں پہن پوشاک آیا

خالق لائی خلق ٹکانے

رب دی شان رب ای جانے

نور نبیؐ رخ عین علی

نین حسن حسین سنجانے

رکھ روزی نال رزاق آیا

راقمی صورت ساگی آپ آیا

شعر

پہلے نور نبی میرے پیدا کرن دی

آپ محبوبا تینوں

پھر میں تیرا بندہ ہویا

توں بنایا مینوں

اے دل وچ توں ہے درد وچ توں ہے

ہر دم وسدا وچ خیال

تیرے بن کوئی نہ دسدا سائیں

ہر صورت ہر حال

ظاہر باطن حاضر ناظر

ذاتی عین میانی عینوں

نظم

جیہڑے وحدت وچ محو ہو گئے اوہ صحیح الحال صحو ہو گئے

جو ہے تے نہیں نہیں تے ہے

نہیں وچ نفی ہو کے تے ہوون وچ آ

سجن سب کجھ سچ وچو وچ راضی ویکھیا

درد مند دوستاں نوں اناں کافی اے۔ بے درداں نوں بھڑ لا۔

اے گل ای ایسی اے۔ جو علمی عقلی نقلی شکلی نہیں سمجھ سکدا

مرشد راضی مرد ہے۔ جنہاں درد حال حاصل کیتا

اللہ ای اللہ۔ ہے توں واہ واہ

سوا تیری ذات۔ ختم کل بات

واللہ عالم الصواب۔ وباللہ التوفیق،،

خادم الفقراء جامع العرفان

فقیر سائیں خیال اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

حضرت بابا سائیں سخی فقیر جناب محمد شفیع صاحب رح عرف سخی قلندر علی درازی صاحب رح نے اپنے فقرا، طالبان حق کیلئے خلافت یا گدی نشینی کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے :-

فقر نا کفر نا دین

خلافت

سائیں راضی فقیر، سائیں محمد ضمان، سید احمد علی شاہ صاحب رح اور دوسرے تمام طالبان حق فقرا کو معلوم ہونا چاہیے کہ نیک و بد چیزیں کچھ نہیں۔ ایسی حالت میں رہنے کا نام فقیری ہے۔ یہ اشخاص گدی اسے جانیں۔ اور تمام عمر استعمال کریں۔ سچے سائیں کا مذہب ہے کہ لا الہ ہو۔ اور تمام اسی حالت میں رہیں۔

سب کو پیغام شروع نہ انجام ختم کل کام

کامل درویش :-

حضرت سخی محمد شفیع صاحب رح عرف سخی فقیر قلندر علی درازی رح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہادی مرشد کامل صوفی اکمل حضرت سخی بابا راضیؒ سائیں درازی قادری قلندرؒ نے یہ تحریر فرمایا ہے۔

درویش   نہ مذہب   نہ وطن   نہ خیش

سچے سائیں کے فقیروں سے تن طالب فقیر سائیں خیال خدائی کو توفیق اللہ ہو۔ راضیؒ فقیر کے مسکین مزار کا چراغدان رہنے کا سب سے پہلا حق ہے۔

ہر شے نابود ۔ اللہ موجود

عشق وصول ۔ راضی ربّ رسولؐ

ضروری تنبیہ

یہ بندہ مسکین سائیں راضی فقیر تمام خاص طالبانِ حق فقراء کو۔ جو میرے سچے سائیں کے روحانی فقر سے پیوستہ ہیں۔ اور میرے حال خیال سے آگاہ، فقر کی طریقت سے واقفیت رکھتے ہیں۔ انکو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ آستانہ امین پور شریف جو کہ خاص فقر کا گھر ہے میرے مرشد سرتاج سخی سچے سائیں داتا درازی بادشاہ کا ہے۔ اور میرے کامل مرشد ہادی پاک سخی محمد شفیع قلندر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹھک ہے۔ جس میں ہم طالب مطلوب اللہ پاک کی محبت، دردِ عشق میں اندوہ ناک دکھوں، مرضِ محبت میں مبتلا مجاہدہ میں کٹھن زندگی کا دراز حصہ انتہائی سادگی و فقیری حال میں بسر کیا ہے۔ یہ دردمندوں کا ڈیرہ دردمند عاشقوں اور صادقوں کا ڈیرہ ہے۔ لہٰذا یہاں تارک الدنیا، تارک الوطن، مجرد مرد دردمند درویش طالب الحق فقیر کے سوا۔ دوسرا کوئی بھی دنیا کا طالب، نفس پرست، حرص و ہوس کا پیروکار ہرگز نہیں رہ سکتا۔ یہ میرا امر اللہ ہادی کیطرف سے ہے۔ اسلئے جو سچے طالب ہیں۔ اور اس مسکین سے روحانی محبت رکھتے ہیں۔ تو انکو چاہیے کہ اس مسکین فقیر کی قبر کی حفاظت کریں۔ اور ہر حالت میں اس پاک جگہ کو پاک رکھیں۔ اللہ آپ سب کا محافظ و مددگار ہو۔ آمین۔ حق موجود۔ باقی سب نابود۔ خادم الفقراء دل ضمیر سائیں راضی فقیر صوفی قادری قلندری

آپؒ سرکار کی عمر تقریباً باسٹھ تریسٹھ سال کے قریب ہے۔ اور آپؒ کا وصال مورخہ سات ماہ ذوالحج بروز جمعرات بوقت عصر شام چار بجے بمطابق ۱۳۹۵ھ بمطابق گیارہ دسمبر 1975ء کو واصل حق ہوئے۔

آپؒ کا مزار مبارک آپؒ کے آستانہ عالیہ دار الفقراء امن پور شریف میں واقع ہے۔ جو کہ چوہنگ ملتان روڈ سے مشرق کی جانب دو کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اسوقت جناب علی بخش صاحب عرف فقیر رحمدل سائیں جو ہادی پاک بابا امن سائیں صاحبؒ کے چھوٹے بھائی ہیں۔ اور آپکے وصال کے بعد یہاں سندھ شریف سے تشریف لائے۔ اور دربار کی آرائش و دیکھ بھال کا کام انکے حصہ میں آیا ہے۔ فقیر رحمدل سائیں بندہ مسکین (فقیر سائیں خیال اللہ) سے ابتداء وقت میں بہت پیار محبت میں رہے۔ مگر اللہ کریم قادر مطلق ہے۔ جیسا چاہتا ہے کر ڈالتا ہے۔ جیسا کہ محبت کو نفرت میں بدل دے یا نفرت کو محبت و موافقت میں بدل ڈالے۔ ہر فعل کا آپ ہی فاعل ہے۔ جو کچھ کرتا ہے سب بہتر کرتا ہے۔ مگر بندہ نادان ہے۔ اسلئے نہیں جانتا کہ وہ کیا کرنیوالا ہے۔

فقیر رحمدل سائیں بندہ مسکین (فقیر سائیں خیال اللہ) کو ہادی پاک بابا راضی سائیں صاحبؒ سے ملانے کا سبب بنے میں انکا بڑا احسان مند ہوں۔ یہ میرے بزرگ ہیں۔ میں تہہ دل سے انکی عزت واحترام کرتا ہوں۔ اللہ سچا سائیں انکو سدا سلامت رکھے۔ آمین۔

آپؒ کا عرس مبارک ہر سال مورخہ چھ سات ذوالحج کو بڑی عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔ جس میں آپؒ کے طالبان حق فقراء و مریدان کے علاوہ کئی عقیدت مند خاص و عام حاضری کیلئے تشریف لاتے ہیں۔ اور فیض دائرین حاصل کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ۔ آمین۔

وباللہ التوفیق!

خادم الفقراء
فقیر سائیں خیال اللہ

حضرت سخی مرشد بابا راضی سائیں

صاحب کے دست مبارک سے لکھے ہوئے ایک خط کا عکس

بسم الله الرحمٰن الرحيم هو حق موجود

اردار الفقراء
امن پور

بحرمت اقدس عاشق حقيقي دلربا لطيفي نور

پيارا فقير سخي سائين خيال فدائي صاحب حال جا

السلام عليكم الله علي مدت راحت العشق دائم المحبت

ديده بوسي بعد عرض آهي ته اوهان صاحبن جو پُر لطف محبوب نامو

لکن عربيم ديهن شام جو باعنايت مليو اکين سان چمي سيني سان لاتي

کولي پنهنجي خياليو احوال جيئن پڙهن ۾ جال جانيم دل سرور سرشار

پنهنجي پوشيده رمزي راز معلوم ٿيو اٿئي منهنجا صاحب سائين اوهان

منهنجو غمو فکر نه ڪريو لکن ٿو ڪريب پنهنجي تمام نصيب ناز هٿ ڏوڻي جزيا آهن

تنهن ڪري مصيبت جو دريا لاٿي ڏکن ۾ حق جو راه لازم ۾ الله جي امر يعني

روح سان روح ملائي دم ڪمي ٻيڙيءَ ڏنم اٿئي منهنجا ڏيئي محرم راز

ادا سائين حق اليقين ٿي سمجهم ته الله علي پنهنجي صورت خيال بسان

سهل سائين سچو سلوڪ ڪريد هيو آهي ۽ تو سان پنهنجو عشق ڪمال

ڪري لکن دليم جاءِ گذرين ٿيو اٿس تنهن ڪري تو محبوب جي شاهي

شوق شديد محبت جي شدت لکن عربب ڏکئي تاب ۾ بيتاب ڪريو ڏ آهي

ھاڻي جيتوڻيڪ ڇا چوان ڇا ڪيان اگر آءٌ ھن درد حال جي بيقراري
کي دل ۾ ضبط ڪريان ٿو مگر نٿو ڪري سگھان ڇو ته تو يار جي
بره بي اختيار ڪري ڇڏيو آھي ته جيڪڏھن ديدار جي جستجو
يا بيار وصل جي عارضو ٿو ڪريان ته به نٿي نٿو اجازت ڏي
ڇا ڪجي ته ھن درد حال خيال جي حقيقت مونکا بهتر منهنجو سڀو
محبوب خوب ڄاڻندو آھي تنهن ڪري سڀني سڄڻ جي عشق جو بيت
لکڻ ۾ نٿو اچي سگھي سو ھاڻي سڄڻ جيڪي سور ڏنا تن کي ھردم
سڀني سکيم سھڻو پيو ۽ ھروقت ڏکن سان راضي رھڻو پيو ۽
اکين تو ياريان ته [illegible] تا محبوب اڄڻ ۽ جاني جي جفائي وفا آھي
ڇو ته مونسان ڪو ڏوھ ڏنا ٿيون ته ھن فراق ڏنا ٿيون - پر پاڻ کان
پري ڪرڻ به سڄڻ کي مناسب نه آھي ۽ ڪريم جو ڪم آھي نهايت
مهربان ٿيڻ خطا معاف ڪرڻ نينڍ نيڻن ۾ وجهي بي عيب ڏسڻ نوازش
سان نوازڻ عاشق جي خامي ڪڍي پسوارڻ ھميشه ڪرڻ رھڻ
احسان سندن سعادت آھي ۽ مومن کي وڏي جيارڻ سيبرين جو ڪم آھي
بيشڪ اوھا مابين حق سيم تحرير فرمايو آھي لا تحرڪم يعني ھرشي
الله جي حڪم کان باھر نه آھي ۽ منهنجو محبوب مونکا باطن ۾ جدا نه آھي مگر
الله رحمان ظاھر ۾ ڪي گھڙيون جدا ڪيو آھي ڪلام ختم ھاڻي ادا رحم دل
سائين کي حڪم الهي مطابق ھدايت ڪجي ٿي اگر الله کي منظور آھي ته فائدو
[illegible]

ادا رحمدل سائين افسوس آهي جو سڀ گمراه افراد دنيا جي چڙهيل
۱۱ مجازي عشق تي پيهڻ سبب پنهنجي ابرادي کي خدا تعاليٰ جي ابرادي ۱۱
گهم نه سمجهن ۱۱ انهي کان زياده ظالم ڪير آهي جو پنهنجي نفس جي خواهش
کي خدا سمجهي ٿو ۱۱ هوس هوا يعني شهوت کي روڪي نٿو سگهي ۱۱
پاڪ سيرت بغير مٿين صورت يعني جسم کي خدا ڪري ڏسي ٿو
۱۱ جسم فاني آهي خدا فاني نه آهي جنهن پنهنجي روح جي ڪيفيت نه
معلوم ڪئي سو ڪيئن گمراه آهي هان الله جنهن شخص کي پاڻ کان
ٻري ڪري ٿو تنهنجي نفس سان شيطان کي ملي جو حڪم ڏئي ٿو تنهن ڪري
دنيا جي حب ۱۱ دنيا جي مائٽن يعني خلق سان تعلق رکڻ جي سبب غليظ
ٿيو جي ٿو سو هر شخص پنهنجي نيڪي ۱۱ بدي ۱۱ غور و فڪر ڪري ڏسي
ته آءُ نيڪي ۱۱ آهيان يا بدي ۱۱ اگر بدي ۱۱ آهي ته خداوند ڪريم کان هر وقت
نيڪ نيڪي جي توفيق گهرندو رهي ڇو ته هو غفار ٿورو آهي رحيم
ٿو آهي سو نيڪي گهرڻ واري کي ضرور ڪنهن نه ڪنهن وقت پنهنجي
مهرباني سان رحمت ۱۱ خاص ڪري چڙهي ٿو و بالله توفيق -
سڀ کي سلام ختم ڪلام -

خادم الفقراء دعاگو ضمير حال راضي فقير خيال
نرم دل امانت سائين محبوب ذڪي جلد مڃ آذر ڪنڌو

مطبوعات

فرحت الفقر

اسم ذات جسم فقیر